روزنامہ ممبئی ابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 245, Friday- 04 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۲۴۵ ۞ جمعہ، ۴؍ستمبر ۲۰۲۶ء، ۱۲؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں کرتا زیادہ پسند تھا (ترمذی) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت عائشہؓ نے ایک دبیز دوہری چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور ہمیں بتایا کہ انہیں دونوں کپڑوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تھا۔ (یعنی آخری وقت میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر یہی دو کپڑے تھے۔) (بخاری)

آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک

504 کروڑ گھوٹالہ معاملہ میں تیسری چارج شیٹ فائل

مرکزی تفتیشی ایجنسی (سی بی آئی) کی جانب سے 19 ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کی گئی ہے، جن پر ریاستی حکومت کے مختلف محکموں اور تنظیموں کے 504 کروڑ روپے فنڈ کے مبینہ غبن کا الزام ہے۔ بدھ کے روز داخل کی گئی چارج شیٹ میں ہریانہ کیڈر کے 6 آئی اے ایس افسران کے علاوہ آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک کے 3 افسران اور اے یو اسمال فائنانس بینک کا ایک افسر بھی شامل ہے۔ ایجنسی سے وابستہ افسران نے بتایا کہ سی بی آئی نے اس معاملے میں پنچکولہ کی ایک خصوصی عدالت میں داخل کی گئی اپنی تیسری چارج شیٹ میں آئی اے ایس افسران رام کمار سنگھ، محمد شاہین، پردیپ کمار، ساکیت کمار، وینیت گرگ اور پنکج اگروال کے نام شامل کیے ہیں۔ اپنی چارج شیٹ میں سی بی آئی نے آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک کے 3 افسران شمیم احمد ڈار، سدھا گویل، کلدیپ سنگھ اور اے یو اسمال فائنانس بینک کے چرنجیت سنگھ رندھاوا کا نام بھی لیا ہے۔ چارج شیٹ میں ہریانہ حکومت کے دیگر افسران کو بھی ملزم بنایا گیا ہے، جن میں راجیش گویل، دیپتی کوشک، سورو کمار، پرنس شرما، پروین کمار، سریندر کور، امت کمار، سریندر جین اور جگت کشور شامل ہیں۔ ایجنسی کی ترجمان بینا یادو نے کل جاری اپنے بیان میں بتایا کہ سی بی آئی نے ان ملزمین پر پی این ایس کے تحت مجرمانہ سازش رچنے، دھوکہ دہی کرنے، ثبوت مٹانے، جعل سازی، جعلی دستاویزات کو اصلی کے طور پر استعمال کرنے، کھاتوں میں ہیرا پھیری، مجرمانہ امانت شکنی اور اکسانے کے الزامات عائد کیے ہیں۔ یہی نہیں، چارج شیٹ میں انسداد بدعنوانی ایکٹ کے تحت رشوت خوری اور مجرمانہ بدعنوانی کے جرائم بھی شامل کیے گئے ہیں۔ سی بی آئی ترجمان کا کہنا ہے کہ اب تک کی تفتیش سے یہ پتہ چلا ہے کہ ملزم سرکاری ملازمین نے آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک اور اے یو اسمال فائنانس بینک کے ملزم بینکروں کے ساتھ مل کر ایک منصوبہ بند طریقے سے دھوکہ دہی کی سازش رچی اور پھر اسے انجام تک پہنچایا۔ سازش کے تحت ہریانہ حکومت کے 8 محکموں کے فنڈ کو مختلف مجاز بینکوں سے آئی ڈی ایف سی فرسٹ بینک اور اے یو اسمال فائنانس بینک کی ان مخصوص شاخوں میں منتقل کیا گیا، جہاں ملزم بطور بینک افسر کام کر رہے تھے۔ فنڈ کی رقم کے غبن کے لیے ان بینک شاخوں میں بینک اکاؤنٹس بھی کھولے گئے تھے۔ ایجنسی کے مطابق سرکاری پیسوں کے غبن کے اس عمل میں مالیاتی سمجھداری اور دھوکہ دہی کی روک تھام سے متعلق ہریانہ حکومت کے محکمہ خزانہ کی ہدایات کی کھلے عام خلاف ورزی کی گئی۔ ان اکاؤنٹس کے ذریعہ رقم کو دھوکہ دہی کے کئی طریقوں سے ہضم کر لیا گیا اور ان تیسرے فریق کے اکاؤنٹس میں بھیج دیا گیا جن کا سرکاری محکمہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ منتقل کی گئی رقم کو کئی بینک اکاؤنٹس کے ذریعہ مسلسل گھمایا گیا اور پھر نقد رقم میں تبدیل کر دیا گیا۔ ان ملزمین نے سرکاری محکمے کو نقصان پہنچایا اور غلط طریقے سے خود کو فائدہ پہنچایا۔ گھوٹالے کی معلومات دیتے ہوئے ایجنسی نے بتایا کہ ریاستی حکومت کے 8 محکموں اور تنظیموں، جن میں پنچایت محکمہ، پنچکولہ اور کالکا میونسپل کارپوریشن، ہریانہ اسکول ایجوکیشن پروجیکٹ کونسل، ہریانہ لیبر ویلفیئر بورڈ، ہریانہ اسٹیٹ پولوشن کنٹرول بورڈ، ہریانہ اسٹیٹ ایگریکلچر مارکیٹنگ بورڈ اور ہریانہ پاور جنریشن کارپوریشن لمیٹڈ شامل ہیں، کے کام کاج پر خاصا اثر پڑا۔ اس دھوکہ دہی کی کل رقم 504 کروڑ روپے ہے۔ سی بی آئی اس معاملے میں پہلے ہی 18 دیگر ملزمین کے خلاف چارج شیٹ داخل کر چکی ہے، جن میں 2 بینکوں کے افسران، ریاستی حکومت کے سرکاری ملازمین، نجی افراد اور کئی پرائیویٹ کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ اب تیسری چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ اس بارے میں سی بی آئی ترجمان نے بتایا کہ نئی چارج شیٹ داخل ہونے کے ساتھ ہی، اس معاملے میں اب تک چارج شیٹ کیے گئے لوگوں کی کل تعداد 37 ہوگئی ہے۔ سی بی آئی نے اس کیس میں 54 مقامات پر تلاشی لی ہے اور تقریباً 20 کروڑ روپے کی مالیت کے سونے سمیت کئی اہم ثبوت ضبط کیے ہیں، ساتھ ہی اب تک 26 ملزمین کو گرفتار بھی کیا جا چکا ہے۔

ہند اور بلجیم کا دفاعی تعاون بڑھانے پر اتفاق

نئی دہلی: وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے جمعرات کو ہندوستان اور بیلجیم کے درمیان دفاعی تعاون بڑھانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جاری ''بڑی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی ہلچل'' کے دوران دونوں ممالک کے درمیان شراکت داری کو مزید وسعت دینے کی کافی صلاحیت موجود ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے نئی دہلی میں ہندوستان-بیلجیم وزرائے دفاع کی میٹنگ کے دوران یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دیرینہ شراکت داری باہمی احترام، جمہوری اقدار اور قوانین پر مبنی عالمی نظام کے لیے مشترکہ عزم پر قائم ہے۔ بیلجیم کے وفد کی قیادت وزیر دفاع تھیو فرانکن نے کی۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا، ''دنیا اس وقت بڑی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی ہلچل کے دور سے گزر رہی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ ہماری وجہ سے نہیں ہے، لیکن ہمیں ان چیلنجز کا سامنا کرنا ہوگا۔ ایسے حالات میں آپ جیسے دوست اور شراکت دار سے ملاقات خیالات اور نقطۂ نظر کے تبادلے کا ایک مفید موقع فراہم کرتی ہے۔'' وزیر دفاع نے کہا کہ حال ہی میں ہونے والے ہندوستان-بیلجیم اسٹریٹجک مذاکرات نے دفاع اور سلامتی سمیت مختلف شعبوں میں دوطرفہ شراکت داری کو آگے بڑھانے کے لیے ایک فریم ورک فراہم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید وسعت دینے کے نمایاں امکانات موجود ہیں، خاص طور پر دونوں ممالک کی دفاعی صنعتوں کے درمیان روابط مضبوط کر کے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا، ''ہم بیلجیم اور ہندوستان کی دفاعی کمپنیوں کے درمیان مزید تعاون کا خیر مقدم کرتے ہیں۔'' انہوں نے امید ظاہر کی کہ ملاقات کے دوران ہونے والی بات چیت سے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مستقبل کی اسٹریٹجک سمت فراہم کرنے میں مدد ملے گی۔ ہندوستان اور بیلجیم کے درمیان دیرینہ دوستانہ تعلقات ہیں اور دونوں ممالک اسٹریٹجک شعبوں میں تعاون مزید گہرا کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یہ تازہ بات چیت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب مغربی ایشیا کے تنازع اور روس-یوکرین جنگ کے پس منظر میں عالمی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی صورتحال تیزی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ بیلجیم کے اپنے ہم منصب کے ساتھ ملاقات نے ابھرتے ہوئے چیلنجز پر خیالات کے تبادلے اور دوطرفہ دفاعی تعاون کے مستقبل کا لائحہ عمل طے کرنے کا موقع فراہم کیا۔ بیلجیم کے وزیر دفاع وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور کے ہمراہ ہندوستان آئے ہیں، جو 2 سے 4 ستمبر تک ہندوستان کے سرکاری دورے پر ہیں۔ وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ دوطرفہ مذاکرات کریں گے۔ اس دوران دوطرفہ تعلقات کے تمام پہلوؤں کے ساتھ ساتھ باہمی مفاد کے علاقائی اور عالمی امور پر تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ یہ دورہ ہندوستان-بیلجیم شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے اور باہمی مفاد کے شعبوں، خصوصاً دفاع اور سلامتی میں تعاون آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ ہندوستان-یورپی یونین اور ہندوستان-یورپ تعلقات کو مزید گہرا کرنے کا موقع فراہم کرے گا۔

یوپی کے ۲۳؍اضلاع میں سیلاب کا اثر برقرار ہے اور اب تک 16784 افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا

یوپی میں سیلاب کی صورتحال سنگین، ۳؍افراد جاں بحق

لکھنؤ: اتر پردیش کے کئی حصوں میں سیلابی صورتِ حال اور گنگا سمیت مختلف دریاؤں کے بڑھتے ہوئے پانی نے انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ کر دیا ہے۔ وارانسی میں گنگا کی سطح وارننگ لیول سے تجاوز کر گئی ہے، جبکہ غازی پور میں دریا خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا ہے۔ مرکزی آبی کمیشن کے مطابق وارانسی کے راج گھاٹ گیج سائٹ پر جمعرات کی صبح 6 بجے گنگا کا پانی 70.54 میٹر ریکارڈ کیا گیا، جو وارننگ لیول 70.262 میٹر سے زیادہ ہے۔ پانی کی سطح میں ہر گھنٹے تقریباً 2 سینٹی میٹر کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے۔ راج گھاٹ پر گنگا کا خطرے کا نشان 71.262 میٹر ہے، جبکہ اب تک کی بلند ترین سیلابی سطح 73.901 میٹر درج کی گئی ہے۔ گنگا کے بڑھتے پانی کے باعث وارانسی کے کئی گھاٹ اور نشیبی علاقے زیرِ آب آ گئے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ متاثرہ علاقوں میں صورتِ حال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے اور لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔ وارانسی کے پولیس کمشنر موہت اگروال اور ضلع مجسٹریٹ ستیندر کمار نے منگل کو سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ افسران نے این ڈی آر ایف کی کشتی کے ذریعے نموگھاٹ سے سفر کرتے ہوئے سالار پور، سرائیا، کونیا، پل کوہنا، ڈھیلوریا اور سرائے موہانا سمیت مختلف علاقوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے متاثرہ لوگوں سے ملاقات کر کے انہیں ہر ممکن انتظامی مدد کی یقین دہانی کرائی۔ ضلع مجسٹریٹ نے حکام کو ہائی الرٹ رہنے اور متاثرہ علاقوں کی مسلسل نگرانی کی ہدایت دی۔ انہوں نے ضرورت پڑنے پر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے کے لیے پیشگی انتظامات، کشتیوں اور دیگر امدادی وسائل کی دستیابی یقینی بنانے کو کہا۔ پولیس اور این ڈی آر ایف اہلکاروں کو بھی ہنگامی صورتِ حال میں فوری کارروائی اور مسلسل نگرانی کی ہدایت دی گئی ہے۔ سیلاب متاثرین کے لیے قائم ریلیف کیمپوں میں خوراک، پینے کا پانی، بجلی، روشنی، صفائی، طبی سہولیات اور سکیورٹی کا جائزہ بھی لیا گیا۔ بچوں، خواتین اور بزرگوں پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت کی گئی ہے۔ طبی ٹیموں کو باقاعدگی سے صحت کا معائنہ کرنے اور ضروری ادویات دستیاب رکھنے کو کہا گیا ہے۔ دوسری جانب ریاست کے مجموعی سیلابی منظرنامے کے مطابق اب تک 35 اضلاع متاثر ہوئے ہیں۔

شیخ حسینہ کا دسمبر میں ڈھاکہ واپسی کا اعلان، والد کی یادداشتیں پڑھ کر ماضی سے جڑنے کا انکشاف

بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم نے WION کو خصوصی انٹرویو میں کہا کہ وہ اقتدار کیلئے نہیں بلکہ جمہوریت اور اپنے عوام کیلئے وطن واپس جانا چاہتی ہیں

بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ نے کہا ہے کہ وہ دسمبر ۲۰۲۶ء میں وطن واپس جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ WION کو دیے گئے خصوصی انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ ان کی واپسی کسی ذاتی سیاسی واپسی یا اقتدار کے حصول کی کوشش نہیں بلکہ جمہوریت، آئینی حکمرانی اور عوام کے آزادانہ طور پر اپنی حکومت منتخب کرنے کے حق کی بحالی کی جدوجہد کا حصہ ہوگی۔ شیخ حسینہ نے کہا کہ ہندوستان میں قیام کے دوران وہ بنگلہ دیش کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھتی ہیں اور اپنے والد، بنگلہ دیش کے بانی شیخ مجیب الرحمن کی نامکمل خودنوشت The Unfinished Memoirs اور جیل کی ڈائری The Prison Diaries پڑھتی ہیں۔ ان کے مطابق یہ تحریریں انہیں اس مقصد اور جدوجہد کی یاد دلاتی ہیں جس کے نتیجے میں بنگلہ دیش وجود میں آیا۔ انہوں نے کہا کہ ''میں اپنی واپسی کو ذاتی سیاسی واپسی نہیں سمجھتی۔'' ان کے مطابق وہ اپنے وطن واپس جا کر ان لاکھوں عوام اور عوامی لیگ کے کارکنوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتی ہیں جن کے سیاسی حقوق اور آوازان کے بقول موجودہ حالات میں محدود کر دی گئی ہے۔ حسینہ نے کہا کہ وہ ایک مستحکم، جمہوری اور آئینی بنگلہ دیش کی بحالی چاہتی ہیں۔ حسینہ نے واپسی کے ممکنہ خطرات کا بھی ذکر کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان کی جان لینے کی کم از کم ۱۹؍کوششیں ہو چکی ہیں اور انہوں نے خاص طور پر ۲۱؍اگست ۲۰۲۴ء کے دستی بم حملے کا حوالہ دیا۔ ان کے مطابق اس حملے میں ۲۴؍افراد ہلاک اور ۳۰۰؍سے زیادہ زخمی ہوئے تھے جبکہ ان کی ایک کان کی سماعت بھی متاثر ہوئی۔ شیخ حسینہ نے اگست ۲۰۲۴ء کی سیاسی ہلچل کے بارے میں اپنے مؤقف کو بھی دہرایا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ طلبہ کی کوٹے کے خلاف تحریک کو سیاسی، انتہا پسند اور عسکریت پسند عناصر نے اپنے مقصد کیلئے استعمال کیا اور یہ ایک منظم کارروائی میں تبدیل ہو گئی جس کے نتیجے میں ان کی حکومت کا خاتمہ ہوا۔ یہ ان کا مؤقف ہے؛ موجودہ بنگلہ دیشی حکومت، طلبہ تحریک اور مخالف سیاسی حلقوں کی جانب سے اس انٹرویو میں اس دعوے پر کوئی جواب شامل نہیں ہے۔ حسینہ نے موجودہ سیاسی صورتحال پر تنقید کرتے ہوئے الزام عائد کیا کہ محمد یونس کی قیادت میں عبوری انتظامیہ نے سیاسی انتقام، اداروں کو کمزور کرنے، ذرائع ابلاغ کی آزادی محدود کرنے اور انتہا پسندی و فرقہ وارانہ سیاست کے لیے جگہ پیدا کرنے کا راستہ اختیار کیا۔ انہوں نے عوامی لیگ پر عائد پابندی ختم کرنے اور آزاد، منصفانہ اور جامع انتخابات کی راہ ہموار کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان دعووں کی آزاد انہ تصدیق اس انٹرویو میں نہیں کی گئی۔ واپسی کے معاملے میں شیخ حسینہ کا مؤقف پہلے بھی سامنے آ چکا ہے۔ جولائی میں انہوں نے رائٹرز کو بتایا تھا کہ وہ اور عوامی لیگ کے بعض سینئر رہنما دسمبر کے آس پاس بنگلہ دیش واپس جا کر عدالت کے سامنے خود کو پیش کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

ہند-کینیڈا نے تجارتی معاہدے کے ہدف کی توثیق کی

نئی دہلی: ہندوستان اور کینیڈا نے 2026 کے آخر تک ایک جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے پر مذاکرات مکمل کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا، کیونکہ دونوں ممالک کے سینئر حکام نے بدھ کو نئی دہلی میں دفتر خارجہ کی سالانہ مشاورت کا انعقاد کیا۔ دونوں فریقوں نے توانائی اور اہم معدنیات، سائنس و ٹیکنالوجی، تعلیم، سلامتی اور دفاع، ثقافت، عوام سے عوام کے تعلقات اور قونصلر امور میں دوطرفہ تعاون میں پیش رفت کا جائزہ لیا۔ دونوں ممالک نے مشترکہ جمہوری اقدار، خودمختاری اور علاقائی سالمیت کے احترام اور قانون کی حکمرانی کے عزم کا حوالہ دیتے ہوئے اپنے دوطرفہ تعلقات کی اہمیت کا اعادہ کیا۔ اہم توجہ تجارت اور سرمایہ کاری تھی۔ عالمی امور کینیڈا کے مطابق، ہندوستان اور کینیڈا نے سال کے اختتام سے پہلے جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے کی بات چیت کو مکمل کرنے کے اپنے ہدف کو دہرایا، جس میں دو طرفہ تجارت کو 2030 تک تقریباً 65.4 لاکھ کروڑ روپے تک دوگنا کرنے کے عزائم کے ہیں۔ دونوں ممالک نے اہم شعبوں میں ادارہ جاتی بات چیت کو برقرار رکھنے پر بھی اتفاق کیا کیونکہ وہ اقتصادی اور سٹریٹجک تعاون کو گہرا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تازہ ترین مشاورت نئی دہلی اور اوٹاوا کی طرف سے تجارت، اہم معدنیات، توانائی، تعلیم اور سلامتی کے شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کی تعمیر نو اور توسیع کی کوششوں میں ایک اور قدم کی نشاندہی کرتی ہے۔

کنیڈا کے برٹش کولمبیا میں نمودار ہونے والا

پراسرار جزیرہ چند ہفتوں بعد ہی غائب!

درختوں سے گھرا جزیرہ تقریباً ۲۳۰ فٹ چوڑا اور ۴۶۰ فٹ لمبا تھا، یعنی اس کا رقبہ تقریباً ۲؍امریکی فٹ بال گراؤنڈز کے برابر بنتا ہے۔ شمالی برٹش کولمبیا میں مقامی افراد اور محققین اس بات پر حیران ہیں کہ ایک جزیرہ جو پراسرار طور پر نمودار ہوا تھا وہ چند ہفتوں کے اندر ہی غائب ہو گیا ہے۔ 'سی بی سی' کی رپورٹ کے مطابق یہ جزیرہ برٹش کولمبیا کی ولسٹن جھیل میں کشتی سوار افراد کو نظر آیا تھا۔ درختوں سے ڈھکے اس وسیع و عریض جزیرے کا رقبہ ایک بڑے سے فٹ بال گراؤنڈ جتنا بتایا جا رہا تھا۔ جو اچانک نمودار ہونے کے چند ہفتوں بعد پراسرار طور پر غائب ہو گیا، جس کے بعد مقامی افراد اور حکام اس کی حقیقت اور غائب ہونے کی وجہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ عجیب و غریب جزیرہ جولائی میں برٹش کولمبیا کے ولسٹن ریزروائر میں ایک مقامی کشتی بان نے دیکھا تھا، جس نے اس کی تصاویر بنائیں اور انہیں مقامی رہائشی راکی ایوری کے ساتھ شیئر کیا۔ یہ تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے پھیل گئیں، تاہم سب سے بڑا سوال یہ تھا کہ آخر اتنا بڑا جزیرہ وہاں آیا کہاں سے؟! بعد ازاں سیٹلائٹ تصاویر نے بھی اس جزیرے کی موجودگی کی تصدیق کر دی۔ بی سی ہائیڈرو کے مطابق ۲۱؍جولائی کی سیٹلائٹ تصاویر میں فٹبلے بے کے مغرب میں یہ غیر معمولی زمینی ٹکڑا دکھائی دیا۔ حکام کے مطابق جزیرہ تقریباً ۲۳۰ فٹ چوڑا اور ۴۶۰ فٹ لمبا تھا، یعنی اسکا رقبہ تقریباً ۲؍امریکی فٹ بال گراؤنڈ کے برابر بنتا ہے۔ اگست میں جب لوگوں نے دوبارہ اس مقام پر نظر ڈالی تو جزیرہ وہاں موجود نہیں تھا، جس کے بعد قیاس آرائیاں شروع ہو گئیں کہ شاید وہ پانی میں ڈوب گیا ہے۔ بی سی ہائیڈرو کے ترجمان کے مطابق ممکن ہے کہ یہ زمینی ٹکڑا بہہ کر سمندر کے کنارے یا کسی دوسرے نسبتاً محفوظ حصے میں پہنچ گیا ہو، جس کا مطلب ہے کہ جزیرہ اب بھی کہیں موجود ہو سکتا ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک ممکنہ وضاحت یہ ہے کہ غیر معمولی طور پر بلند پانی کی سطح کے باعث یہ زمینی حصہ ساحل سے الگ ہو گیا ہو، اسکے بعد تیز ہواؤں نے اسے سمندر میں بہا دیا ہو۔

ہم نکال دیں گے ٹنل میں پھنسے مزدور

سلکیارا سرنگ والے ریٹ مائنرس کا نیپال کو پیشکش

ریٹ مائنرس کی ٹیم نے نیپال میں سیلاب سے متاثرہ ہائیڈرو پاور پروجیکٹس کی سرنگوں میں پھنسے مزدوروں کو بچانے کی پیشکش کی ہے۔ یہ وہی ریٹ مائنرس ہیں جنہوں نے نومبر 2023 میں اتراکھنڈ کے سلکیارا-بینڈ-برکوٹ ٹنل میں پھنسے مزدوروں کو بچایا تھا۔ مکینیکل ڈرلنگ بار بار فیل ہونے کے بعد انہوں نے تنگ پائپ میں گھس کر ہاتھوں سے ملبہ ہٹایا۔ 17 دنوں بعد سب کو بحفاظت باہر نکالا۔ اب نیپال کی قدرتی آفت میں بھی وہ اپنی طرف سے مدد کرنا چاہتے ہیں۔ 26 اگست 2026 کو نیپال-تبت سرحد پر گلیشیئر کھسکنے سے بھوٹے کوشی اور تریشولی ندیوں میں خوفناک 'فلیش فلڈ' (اچانک سیلاب) آیا۔ رسوا اور نوا کوٹ اضلاع میں کم از کم 12 ہائیڈرو پاور پروجیکٹ متاثر ہوئے۔ ان میں سے 5 زیر تعمیر تھے اور 7 چل رہے تھے۔ کیچڑ، بڑے پتھر اور ملبے نے سرنگوں کے کئی حصے بند کر دیے یا گرا دیے۔ تقریباً 900 مزدور لاپتہ بتائے جا رہے ہیں، جن میں سے تقریباً 500 سرنگوں کے اندر پھنسے ہو سکتے ہیں۔ نیپالی فوج 19 ہائیڈرو پاور سرنگوں میں تلاش اور بچاؤ کے کام کو ترجیح دے رہی ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'آج تک' پر شائع ایک رپورٹ کے مطابق پونے کے والنٹیر کوآرڈینیٹر آنند کونسل نے ہندوستانی سفیر کو خط لکھ کر مائنرس کی مدد لینے کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیلاب کی خبریں اور ویڈیوز دیکھ کر ٹیم بہت متاثر ہوئی۔ یہ حالیہ وقت کے سب سے بڑی سانحوں میں سے ایک ہے۔ فروری 2025 میں تلنگانہ کے شری سیلم لیفٹ بینک کینال ٹنل میں بھی 12 افراد کی ٹیم نے کام کیا تھا، جہاں 8 مزدور پھنسے ہوئے تھے۔ وہاں بھی وہ خصوصی ریسکیو ایجنسیوں کے ساتھ ملبے سے بھری مشکل صورتحال میں کام کر چکے ہیں۔ فیروز قریشی نے کہا کہ ٹیم فوری طور پر روانہ ہونے کے لیے تیار ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اہل خانہ کس انتظار میں ہیں۔ اگر نیپال مدد مانگے تو آج ہی جا سکتے ہیں، کل نہیں۔ سب سے کم عمر کن منوکمار نے بتایا کہ جہاں بھاری مشینیں نہیں پہنچ پاتیں، وہاں ان کے ہاتھ اور اوزار کام آ سکتے ہیں۔ سلکیارا میں بھی جب مشینیں فیل ہو گئی تھیں، تب انہوں نے آخری حصے کی کھدائی ہاتھ سے کی تھی۔ نیپال کی سرنگوں میں بھی ملبے اور پانی کی وجہ سے مشینوں کی محدود صلاحیت واضح طور پر نظر آ رہی ہے۔

وزیر اعظم مودی کی بلجیم کے اپنے ہم منصب بارٹ ڈی ویور سے ملاقات

دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے پر زور دیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو یہاں حیدر آباد ہاؤس میں بیلجیئم کے وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور سے ملاقات کی۔ دونوں رہنما دوطرفہ تعلقات کے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ساتھ علاقائی اور عالمی مسائل پر بات چیت کر رہے ہیں۔ اس سے قبل ہندوستان پہنچنے والے بیلجیئم کے وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور نے راج گھاٹ کا دورہ کیا اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے راج گھاٹ پر مہاتما گاندھی کی سمادھی پر گلہائے عقیدت عقیدت پیش کیا۔ ڈی ویور بدھ کی رات ہندوستان کے تین روزہ سرکاری دورے پر نئی دہلی پہنچے۔ ان کے ساتھ بیلجیئم کے وزیر دفاع تھیو فرانکن بھی ہیں۔ فروری 2025 میں عہدہ سنبھالنے کے بعد بطور وزیر اعظم ڈی ویور کا ہندوستان کا یہ پہلا دورہ ہے۔ نئی دہلی پہنچنے پر وزیر مملکت برائے دفاع سنجے سیٹھ نے ان کا استقبال کیا۔ وزارت خارجہ کے مطابق ڈی ویور کے دورے کا مقصد ہندوستان اور بیلجیم کے درمیان قریبی اور کثیر جہتی شراکت داری کو مزید مستحکم کرنا ہے۔ دونوں فریق تجارت اور سرمایہ کاری، دفاع اور سلامتی، ٹیکنالوجی، قابل تجدید توانائی، رابطے اور عوام سے عوام کے تعلقات سمیت متنوع شعبوں میں تعاون بڑھانے پر تبادلہ خیال کریں گے۔ بیلجیئم کے وزیر اعظم ہندوستان-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے کے تناظر میں کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری کی ایک کاروباری تقریب میں کلیدی خطاب بھی کریں گے۔ اس کے بعد وہ ممبئی جائیں گے، جہاں وہ ہیرے، بندرگاہ اور رسد کے شعبے کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ ہیرے کی تجارت ہندوستان اور بیلجیم کے درمیان اقتصادی تعلقات میں اہم ہے۔ بیلجیئم کا انٹورپ عالمی ہیرے کی تجارت کے بڑے مراکز میں شمار ہوتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت 2025 تا 2026 میں 13 ارب ڈالر سے زیادہ رہی۔

اگر ٹرمپ اجازت دیں تو غزہ سے فلسطینیوں کو منتقل کرنے کو تیار: اسرائیلی وزیر دفاع

اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کا کہنا ہے کہ اگر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی منظوری مل جائے تو وہ غزہ سے فلسطینیوں کو منتقل کرنے کے لیے تیار ہیں

اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز کا کہنا ہے کہ اگر امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی منظوری مل جائے تو وہ غزہ سے فلسطینیوں کو منتقل کرنے کے لیے تیار ہیں، کاٹز نے کہا کہ یہ منصوبہ فلسطینیوں کو سمندر یا ہوائی راستے سے منتقل کر سکتا ہے، جبکہ ناقدین نے اسے نسلی صفائی قرار دیا۔ اسرائیلی وزیر دفاع اسرائیل کاٹز نے کہا ہے کہ غزہ میں جنگ ختم کرنے کا کوئی حقیقی حل نہیں ہے، جبکہ انہوں نے اسرائیلی فوج کو فلسطینیوں کی روانگی کے لیے ایک طریقہ کار تیار کرنے کی ہدایت دی۔ کاٹز نے کہا، ''اس ہجرت کے بغیر غزہ کا کوئی حقیقی حل نہیں ہے۔'' انہوں نے دعویٰ کیا کہ ''غزہ میں ۸۰؍فیصد فلسطینی ہجرت کرنا چاہتے ہیں؛ یہ سروے میں مسلسل چیک کیا گیا ہے۔ کاٹز نے یہ وضاحت نہیں کی کہ وہ کس سروے کا حوالہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسرائیل امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے اشارے کا انتظار کر رہا ہے۔ کاٹز نے کہا کہ اسرائیلی حکومت مکمل طور پر تیار ہے کہ اگر ممکن ہو تو فلسطینیوں کو باہر نکالیں سمندر کے راستے، ہوائی راستے، ہر ممکن طریقے سے۔'' مزید برآں کاٹز نے کہا، ''جس چیز میں تاخیر ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قبول کرنے والے ممالک امریکی حمایت چاہتے ہیں۔ ہر وہ ملک جو تیار ہے، امریکی پشت پناہی چاہتا ہے۔ فی الحال، صدر ٹرمپ نے اسے منسوخ نہیں کیا؛ انہوں نے اسے روک دیا ہے۔ تمام عرب ممالک اس اسلحہ اور انخلاء کے روڈ میپ سے متعلق ہے۔ بعد ازاں اقوام متحدہ میں برطانیہ کے سابق سفیر جیریمی گرین اسٹاک نے سابق برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر پر الزام لگایا کہ انہوں نے فلسطینی اتھارٹی (پی اے) سے کہا کہ وہ اسکولوں کی نصابی کتابوں سے لفظ فلسطین کا کوئی بھی تذکرہ ہٹا دیں۔ واضح رہے کہ گرین اسٹاک، جنہوں نے ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۳ء کے درمیان سفیر کا عہدہ سنبھالا اور پھر عراق کے لیے خصوصی نمائندے کے طور پر خدمات انجام دیں، نے یہ دعوے بدھ کو ڈیوڈ ہرسٹ پوڈ کاسٹ پر کیے۔ گرین اسٹاک نے وہ معلومات یاد کرتے ہوئے بتائیں جو انہیں مبینہ طور پر وزارتی سطح کے ذریعہ سے ملی تھیں، انہوں نے ہرسٹ کو بتایا، ''بلیئر نے حال ہی میں رامااللہ جا کر فلسطینی اتھارٹی سے کہا تھا کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ انہیں بورڈ آف پیس کی طرف سے اسرائیل کے ساتھ ے راکتوبر سے شروع ہونے والے موجودہ تنازع کو ختم کرنے کے لیے معاہدے تک پہنچنے کے قابل سمجھا جائے، تو انہیں فلسطینی نصاب سے لفظ فلسطین کا کوئی بھی تذکرہ ہٹا دیا جانا چاہئے۔'' معاملے پ

سیاسی جماعتوں کو ضروری دستاویزات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ووٹرز کو انتخابی فہرست میں

اپنا نام شامل کرنے کی ترغیب دینی چاہیے: میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے

ممبئی :(اسٹاف رپورٹر) الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، انتخابی فہرستوں کا مسودہ انٹینسیو ریویژن (SIR)-2026 پروگرام کے تحت شائع کیا گیا ہے۔ ڈرافٹ رولز کے حوالے سے دعوے اور اعتراضات جیسے کہ ایسے معاملات جہاں نام غائب ہے یا موجودہ اندراجات میں مسائل ہیں۔ 30 ستمبر 2026 تک دائر کیے جاسکتے ہیں۔ ووٹرز کو مختلف چینلز کے ذریعے اس بارے میں آگاہ کیا جارہا ہے۔ تاہم، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے تمام سیاسی جماعتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ضروری دستاویزات کو مکمل کرکے ووٹرز کو اپنے نام ووٹرلسٹ میں شامل کرنے کی ترغیب دیں۔ دریں اثنا، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں نے ممبئی کے علاقے میں SIR-2026 پروگرام کے حوالے سے ممبئی میونسپل کارپوریشن انتظامیہ کی طرف سے کی گئی کارروائیوں پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR)-2026 پروگرام سے متعلق سیاسی جماعتوں کے ساتھ میٹنگ آج (03 ستمبر 2026) میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں

ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما-لاونگیرے نے شرکت کی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) ڈاکٹر وین شرما؛ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) شری ابھیجیت بنگر؛ جوائنٹ کمشنر (اسسمنٹ اینڈ کلیکشن) شری وشواس شنکوار؛ اس کے ساتھ ساتھ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شریک تھے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ایک کمپیوٹر پریزنٹیشن کے ذریعے انتخابی فہرستوں کے خصوصی نظر ثانی (SIR)-2026 کے لیے جاری کارروائی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس پروگرام کے تحت، کئی عمل پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں، بشمول بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) کا گھر گھر دورہ؛ گنتی کے فارموں کی تقسیم، جمع اور ڈیجیٹائزیشن؛ انتخابی فہرست کے مسودے کی اشاعت؛ اور پولنگ سٹیشنوں کی معقولیت (الیکشن کمیشن کی منظوری کے ساتھ)۔ فی الحال، دعوے اور اعتراضات 31 اگست سے 30 ستمبر 2026 تک قبول کیے جائیں گے۔ اس کے بعد، 31 اگست سے 29 اکتوبر 2026 کے درمیان دعوے اور اعتراضات کو نمٹا دیا جائے گا، اور حتمی انتخابی فہرست 4 نومبر 2026 کو شائع ہونے والی ہے۔ اس تناظر میں ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے کہا کہ انتظامیہ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (EROs)، اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (AEROs)، سپروائزرز، بوتھ لیول آفیسرز (BLOs) اور بوتھ لیول ایجنٹس (BLAs) کے تال میل کے ذریعے SIR-2026 کے عمل کو مقررہ وقت کے اندر مکمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے سیاسی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ ووٹروں تک پہنچنے، انہیں مناسب رہنمائی فراہم کرنے اور ووٹر لسٹ میں شامل کرنے کے لیے ضروری دستاویزات جمع کرانے کے لیے بی ایل اوز کے ساتھ تعاون کریں بھیڈے نے اس پورے عمل کو ہموار اور مناسب طریقے سے انجام دینے کو یقینی بنانے کے لیے تعاون کی اپیل بھی کی۔

بی ایم سی کی ممبئی سینٹرل آرکڈسٹی مال پر کارروائی مال بند

آرکڈسٹی سنٹر مال میں اسٹالز، یونٹس اور دکانوں کے مالکان/ڈیولپرز اور رہائشیوں/مکینوں کو احاطے خالی کرنے کیلئے نوٹس جاری

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کو نافذ کرنے کے لیے مربوط کارروائی شروع کی ہے۔ ممبئی سینٹرل علاقے میں بیلاسیس روڈ پر واقع آرکڈسٹی سینٹر مال کے بارے میں سپریم کورٹ نے ضروری ہدایت جاری کی تھی اس عمل کے حصے کے طور پر، متعلقہ مالکان/ڈیولپرز کے ساتھ ساتھ سٹالز، یونٹس اور دکانوں کے صارفین/مقیموں کو ایک مشترکہ نوٹس جاری کیا گیا ہے، جس میں انہیں آرکڈسٹی سینٹر مال کی عمارت خالی کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ مزید برآں، واضح ہدایات جاری کی گئی ہیں کہ مجاز اتھارٹی کی طرف سے باضابطہ اجازت ملنے تک مال کے احاطے میں داخلے یا اس کے استعمال پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ حال ہی میں بی ایم سی کے ڈی وارڈ کی طرف سے ایک کوآرڈینیشن میٹنگ ہوئی تھی۔ متعلقہ میونسپل محکموں کے افسران، نا گپاڑا پولیس اسٹیشن اور بیٹ انڈر ٹیکنگ کے نمائندوں کے ساتھ ساتھ آرکڈسٹی سینٹر مال سے وابستہ نمائندوں نے بھی میٹنگ میں شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران مال انتظامیہ کے نمائندوں کو ہدایت کی گئی کہ وہ رضا کارانہ طور پر اور عدالت عالیہ کے حکم کی سختی سے تعمیل کریں۔ سپریم کورٹ کے احکامات 2020 میں ممبئی سنٹرل کے بیلاسیس روڈ پر واقع آرکڈسٹی سینٹر مال میں آگ لگی تھی۔ اس تناظر میں، مسپریم کورٹ نے 25 اگست 2026 کو ہدایات جاری کیں۔ اس بات کو حتمی سے یقینی بنایا جانا چاہیے کہ پوری آرکڈسٹی سنٹر مال کی عمارت جس میں آگ کی وجہ سے نقصان ہوا ہے کو کسی بھی مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا جب تک کہ ڈویلپر پورے ڈھانچے کی جامع مرمت مکمل نہیں کر لیتا۔ عمارت کو کسی بھی طریقے سے استعمال نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن (BMC) انتظامیہ اس بات سے مطمئن نہ ہو جائے کہ پورا ڈھانچہ (تمام منزلوں سمیت) تمام سرگرمیوں اور کاموں کے لیے مکمل طور پر محفوظ ہے اور تمام قانونی تقاضوں کی تعمیل کرتا ہے۔ عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات سپریم کورٹ کا حکم ہے کہ پوری عمارت کو مکمل طور پر بند رکھا جائے اور کسی کو بھی احاطے میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ سپریم کورٹ کے حکم کی روشنی میں سپریم کورٹ کی ہدایت پر، میٹنگ کے دوران آرکڈسٹی سینٹر مال کی عمارت کو خالی کرنے کے لیے ایک مشترکہ آپریشن کرنے کا فیصلہ لیا گیا جس میں BMC کے بلڈنگ اینڈ فیکٹری ڈیپارٹمنٹ، بلڈنگ پروپوزل ڈیپارٹمنٹ اور ممبئی فائر بریگیڈ شامل ہیں۔ اسی مناسبت سے، متعلقہ مالکان/ڈیولپرز کے ساتھ ساتھ سٹالز، یونٹس اور دکانوں کے صارفین/مقیموں کو عمارت کی چھٹی سے متعلق مشترکہ نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ شہریوں اور صارفین کو عمارت میں داخل ہونے، استعمال کرنے یا اس پر قبضہ کرنے سے منع کرنے والے پبلک نوٹس مال کے احاطے میں آویزاں کیے گئے ہیں۔ نوٹس میں واضح کیا گیا ہے کہ پورا آرکڈسٹی سینٹر مال استعمال نہیں کیا جا سکتا، اور داخلہ سختی سے ممنوع رہے گا۔

ممبئی: کوپر ہاسپٹل میں برقعہ پوش خواتین کو داخلے سے روکا گیا

ممبئی کے کوپر ہاسپٹل میں دو مسلم خواتین کو مبینہ طور پر برقعہ پہننے کی وجہ سے داخل ہونے سے روک دیا گیا

ممبئی: (ایجنسیز): ممبئی کے کوپر ہاسپٹل میں دو مسلم خواتین کو مبینہ طور پر برقعہ پہننے کی وجہ سے داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ خواتین کا الزام ہے کہ زچگی وارڈ کے قریب موجود خاتون سکیورٹی اہلکار نے انہیں ہاسپٹل میں داخل ہونے کیلئے برقعہ اتارنے کو کہا۔ واقعہ کی ویڈیو سامنے آنے کے بعد معاملے پر سیاسی اور سماجی حلقوں کی جانب سے اعتراضات کا اظہار کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق دونوں خواتین اپنے ایک رشتہ دار سے ملاقات کیلئے ہاسپٹل پہنچی تھیں۔ ان میں سے ایک خاتون کی گود میں بچہ بھی تھا۔ خواتین نے مبینہ طور پر سکیورٹی اہلکار سے ہاسپٹل کے اندر جانے کی اجازت طلب کی، تاہم سکیورٹی اہلکار نے مبینہ طور پر کہا کہ برقعہ اتارنے کے بعد ہی انہیں زچگی وارڈ میں داخل ہونے دیا جائے گا۔ واقعہ کی ویڈیو خواتین کے ایک مرد رشتہ دار نے ریکارڈ کی۔ ویڈیو میں زہرا شیخ نامی خاتون نے واقعے پر ناراضی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ہاسپٹل کے دروازے پر خاتون اہلکار نے روک دیا۔ زہرا شیخ نے کہا کہ کسی کے مذہبی لباس کو بنیاد بنا کر اس کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کیا جانا چاہیے جس سے اسے خود کو مجرم یا چور محسوس ہو۔ انہوں نے اس معاملے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ برقعہ پہننے والی خواتین کے ساتھ اس طرح کا رویہ اختیار کرنا قابل قبول نہیں۔ سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے معاملے کو تشویشناک قرار دیا۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ڈپٹی میونسپل کمشنر برائے صحت سے بات کی ہے اور واقعہ کی فوری جانچ کے ساتھ مناسب کارروائی کی درخواست کی ہے۔ مجلس کے قومی ترجمان وارث

پٹھان نے بھی واقعہ پر سخت ردعمل ظاہر کیا۔ زہرا شیخ کی موجودگی میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلم خواتین برقعہ اور حجاب پہنتی ہیں اور وہ آئندہ بھی اپنے مذہبی لباس کا استعمال جاری رکھیں گی۔ انہوں نے مبینہ طور پر خواتین کو داخلے سے روکنے والی سکیورٹی اہلکار کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ دوسری جانب ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے بھی معاملے پر ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ شہر میں مذہبی امتیاز برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کوپر ہاسپٹل میونسپل کارپوریشن کے زیر انتظام ہے اور اس طرح کا واقعہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

سائن اسٹیشن کے قریب ریلوے پل کی تعمیر نو کے کام میئر ریتو تاوڑے کا معائنہ

مقامی شہریوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام دو مرحلوں میں شروع کیا گیا تھا

ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے کل (2 ستمبر 2026) کی شام سائن اسٹیشن کے قریب ریلوے پل کی تعمیر نو کے کام کا معائنہ کیا میئر تاوڑے نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ پل کا کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ ساتھ ہی میئر نے ہدایت کی کہ پراجیکٹ کی تکمیل کے بعد فنشنگ کا کام معیاری طریقے سے کیا جائے اور ڈیوائیڈر اور پل کے دونوں جانب ہریالی یا عمودی باغات جیسے آپشنز کا جائزہ لیا جائے۔ اس معائنہ کے دوران ایف ساؤتھ اور ایف نارتھ وارڈ کمیٹی کی صدر مانسی سمتمکر، چیف انجینئر (برجز) راجیش مولے اور متعلقہ افسران موجود تھے۔ پروجیکٹ کے بارے میں ایک مختصر معلومات چیف انجینئر (برجز) نے دی۔ راجیش مولے ممبئی اربن ٹرانسپورٹ پروجیکٹ (MUTP-2) کے تحت چھترپتی شیواجی مہاراج ٹرمینس اور کرلا کے درمیان پانچویں اور چھٹی اضافی ریلوے لین بچھانے کا کام سنٹرل ریلوے نے شروع کیا ہے۔ اس کے لیے ضروری جگہ فراہم کرنے کے لیے شیوا سٹیشن کے قریب 112 سال پرانے اور غیر محفوظ پل کی تعمیر نو کا کام لیا گیا ہے۔ ریلوے کے علاقے کے اندر مرکزی پل کی تعمیر نو کا کام محکمہ ریلوے کی طرف سے کیا جا رہا ہے، جبکہ میونسپل علاقے کے اندر اپروچ روڈ کی تزئین و آرائش اور مضبوطی کا کام ممبئی میونسپل کارپوریشن کے برج ڈپارٹمنٹ کے ذریعے محکمہ ریلوے کے ساتھ مل کر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کی لاگت محکمہ ریلوے کے فنڈز سے پوری کی جا رہی ہے۔ ٹریفک پولیس ڈیپارٹمنٹ کی عدم اعتراض کی اجازت کے مطابق، موجودہ پل کو یکم اگست 2024 سے ٹریفک کے لیے مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا۔ مقامی شہریوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام دو مرحلوں میں شروع کیا گیا تھا۔ پہلے مرحلے میں پل کا شمالی حصہ ہٹا دیا گیا جبکہ جنوبی حصہ پیدل چلنے والوں کے لیے کھلا رکھا گیا۔ سنٹرل ریلوے کے ذریعے پل کے دونوں گرڈروں پر کام جاری ہے۔ دونوں گرڈرز کے ڈیک سلیب کی کنکریٹنگ مکمل کر لی گئی ہے۔ فی الحال دونوں گرڈرز پر کریش بیریئر اور کنکریٹ وئیرنگ کوٹ پر کام جاری ہے۔ اس دوران سنٹرل ریلوے کی جانب سے ایک نئے پیدل چلنے والے پل کی تعمیر مکمل کر کے اسے شہریوں کے لیے کھول دیا گیا ہے اور باقی ماندہ حصے کو ہٹانے کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔ اگرچہ ٹینڈر کے مطابق پراجیکٹ کی آخری تاریخ فروری 2027 تک ہے لیکن اس کا مقصد شہریوں کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پل کو پہلے ہی کھولنا ہے۔ برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن سینٹرل ریلوے کے ساتھ تال میل میں مذکورہ پل کو 30 ستمبر 2026 تک مکمل کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے اور اسے جلد از جلد شہریوں کے لیے کھولنے کی کوشش کر رہی ہے، حکام نے یہ بھی واضح کیا میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ مغرب کی طرف لال بہادر شاستری مارگ سے سنت روہیداس مارگ (دھاراوی) تک رسائی سڑک کی تعمیر نو کا کام فی الحال جاری ہے۔ پیدل چلنے والوں کی سہولت کے لیے لال بہادر شاستری مارگ پر ایک نیا انڈر پاس بنایا گیا ہے اور اسے 20 فروری 2026 کو کھولا گیا تھا، اس کے علاوہ سنت روہی داس مارگ پر انڈر پاس کی تعمیر نو کا کام مکمل کر کے اسے 14 جولائی 2026 کو شہریوں کے لیے کھول دیا گیا ہے، حکام نے بھی واضح کیا۔ میئر ریتو تاوڑے نے پورے کام کا جائزہ لیتے ہوئے اطمینان کا اظہار کیا۔

گوونڈی ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام اسپتال میں ضروری صحت کی سہولیات کی فراہمی کے سلسلے میں ابوعاصم اعظمی کی چیف سکریٹری راجیش اگروال سے ملاقات

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) گوونڈی علاقہ میں عوام کو طبی سہولیات بہم پہنچانے کے لئے رکن اسمبلی ابوعاصم

اعظمی نے یہاں سہولیات کے پس منظر میں چیف سکریٹری سے ملاقات کر کے ان کی توجہ ضروری سہولیات کی جانب مبذول کروائی۔ ہسپتال کو ڈاکٹروں، طبی عملے اور ہنگامی خدمات کے لیے درکار اہم اہلکاروں کی کمی کا سامنا ہے۔ حاملہ خواتین مناسب طبی دیکھ بھال تک رسائی سے بھی قاصر ہیں۔ مزید برآں ڈینٹل ڈیپارٹمنٹ میں مشینیں اور کرسیاں دستیاب ہونے کے باوجود ڈاکٹروں اور عملے کی کمی ہے۔ اعظمی نے شتابدی اسپتال میں ضروری خدمات بشمول غیر فعال ایکسرے مشین کی فوری بحالی کا مطالبہ کیا۔ دونوں ہسپتالوں میں صورتحال کا جائزہ لینے کے بعد راجیش اگروال نے مثبت یقین دہانی کرائی کہ فوری کارروائی کی جائے گی۔ اعظمی نے کہا کہ ہمارا مقصد اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ گوونڈی کے لوگوں کو صحت کی بہتر اور بروقت خدمات حاصل ہو۔

این آر آئی کے ۱۲۷ ارب ڈالر نے بھارتی روپیہ مضبوط کر دیا

آر بی آئی کی طاقت میں بڑا اضافہ

ممبئی: بیرون ملک مقیم بھارتیوں کی جانب سے غیر ملکی کرنسی ڈپازٹس میں ریکارڈ 23.127 ارب ڈالر کی آمد نے بھارتی روپے کو نئی طاقت دی ہے اور ریزرو بینک آف انڈیا کو عالمی مالیاتی دباؤ کے مقابلے میں کرنسی کو مستحکم رکھنے کے لیے کہیں زیادہ وسائل فراہم کر دیے ہیں۔ آر بی آئی کے مطابق خصوصی فارن کرنسی اسکیموں کے ذریعے بھارت نے مجموعی طور پر 38.136 ارب ڈالر حاصل کیے، جو مارکیٹ کی توقعات سے کہیں زیادہ ہیں۔ اس میں 23.127 ارب ڈالر این آر آئی ڈپازٹس، 3.89 ارب ڈالر بیرونی تجارتی قرضوں اور 26.5 ارب ڈالر بیرون ملک فارن کرنسی قرضوں کے ذریعے آئے۔ اس غیر معمولی سرمایہ آمد کے بعد بھارتی روپیہ جمعرات کو مضبوط ہو کر تقریباً 30.94 روپے فی ڈالر تک پہنچ گیا، جو دو ماہ کی بلند ترین سطح ہے۔ رواں ہفتے روپیہ ایک فیصد سے زیادہ مضبوط ہوا ہے اور ایشیا کی بہتر کارکردگی دکھانے والی کرنسیوں میں شامل ہو گیا ہے۔ بھارت کے زرمبادلہ ذخائر پہلے ہی ریکارڈ 729.3 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں اور نئے ڈالر کی آمد کے بعد ان میں مزید اضافے کی توقع ہے۔ اس سے آر بی آئی کو روپے میں غیر معمولی اتار چڑھاؤ روکنے اور ضرورت پڑنے پر مارکیٹ میں ڈالر فراہم کرنے کی زیادہ صلاحیت حاصل ہوگی۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں ہوئی ہے جب خام تیل کی قیمتوں میں اضافے، امریکی بانڈ ییلڈز میں تیزی اور عالمی جغرافیائی سیاسی کشیدگی نے بھارت سمیت ابھرتی ہوئی معیشتوں کی کرنسیوں پر دباؤ بڑھایا ہے۔ اس کے باوجود بڑے زرمبادلہ ذخائر اور این آر آئی ڈپازٹس نے روپے کو مضبوط سہارا فراہم کیا ہے۔ خصوصی اسکیم کی کامیابی توقعات سے کہیں زیادہ رہی۔ 2013 میں اسی نوعیت کی ایک اسکیم سے تقریباً 26 ارب ڈالر حاصل ہوئے تھے، جبکہ اس مرتبہ صرف غیر ملکی کرنسی این آر آئی ڈپازٹس ہی 127 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئے۔ ماہرین کے مطابق اتنی بڑی مقدار میں ڈالر کی آمد سے آر بی آئی کے پاس روپے کو مستحکم رکھنے، بیرونی مالیاتی جھٹکوں کا مقابلہ کرنے اور عالمی غیر یقینی صورتحال کے دوران بھارتی معیشت کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے کہیں زیادہ مالی طاقت موجود ہوگی۔

رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول میں

یوم والدین اور کاونسلنگ سیشن کا کامیاب انعقاد

بھیونڈی شہر میں لڑکوں کی تعلیم کے معروف ادارے کے ایم ای سوسائٹیز رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول میں

بروز جمعرات بتاریخ 3 ستمبر 2026 کو پہلے یونٹ ٹیسٹ کے نتائج سے والدین و سرپرستوں کو آگاہ کرنے اور انہیں بچوں کی تعلیم و تربیت کے مختلف طریقے سکھانے نیز بچوں کے تعلق سے انہیں اپنی ذمہ داریوں سے آگاہی کے سلسلے میں ایک یوم والدین کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی پروگرام میں پنجم تا دہم جماعتوں میں زیر تعلیم تقریباً 95 فیصد طلبہ کے والدین نے شرکت کی۔ کلاس ٹیچرز نے طلبہ کے مسائل پر اجتماعی گفتگو کی اور کچھ طلبہ کے سنجیدہ مسائل پر والدین سے انفرادی گفتگو اور کاونسلنگ بھی انجام دی۔ اسکول کے سربراہ محمد شبیر فاروقی نے بھی اس موقع پر لاؤڈ اسپیکر سسٹم کے ذریعے والدین و سرپرستوں اور طلبہ سے اجتماعی خطاب کیا اور یوم والدین کے مقاصد، بچوں کی تربیت اور ترقی میں والدین کی ذمہ داریاں اور ان کے کردار پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ، اپنے بچوں کی تربیت کے لیے وقت دیئے بغیر ہم ان کے کامیاب و روشن مستقبل کی توقع اور امید کیسے کر سکتے ہیں؟ اسی دوران اسکول کمیٹی کے چیئرمین نوح خلیل پٹیل بھی اسکول میں موجود رہے۔ پروگرام کے کامیاب انعقاد میں معاون ہیڈ ماسٹر شفیع عاصم پٹیل، سپروائزر فہیم پٹیل اور تمام کلاس ٹیچرز و دیگر اساتذہ کا بھرپور عملی تعاون حاصل رہا۔

بھارت میں 136 ارب ڈالر سے زائد کی ریکارڈ زرمبادلہ آمد

ممبئی: بھارت نے خصوصی مالیاتی اسکیموں کے ذریعے توقعات سے کہیں زیادہ 38.136 ارب ڈالر کا زرمبادلہ حاصل کیا ہے، جس سے ملک کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں نمایاں اضافہ ہوا اور بیرونی معاشی دباؤ کے مقابلے میں روپے کو مستحکم رکھنے کی ریزرو بینک آف انڈیا کی صلاحیت مزید مضبوط ہوئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس رقم کا سب سے بڑا حصہ بیرون ملک مقیم بھارتیوں کے لیے شروع کی گئی خصوصی فارن کرنسی ڈپازٹ اسکیم سے آیا۔ بھارتی بینکوں نے اس اسکیم کے تحت 127.23 ارب ڈالر جمع کیے، جبکہ 3.89 ارب ڈالر بیرونی کمرشل قرضوں اور 26.5 ارب ڈالر بیرون ملک فارن کرنسی قرضوں کے ذریعے حاصل ہوئے۔ اس غیر معمولی زرمبادلہ آمد نے ابتدائی توقعات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ پہلے اندازہ تھا کہ تارکین وطن سے متعلق اسکیم کے ذریعے تقریباً 80 سے 90 ارب ڈالر حاصل ہوں گے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

جین زی کے دور میں نوجوان خواتین کی قیادت نئی امید کی علامت: سپریا سولے

بھیونڈی میں ایشا خان کی قیادت کو سراہا، خواتین کو ٹرولنگ سے بے خوف ہو کر عوامی خدمت جاری رکھنے کا مشورہ

بھیونڈی: ''یہ جین زی کا دور ہے اور بھیونڈی میں جین زی نسل کی نوجوان خواتین کا سماجی فلاح اور شہر کی ترقی کے لیے قیادت کے میدان میں آگے آنا آنے والی نسلوں کے لیے ایک حوصلہ افزا مثال ہے۔'' این سی پی (ایس پی) کی قومی کارگزار صدر و رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے یہ بات بدھ کو میونسپل کارپوریشن کی اسٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرپرسن ایڈووکیٹ ایشا عمران خان کے دفتر کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ سپریا سولے نے ایشا خان کو جین زی نسل کی نمائندگی کرنے والی نوجوان عوامی نمائندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ نوجوان خواتین کا خود آگے بڑھ کر قیادت سنبھالنا معاشرے میں مثبت تبدیلی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاست میں سرگرم خواتین کو سوشل میڈیا ٹرولنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن انہیں تنقید اور منفی تبصروں سے خوف زدہ ہونے کے بجائے اپنی کارکردگی اور عوامی خدمت پر توجہ مرکوز رکھنی چاہیے۔ اگر نیت صاف ہو تو کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرپرسن کو انگریزی، ہندی اور مراٹھی زبانوں پر عبور حاصل ہے اور انہیں اپنی مادری زبان کے ساتھ مراٹھی زبان سے بھی محبت کرنی چاہیے۔ سپریا سولے نے خواتین کی سیاسی نمائندگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ سابق مرکزی وزیر شرد پوار نے خواتین کو سیاست میں ریزرویشن دینے کی پہل کی تھی، تاہم کئی مقامات پر منتخب خواتین نمائندوں کے بجائے ان کے شوہر سیاسی ذمہ داریاں نبھاتے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے برعکس بھیونڈی میں ایک نوجوان خاتون خود قیادت کر رہی ہیں اور ان کے والد مضبوطی سے ان کے ساتھ کھڑے ہیں، جو ایک مثبت تبدیلی ہے۔ سپریا سولے نے بھیونڈی کے ترقیاتی کاموں کے لیے فنڈ کی کمی کا مسئلہ بھی اٹھایا اور یقین دلایا کہ وہ ریاستی حکومت کے سامنے شہر کے لیے ضروری فنڈ کا مطالبہ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر وہ خود عوامی نمائندوں کے وفد کو وزیر اعلیٰ سے ملاقات کے لیے لے جائیں گی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسٹینڈنگ کمیٹی کی چیئرپرسن ایڈووکیٹ ایشا عمران خان نے کہا کہ فنڈ کی کمی کے باعث شہر کے کئی ترقیاتی کام متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ریاستی حکومت، وزیر اعلیٰ اور نائب وزرائے اعلیٰ سے بھیونڈی کی ترقی کے لیے خاطر خواہ فنڈ فراہم کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے نے کہا کہ بھیونڈی میں ہندو مسلم اتحاد کے ذریعے ترقیاتی کام کیے جا رہے ہیں اور اس اتحاد کی ملک بھر میں ستائش ہوتی ہے۔ رکن اسمبلی جتیندر آوہاڈ نے کہا کہ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کا سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر ایشا خان کی تقریب میں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا بھیونڈی کی مثبت سیاسی تصویر پیش کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی سیاست میں خواتین کی بڑھتی ہوئی قیادت ایک خوش آئند تبدیلی ہے۔ تقریب میں دونوں حلقوں کے اراکین اسمبلی، این سی پی کے مقامی صدر شعیب اشفاق خان گڈو، سابق ڈپٹی میئر عمران ولی محمد خان و دیگر لیڈران موجود تھے۔

۸ویں جماعت تک اے آئی پر پابندی، ہائی اسکول طلبہ کو محدود اجازت

میئر ظہران ممدانی نے ۲۷۔۲۰۲۶ء تعلیمی سال کے لیے نیویارک سٹی کے سرکاری اسکولوں میں نئی اے آئی پالیسی کا اعلان کیا۔

میئر ظہران ممدانی نے ۲۷۔۲۰۲۶ء تعلیمی سال کے لیے نیویارک سٹی کے سرکاری اسکولوں میں نئی اے آئی پالیسی کا اعلان کیا۔ کے ۲ سے ۸ ویں اعت تک طلبہ کو تعلیمی کاموں میں جنریٹو اے آئی استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی، جبکہ ہائی اسکول میں محدود اور استاد کی نگرانی میں استعمال ہوگا۔ امریکہ کے سب سے بڑے سرکاری اسکول نظام نیویارک سٹی پبلک اسکولز نے طلبہ کے لیے مصنوعی ذہانت کے استعمال پر ملک کی سخت ترین پالیسیوں میں سے ایک نافذ کردی ہے۔ میئر ظہران ممدانی اور اسکولز چانسلر کمارا ایچ سیملز نے بدھ کو اعلان کیا کہ ۲۷۔۲۰۲۶ء تعلیمی سال کے دوران کے ۲ سے ۸ ویں جماعت تک طلبہ کے لیے تمام ایسے سافٹ ویئر پر ایک سال کی پابندی ہوگی جن میں طلبہ کے استعمال کے لیے جنریٹو اے آئی شامل ہے۔ یہ فیصلہ تقریباً ۷ لاکھ طلبہ کو متاثر کرے گا، جو شہر کے سرکاری اسکولوں کی کل تعداد کا تقریباً دو تہائی ہیں۔ ممدانی نے کہا کہ ٹیکنالوجی کی موجودگی کا مطلب یہ نہیں کہ اسے ہر جگہ استعمال کیا جائے۔ ان کے مطابق بچوں کو اپنے اساتذہ اور ساتھیوں کے ساتھ رہ کر سیکھنے، سوال کرنے، مسائل حل کرنے اور مشکل کام خود کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، ”ٹیکنالوجی کی صنعت چاہتی ہے کہ ہم یہ مان لیں کہ ابتدائی تعلیم میں اے آئی نہ صرف ناگزیر بلکہ ضروری ہے، ہم ایسا نہیں سمجھتے۔“ ممدانی نے مزید کہا کہ انہیں ابتدائی اور مڈل اسکول طلبہ کے لیے اے آئی کے فائدہ مند ہونے کا قابلِ اعتماد ثبوت نہیں ملا، سوائے ایسی تحقیق کے جسے ان کمپنیوں نے اسپانسر کیا جو اس ٹیکنالوجی سے منافع کما سکتی ہیں۔ تاہم پابندی مکمل طور پر اے آئی سے لاتعلقی نہیں ہے۔ ہائی اسکول کے تمام طلبہ کو سال میں ۲ مرتبہ ۴۵ منٹ کے اے آئی خواندگی کے اسباق دیے جائیں گے۔ ان میں طلبہ کو اے آئی کے کام کرنے کے طریقے، اس کی حدود، معلومات میں تعصب، ڈیٹا کی رازداری، غلط معلومات، اخلاقی خطرات اور مستقبل کی ملازمتوں پر اثرات کے بارے میں پڑھایا جائے گا۔ مقصد یہ ہے کہ طلبہ اے آئی پر انحصار کرنے سے پہلے اس کے نتائج کو تنقیدی نظر سے جانچ سکیں۔ ہائی اسکولوں میں اے آئی کے عملی استعمال کے لیے ۵ محدود آزمائشی پروگرام بھی شروع کیے جائیں گے، جن میں یا اسی نوعیت کے عمومی چیٹ بوٹس شامل نہیں ہوں گے۔ نئی پالیسی کے تحت تمام جماعتوں میں ایسے ”ساتھی چیٹ بوٹس“ بھی ممنوع ہوں گے جو صارف کے ساتھ جذباتی یا تعلق پر مبنی رابطہ قائم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ دوسری جانب اساتذہ کو منظور شدہ اے آئی ذرائع تدریسی منصوبہ بندی اور انتظامی امور کے لیے استعمال کرنے کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ وہ اسکول نظام کے حفاظتی اور رازداری کے معیار پر پورے اتریں۔ معذور طلبہ، انگریزی سیکھنے والے طلبہ اور کمپیوٹر سائنس جیسے پیشہ ورانہ تیاری کے پروگراموں میں شامل طلبہ کے لیے ضروری معاون ٹیکنالوجی کے استثنا بھی برقرار رہیں گے۔ شہر نے اس کے ساتھ طلبہ کے انفرادی اسکرین استعمال کو بھی محدود کیا ہے۔ کے ۲ سے دوسری جماعت تک یک بہ یک اسکرین استعمال کی اجازت نہیں ہوگی، جبکہ تیسری سے ۵ ویں جماعت کے لیے روزانہ زیادہ سے زیادہ ۳۰ منٹ اور چھٹی سے ۸ ویں جماعت کے لیے ۴۵ منٹ کی سفارش کی گئی ہے۔ اسکرین سے متعلق یہ حدیں معاون ٹیکنالوجی، تشخیصی امتحانات، روبوٹکس، کوڈنگ اور بعض منظور شدہ تدریسی سرگرمیوں پر لاگو نہیں ہوں گی۔ شہر کے محکمہ تعلیم نے پہلے سے منظور شدہ ۳۸ سے زیادہ تعلیمی پروگراموں کے اے آئی اجزا ابھی ختم یا غیر فعال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اگر وہ نئے حفاظتی اور نگرانی کے معیار پر پورے نہیں اترتے۔ ساتھ ہی ”Technology in Schools Coalition“ قائم کی جارہی ہے جس میں طلبہ، اساتذہ، والدین، ماہرین، وکلاء اور یونین نمائندے شامل ہوں گے۔ یہ گروپ ۲۷۔۲۰۲۶ء تعلیمی سال کے دوران پالیسی اور آزمائشی پروگراموں کے نتائج کا جائزہ لے گا۔

Playlab، Brisk Teaching، Edia،Quill اور Intel AI-Ready Schools شامل ہیں۔ ان پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ ۵۰ ہزار طلبہ شامل ہوسکیں گے اور ہر اسکول میں زیادہ سے زیادہ ۵ کلاسوں تک انہیں محدود رکھا جائے گا۔ طلبہ کا اے آئی استعمال تربیت یافتہ استاد کی براہِ راست نگرانی میں ہوگا اور ہر طالب علم کے لیے ہفتے میں زیادہ سے زیادہ 45 منٹ کی حد مقرر کی گئی ہے۔ ممدانی نے واضح کیا کہ ان آزمائشی پروگراموں میں Claude،ChatGPT

چین سے امریکہ تک غیر قانونی ادویات کا نیا نیٹ ورک

تجرباتی وزن کم کرنے والی دوا کی اسمگلنگ پر تشویش

واشنگٹن: امریکہ میں چین سے آنے والی غیر منظور شدہ اور تجرباتی ادویات کی مبینہ غیر قانونی سپلائی نے صحت عامہ اور قومی سلامتی سے متعلق نئی تشویش پیدا کردی ہے۔ اس نیٹ ورک کے ذریعے وزن کم کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی تجرباتی دوا ریٹاٹروٹائڈ براہ راست امریکی صارفین تک پہنچائی جا رہی ہے۔ ریٹاٹروٹائڈ، جسے بعض حلقوں میں ”ریٹا“ کہا جاتا ہے، موٹاپے اور ٹائپ 2 ذیابیطس کے ممکنہ علاج کے طور پر ابھی کلینیکل ٹرائلز میں ہے۔ امریکہ میں اس دوا کا کوئی ایف ڈی اے سے منظور شدہ ورژن موجود نہیں اور مریضوں کو اس کی فروخت غیر قانونی ہے۔ رپورٹس کے مطابق یہ سپلائی چین چین میں موجود کیمیکل مینوفیکچررز سے شروع ہوتی ہے۔ مصنوعات کو مبینہ طور پر غلط تفصیلات اور چھپے ہوئے پیکجوں کے ذریعے امریکہ بھیجا جاتا ہے، جہاں مقامی ڈسٹری بیوٹرز انہیں دوبارہ پیک کر کے صارفین تک پہنچاتے ہیں۔ بلاک چین تحقیقات میں امریکی پیپٹائڈ مصنوعات کی فروخت سے حاصل ہونے والی رقوم کا تعلق چین میں موجود بعض ایسے کیمیکل مینوفیکچررز سے جوڑا گیا ہے جو ماضی میں فینٹینائل جیسے مصنوعی اوپیئڈز یا ان کے کیمیائی اجزا کی تیاری سے منسلک رہے ہیں۔ امریکی حکام کے لیے ایک بڑی تشویش یہ بھی ہے کہ صارفین کے پاس ان غیر منظور شدہ انجیکشنز کی اصلیت، خالص پن، طاقت اور جراثیم سے پاک ہونے کی تصدیق کا کوئی قابل اعتماد ذریعہ نہیں ہوتا۔ کچھ فروخت کنندگان مبینہ طور پر ریٹاٹروٹائڈ کو خفیہ ناموں سے فروخت کرتے ہیں اور پیکجوں پر ”صرف تحقیق کے لیے“ جیسے الفاظ درج کرتے ہیں، جبکہ ساتھ ہی صارفین کو دوا استعمال کرنے اور انجیکشن تیار کرنے کی ہدایات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ امریکی کسٹمز اینڈ بارڈر پروٹیکشن کی ایک کارروائی میں سنسناٹی میں چین سے آنے والے 300 سے زائد بڑے کارٹن پکڑے گئے تھے، جن میں تقریباً پانچ ہزار انفرادی پیپٹائڈ شپمنٹس موجود تھیں۔ ضبط شدہ کیمیکلز میں ریٹاٹروٹائڈ بھی شامل تھی۔ اس صورتحال نے خدشات کو جنم دیا ہے کہ فینٹینائل کے لیے استعمال ہونے والے بین الاقوامی کیمیکل اور مالیاتی نیٹ ورکس اب وزن کم کرنے والی غیر منظور شدہ ادویات کی بڑھتی ہوئی امریکی مانگ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ امریکہ میں اب محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی، محکمہ انصاف، ایف ڈی اے اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے درمیان زیادہ مضبوط کارروائی اور رابطے کا مطالبہ کیا جارہا ہے تاکہ غیر ملکی مینوفیکچررز، درآمد کنندگان، مقامی ڈسٹری بیوٹرز اور اس کاروبار سے منسلک مالیاتی نیٹ ورکس کے خلاف کارروائی کی جاسکے۔

چین میں وکلا پر سیاسی گرفت مزید سخت

قومی قانون میں کمیونسٹ پارٹی سے وفاداری پر زور

بیجنگ: چین نے وکلا اور قانونی شعبے پر سیاسی کنٹرول مزید سخت کرنے کی سمت قدم بڑھاتے ہوئے قومی قانون میں ایسی تبدیلیوں کو آگے بڑھایا ہے جن کے تحت قانونی پیشے میں چینی کمیونسٹ پارٹی کی قیادت اور سیاسی وفاداری کو مزید واضح اہمیت دی گئی ہے۔ مجوزہ قانونی تبدیلیوں کے تحت وکلا سے توقع کی جائے گی کہ وہ پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ کمیونسٹ پارٹی کی قیادت کی پاسداری کریں اور ملک کے سیاسی و قانونی نظام کے طے شدہ اصولوں کے مطابق کام کریں۔ انسانی حقوق کے کارکنوں اور قانونی ماہرین نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ان اقدامات سے چین میں وکلا کی آزادی مزید محدود ہوسکتی ہے، خصوصاً ان وکلا کے لیے جو انسانی حقوق، سیاسی کارکنوں، مذہبی آزادی یا حکومت سے اختلاف رکھنے والے افراد کے مقدمات کی پیروی کرتے ہیں۔ چین میں انسانی حقوق سے متعلق حساس مقدمات لڑنے والے وکلا کو ماضی میں بھی لائسنس منسوخی، نگرانی، حراست اور دیگر پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ نئی تبدیلیاں قانونی پیشے کو سیاسی نظام کے ساتھ مزید مضبوطی سے جوڑ سکتی ہیں۔ ان اقدامات کے بعد عدلیہ اور قانونی پیشے کی آزادی سے متعلق سوالات ایک بار پھر نمایاں ہو گئے ہیں۔ ناقدین کا مؤقف ہے کہ اگر وکلا کی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے ساتھ سیاسی وفاداری کو قانونی طور پر جوڑ دیا جائے تو حساس مقدمات میں آزادانہ قانونی نمائندگی مزید مشکل ہوسکتی ہے۔ چینی حکومت کا مؤقف رہا ہے کہ ملک کا قانونی نظام قومی حالات اور اس کے سیاسی ڈھانچے کے مطابق کام کرتا ہے اور کمیونسٹ پارٹی کی قیادت چین کے حکمرانی کے نظام کا بنیادی حصہ ہے۔

اقلیتوں پر تشدد کے باوجود پاکستان کو یورپی تجارتی مراعات

روم: پاکستان میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد، توہین مذہب کے قوانین کے مبینہ غلط استعمال، صحافتی آزادی پر پابندیوں اور انسانی حقوق کی صورتحال کے باوجود یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کو دی جانے والی GSP+ تجارتی مراعات پر سوالات اٹھائے گئے ہیں۔ پاکستان نے 2024 میں GSP+ نظام کے تحت اندازاً 732 ملین یورو کی ٹیرف چھوٹ سے فائدہ اٹھایا، جبکہ تقریباً 5.7 ارب یورو مالیت کی پاکستانی مصنوعات یورپی منڈی میں ڈیوٹی فری رسائی حاصل کرنے میں کامیاب رہیں۔ اس سہولت کا بڑا فائدہ پاکستان کی ٹیکسٹائل صنعت کو پہنچتا ہے۔ GSP+ مراعات کے لیے پاکستان پر انسانی حقوق، مزدوروں کے حقوق اور بہتر حکمرانی سے متعلق 27 بین الاقوامی کنونشنز پر مؤثر عمل درآمد کی شرط عائد ہے۔ تاہم ملک میں عیسائیوں، ہندوؤں اور احمدیوں سمیت اقلیتی برادریوں کو درپیش حالات نے ان شرائط پر عمل درآمد کے حوالے سے تشویش پیدا کی ہے۔ اس تناظر میں اگست 2023 کے جڑانوالہ واقعات کا بھی حوالہ دیا گیا، جہاں قرآن کی بے حرمتی کے الزامات کے بعد ہجوم نے مسیحی آبادی کو نشانہ بنایا اور متعدد گرجا گھروں اور گھروں کو آگ لگا دی یا نقصان پہنچایا۔ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں جبری گمشدگیوں، صحافیوں اور کارکنوں پر دباؤ اور سائبر کرائم قوانین کے ذریعے آزادی اظہار محدود کیے جانے کے معاملات پر بھی تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ 2027 میں نئے GSP+ فریم ورک کے قریب آنے کے ساتھ یورپی یونین کے سامنے یہ اہم سوال کھڑا ہو رہا ہے کہ آیا پاکستان کو یہ تجارتی مراعات جاری رکھی جائیں گی۔ پاکستان میں یورپی یونین کے سفیر ریمونڈ اس کروپلیس بھی واضح کر چکے ہیں کہ GSP+ کی تجدید خودکار یا یقینی نہیں ہے۔ ان حالات میں یورپی یونین کے لیے اصل امتحان یہ ہوگا کہ انسانی حقوق سے منسلک شرائط کی خلاف ورزی کی صورت میں آیا تجارتی مراعات پر بھی عملی اثر پڑتا ہے یا پاکستان کو موجودہ فوائد بدستور حاصل رہتے ہیں۔

پاکستان میں مہنگائی پھر دوہرے ہندسے میں پہنچی

اسلام آباد: پاکستان میں مہنگائی ایک بار پھر دوہرے ہندسے میں پہنچ گئی ہے۔ اگست میں صارف قیمت اشاریے کے مطابق سالانہ مہنگائی تقریباً 11.2 فیصد ریکارڈ کی گئی، جبکہ جولائی میں یہ شرح 10 فیصد سے نیچے آ گئی تھی۔ ایندھن کی بلند قیمتیں، بھاری ٹیکس اور گندم کی رسد میں مشکلات مہنگائی میں اضافے کی بڑی وجوہات قرار دی گئی ہیں۔ پٹرول پر مختلف ٹیکسوں کا مجموعی بوجھ تقریباً 116 روپے فی لیٹر جبکہ ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 101 روپے فی لیٹر بتایا گیا ہے۔ موٹر فیول کی قیمتیں گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 25 فیصد زیادہ رہیں، جس کے نتیجے میں ٹرانسپورٹ کے شعبے میں مہنگائی 20.2 فیصد تک پہنچ گئی۔ خوراک کی قیمتوں میں بھی تیز اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ شہری علاقوں میں غذائی مہنگائی 1.12 فیصد اور دیہی علاقوں میں 2.13 فیصد رہی۔ سالانہ بنیاد پر ٹماٹر کی قیمت میں 128 فیصد، پیاز میں 125 فیصد، گندم میں 87 فیصد اور آٹے میں 73 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ گندم کی صورتحال نے بھی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ تقریباً 7.29 ملین ٹن گندم کی پیداوار کے سرکاری دعووں کے باوجود وفاقی حکومت نے صوبوں کی درخواست پر 10 لاکھ ٹن تک گندم درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سندھ اور پنجاب میں سرکاری خریداری کے اہداف پورے نہ ہونے کو بھی رسد کی مشکلات سے جوڑا گیا ہے۔

نیپال سیلاب کے بعد تبتی کارکنوں کا چین سے شفافیت کا مطالبہ

تبت میں تباہ کن سیلاب کے بعد چین کا سنسر شپ کریک ڈاؤن، ویڈیوز حذف اور سوال اٹھانے والوں کو سزائیں

بیجنگ: نیپال اور تبت میں تباہ کن سیلاب کے بعد چین نے تبت میں معلومات کے بہاؤ پر سخت پابندیاں عائد کردی ہیں، جبکہ سوشل میڈیا سے سیلاب کی تباہی دکھانے والی ویڈیوز اور عینی شاہدین کے بیانات ہٹائے جانے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق نیپال میں ملکی اور غیر ملکی صحافی متاثرہ علاقوں میں جا کر متاثرین اور ان کے اہل خانہ سے بات کررہے ہیں، لیکن سرحد کے دوسری جانب تبت میں صورتحال بالکل مختلف ہے۔ غیر ملکی صحافیوں کو علاقے تک آزادانہ رسائی حاصل نہیں، جبکہ چینی سرکاری میڈیا کی کوریج میں زیادہ توجہ امدادی اور ریسکیو سرگرمیوں پر مرکوز رکھی گئی ہے۔ چینی حکام نے سوشل میڈیا پر ہلاکتوں اور لاپتہ افراد سے متعلق غیر سرکاری اعداد و شمار شیئر کرنے والوں کے خلاف بھی کارروائی کی۔ رپورٹ کے مطابق کم از کم دس ایسے معاملات سامنے آئے جن میں لوگوں پر مبینہ طور پر غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگایا گیا اور بعض کو انتظامی سزائیں دی گئیں۔ تبت میں سوشل میڈیا انفلوئنسرز کو بھی متاثرہ علاقوں میں جانے یا غیر مصدقہ معلومات پھیلانے سے گریز کرنے کی ہدایات جاری کی گئی ہیں۔ چینی سرکاری میڈیا سے وابستہ صحافیوں کو بھی متاثرین اور ان کے اہل خانہ کے انٹرویوز سے روکنے کی اطلاعات ہیں۔ چین نے سنسر شپ اور معلومات چھپانے کے الزامات مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ آفت سے متعلق معلومات عوامی، شفاف اور بروقت جاری کی جارہی ہیں اور ریسکیو و امدادی کارروائیاں منظم انداز میں جاری ہیں۔ تاہم نیپال سے بڑے پیمانے پر سامنے آنے والی تصاویر، ویڈیوز اور متاثرین کے بیانات کے مقابلے میں تبت سے آزاد معلومات کی محدود دستیابی نے چین کی اطلاعاتی پالیسی اور آفت کی اصل شدت کے بارے میں نئے سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ جب کہ نیپال میں تباہ کن سیلاب کے بعد تبتی حقوق کے کارکنوں نے چین سے سرحد پار تبت کی صورتحال کے بارے میں مکمل شفافیت کا مطالبہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ چینی حکام متاثرہ علاقوں سے معلومات کے آزادانہ بہاؤ کو محدود کررہے ہیں۔ کارکنوں کا کہنا ہے کہ سیلاب اور اس سے جڑے واقعات کے اثرات صرف نیپال تک محدود نہیں رہے بلکہ تبت کے سرحدی علاقوں میں بھی بڑے پیمانے پر نقصان کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ تاہم وہاں آزاد صحافیوں اور بین الاقوامی مبصرین کی محدود رسائی کے باعث نقصان، ہلاکتوں اور لاپتہ افراد کی حقیقی تعداد کے بارے میں واضح تصویر سامنے نہیں آرہی۔ تبتی کارکنوں نے الزام لگایا کہ سوشل میڈیا پر سیلاب کی تباہی دکھانے والی بعض تصاویر اور ویڈیوز کو حذف کیا گیا، جبکہ مقامی افراد کو غیر سرکاری معلومات شیئر کرنے سے روکنے کے لیے سخت نگرانی کی جارہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ چین متاثرہ تبتی علاقوں تک آزاد میڈیا اور بین الاقوامی امدادی و انسانی حقوق کی تنظیموں کو رسائی دے تاکہ آفت کے حقیقی پیمانے کا آزادانہ جائزہ لیا جا سکے۔ کارکنوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ تبت میں بڑے پیمانے پر بنیادی ڈھانچے کی تعمیر، پہاڑی علاقوں میں ترقیاتی سرگرمیوں اور ماحولیاتی تبدیلیوں نے اس قدرتی آفت کے اثرات کو کس حد تک بڑھایا۔

بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیوں کے خلاف سخت اور متاثرین دوست قانون بنانے کا مطالبہ

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں جبری گمشدگیوں کے متاثرین اور انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ جبری گمشدگیوں کے خلاف ایک مضبوط اور متاثرین دوست قانون بنایا جائے اور ایسے واقعات کی تحقیقات کے لیے سکیورٹی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے کنٹرول سے آزاد تحقیقاتی نظام قائم کیا جائے۔ یہ مطالبات جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر ڈھاکہ میں نکالے گئے مارچ کے دوران سامنے آئے۔ مارچ بنگلا موٹر سے شروع ہو کر قومی پارلیمنٹ کے سامنے اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں جبری گمشدگی کا سامنا کرنے والے افراد سمیت مختلف سیاسی رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ بعد ازاں ایک وفد نے پارلیمنٹ کے اسپیکر کو 14 نکاتی یادداشت پیش کی۔ مطالبات میں گزشتہ 15 برس کے جبری گمشدگی کے مقدمات کا دوبارہ جائزہ، خفیہ حراستی مراکز کی تحقیقات اور ذمہ دار افراد کا ان کے عہدے، سیاسی شناخت یا ریاستی حیثیت سے قطع نظر احتساب شامل ہے۔ کمیٹی نے خفیہ حراستی مرکز ’آئینہ گھر‘ سمیت دیگر مبینہ حراستی مراکز کی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔

چینی میزائل تجربے پر آسٹریلیا اور پلاؤ کا سخت ردعمل

بحرالکاہل ممالک سے مشترکہ مذمت کا مطالبہ

پلاؤ: آسٹریلیا اور پلاؤ نے بحرالکاہل کے ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ خطے میں چین کے حالیہ بیلسٹک میزائل تجربے کی باضابطہ اور واضح مذمت کریں۔ یہ معاملہ بحرالکاہل جزائر فورم کے سربراہی اجلاس میں اہم موضوع بن گیا ہے۔ چین کی پیپلز لبریشن آرمی نیوی کی ایک آبدوز نے جولائی میں جنوبی بحیرہ چین سے ایک بیلسٹک میزائل داغا تھا، جس میں فرضی وار ہیڈ نصب تھا۔ میزائل نے سات ہزار کلومیٹر سے زیادہ کا فاصلہ طے کیا اور بحرالکاہل میں تووالو کے خصوصی اقتصادی زون کے قریب جا گرا۔ اس تجربے پر خطے کے متعدد ممالک نے شدید تشویش ظاہر کی تھی۔ آسٹریلوی وزیراعظم انتھونی البانیزی نے کہا کہ چین نے میزائل تجربے کے بارے میں انتہائی محدود پیشگی اطلاع دی اور بحرالکاہل کے چھوٹے ممالک کے تحفظات اور خودمختاری کا مناسب احترام نہیں کیا۔ ان کے مطابق امریکی میزائل تجربات سے اس کا موازنہ درست نہیں کیونکہ امریکہ مارشل آئی لینڈز کے ساتھ باقاعدہ معاہدے کے تحت پیشگی اطلاع دیتا ہے۔ پلاؤ کے صدر سورانگل وِپس جونیئر نے بھی بحرالکاہل ممالک سے متحد موقف اپنانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ خطے کے ممالک کے گھروں اور سمندری حدود کو میزائل تجربات سے خطرے میں نہیں ڈالا جانا چاہیے۔ تاہم مشترکہ مذمتی بیان پر اتفاق رائے پیدا کرنا مشکل دکھائی دے رہا ہے۔ کریباتی اور ناؤرو اس سے قبل چین کو الگ سے نشانہ بنانے کی مخالفت کر چکے ہیں۔ کریباتی کا مؤقف ہے کہ اگر چین کے میزائل تجربات پر اعتراض کیا جاتا ہے تو امریکہ کے خطے میں کیے جانے والے تجربات پر بھی اسی معیار سے سوال اٹھنا چاہیے۔ چین نے ان اعتراضات کو مسترد کرتے ہوئے پلاؤ کی جانب سے لگائے گئے الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ بحرالکاہل کے رہنماؤں کے درمیان اس معاملے پر جاری مذاکرات سے یہ واضح ہوگا کہ آیا فورم چین کے میزائل تجربے کے خلاف متفقہ اور سخت بیان جاری کر پاتا ہے یا رکن ممالک کے اختلافات کے باعث نرم مؤقف اختیار کیا جاتا ہے۔ آسٹریلیا اور پلاؤ نے بحرالکاہل کے جزائر پر زور دیا ہے کہ وہ خطے میں چین کے حالیہ بین البراعظمی یا اسٹریٹجک بیلسٹک میزائل تجربے کی باضابطہ اور واضح مذمت کریں۔ یہ معاملہ بحرالکاہل جزائر فورم کے سربراہی اجلاس میں ایک اہم موضوع بن کر سامنے آیا ہے جہاں دونوں ممالک نے چینی اقدامات پر سخت تحفظات کا اظہار کیا ہے۔

افغانستان کے سفارتی تعلقات میں پچھلے سال میں توسیع ہوئی: مجاہد

انسداد منشیات کے شعبے میں منشیات کی کاشت، پیداوار اور اسمگلنگ کے خلاف 46 ہزار سے زائد آپریشن کیے گئے

کابل: امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے آج ایک ملاقات کے دوران خارجہ پالیسی، دفاع، انسداد منشیات اور جیل کے امور کے شعبوں میں چار سرکاری اداروں کی ایک سالہ سرگرمیوں کا خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے روس کی جانب سے امارت اسلامیہ کو تسلیم کرنے، سرکاری اہلکاروں کے 90 سے زائد غیر ملکی دوروں اور بیرون ملک افغانستان کے سفارتی مشنوں کے آپریشن کو خارجہ پالیسی میں اہم کامیابیوں کے طور پر بتایا۔ انہوں نے مزید کہا کہ گزشتہ ایک سال کے دوران افغانستان کے تعلقات بالخصوص اقتصادی شعبے میں روس، ایران، بھارت اور ازبکستان کے ساتھ بڑھے ہیں۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا 1447 ہجری (قمری سال) میں، امارت اسلامیہ افغانستان کے تین سیاسی اور قونصلر مشن بیرون ملک کام کرنے لگے: کویت اور برلن میں افغانستان کے سفارت خانوں کے ساتھ ساتھ بون، جرمنی میں افغانستان کے قونصلیٹ جنرل نے بھی اپنی کارروائیاں شروع کیں۔ دفاعی شعبے میں وزارت دفاع کی فورسز کی کارروائیوں کے دوران تقریباً 900,2 ہلکے اور بھاری ہتھیاروں اور 2,500 سے زائد گولہ بارود کو برآمد اور ضبط کیا گیا۔ اسی عرصے کے دوران 20,000 سے زائد افراد کو فوج کے تعلیمی اور تربیتی مراکز میں بھرتی کیا گیا، جب کہ تقریباً 20,000 دیگر افراد نے پیشہ ورانہ اور خصوصی تربیتی کورسز مکمل کیے۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان نے کہا کہ ملک کی وزارت دفاع نے دفاع اور سیکورٹی کے شعبے کو مضبوط بنانے کی کوشش میں، اپنے تنظیمی ڈھانچے کا جائزہ لیا ہے، اس کے ڈھانچے، پالیسیوں اور طریقہ کار کو موجودہ ضروریات کے مطابق ایڈجسٹ کیا ہے، اور سیکورٹی خطرات اور اسمگلنگ کو روکنے کے لیے ڈیوٹی لائن کے ساتھ خصوصی یونٹس قائم کیے ہیں اور ان کو تقویت دی ہے۔ انسداد منشیات کے شعبے میں منشیات کی کاشت، پیداوار اور اسمگلنگ کے خلاف 46 ہزار سے زائد آپریشن کیے گئے اور منشیات سے متعلق جرائم کے سلسلے میں 13 ہزار سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا۔ اس کے علاوہ، 500 سے زائد منشیات کی پیداوار کی سہولیات اور سائنس کو تباہ کیا گیا، اور 33000 منشیات کے عادی افراد کو پکڑا گیا۔ ذبیح اللہ مجاہد نے مزید کہا: اسی سال کمیونٹی پولیسنگ پروگرام کے تحت، عوام اور پولیس کے درمیان تعاون کو بہتر بنانے کے لیے ملک بھر میں 543,1 مشاورتی اور عوامی آگاہی کے اجلاس منعقد کیے گئے۔ جیل کے شعبے میں، 000,28 سے زائد قیدیوں نے جدید علوم کی تعلیم حاصل کی جبکہ 4,000 سے زائد دیگر نے پیشہ ورانہ تربیت حاصل کی۔

امریکی حملوں کا ایران نے سخت جواب دیا، حالات پھر کشیدہ

آبنائے ہرمز اور اندرون ایران امریکہ نے کئی مقامات پر بمباری کی۔ ایران نے کویت، بحرین، اردن اور عراق میں امریکی اڈوں کو نشانہ بنایا۔

ایران کی مسلح افواج نے ملک کے مختلف مقامات پر کئے جانے والے امریکی حملوں کے جواب میں کویت، بحرین، اردن اور عراق میں موجود امریکی ٹھکانوں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایران کی اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) نے بدھ کے روز یہ اطلاع دی۔ آئی آر جی سی کے مطابق اس کی مسلح افواج نے میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے کویت کے علی السالم ایئر بیس میں امریکی کمان کے ہیڈ کوارٹر اور دیگر ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ اسکے علاوہ اردن، عراق کے اربیل اور بحرین میں موجود امریکی ٹھکانوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ آئی آر جی سی نے دعویٰ کیا کہ ان حملوں میں متعدد افراد ہلاک ہوئے۔ قبل ازیں نیم سرکاری تسنیم نیوز ایجنسی نے کوہستک کے علاوہ مزید کئی ساحلی شہروں میں بھی دھماکوں کی اطلاع دی جن میں کنارک، بندر عباس، جاسک، عسلویہ اور اہواز کے علاوہ جزیرہ قشم بھی شامل ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق منگل کو ہونے والے امریکی حملوں میں مجموعی طور پر ۱۹ افراد شہید ہوئے ہیں۔ آئی آر جی سی نے ایک بیان میں کہا کہ ان جرائم کے جواب میں آئی آر جی سی فضائیہ کے بہادر جوانوں نے اردن میں میرین کے گیریژن کیمپ ٹئن پر بھاری بیلسٹک میزائلوں سے حملہ کیا۔ آئی آر جی سی کا دعویٰ ہے کہ اس حملے میں بڑی تعداد میں امریکی فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جبکہ بنیادی ڈھانچے اور فوجی ہیلی کاپٹروں کو بھی نقصان پہنچا۔ اس دوران اردن کی مسلح افواج نے کہا کہ اردن کے فضائی دفاعی نظام نے ۱۰ بیلسٹک میزائلوں کو روکا جن میں سے ۳ ملک کی حدود کے اندر گرے۔ مسلح افواج نے ایک بیان میں کہا کہ اردن کے فضائی دفاعی نظام نے ملک کی فضائی حدود میں داخل ہونے والے ۱۳ بیلسٹک میزائلوں کے حملے کو روک دیا۔ ایرانی فوج کے خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈ کوارٹرز کے ترجمان ابراہیم ذوالفقاری نے امریکہ کے ایران پر حملوں پر ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ دشمن کے پشیمان ہونے تک ایران اپنی کارروائی جاری رکھے گا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق ترجمان خاتم الانبیا سینٹرل ہیڈ کوارٹرز ابراہیم ذوالفقاری کا کہنا تھا کہ جنوبی ایران میں امریکی فضائی حملوں میں متعدد بے گناہ شہری شہید ہو گئے۔ ایرانی مسلح افواج نے خطے میں امریکی اڈوں کیخلاف میزائل اور ڈرون حملے کیے، حملوں سے دشمن کے بنیادی ڈھانچے، تنصیبات اور اسلحے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا کہ امریکی حملوں کے جواب میں دندان شکن کارروائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دشمن پشیمان نہیں ہو جاتا۔ امریکی صدر ٹرمپ نے بدھ کے روز ایران کو فوری طور پر مذاکرات کی میز پر واپس لانے کی کسی بھی کوشش کو خارج از امکان قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ امریکہ کی موجودہ پوزیشن کو ترجیح دیتے ہیں، جہاں واشنگٹن کا دعویٰ ہے کہ اسے تزویراتی اہمیت کی حامل آبنائے ہرمز پر تقریباً مکمل کنٹرول حاصل ہے جبکہ ایران کی معیشت مکمل طور پر تباہی کے قریب ہے۔ دونوں جانب سے فائرنگ کے دوبارہ تبادلے نے یہ امیدیں ختم کردی ہیں کہ حالیہ کشیدگی کو محدود رکھا جاسکے گا۔

امریکی قانون سازوں نے چین کے برتھ ٹورازم کو نشانہ بنایا

واشنگٹن ڈی سی: امریکی قانون سازوں نے بدھ کے روز پیدائشی حق شہریت پر سماعت کے دوران دوسری بار چین اور پیدائشی سیاحت (برتھ

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً یرموک کی جنگ ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۴ ستمبر۔ ۲۰۲۶

ذات پات کی سیاست

کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کے دورہ اترکھنڈ ہلدوانی کے بعد وہاں شدھی کرن کی جو رسم ادا کی گئی ہے اس نے ایک بار پھر سے ملک میں چھوت چھات کے مسئلہ کو اجاگر کر دیا ہے۔ ایک ایسے وقت میں جب ہم اکیسویں صدی کی بھی ڈھائی دہائیاں پوری کر چکے ہیں اور دنیا چاند پر پہونچ رہی ہے اور ترقی کی منزلیں طئے کرتی جا رہی ہے ہم اب بھی ذات پات اور چھوت جیسی رسومات کا شکار بنے ہوئے ہیں۔ ایک طویل عرصہ سے یہ تاثر عام ہو رہا تھا کہ ملک میں چھوت چھات کا مسئلہ ختم ہو گیا ہے اور ذات پات کی سیاست بتدریج دم توڑنے لگے گی تاہم ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی اور اس کی ہم قبیل تنظیمیں اس روایت کو زندہ رکھنا چاہتی ہیں اور وہ نہیں چاہتیں کہ ہندوستان نفرت کی سیاست، ہندو۔ مسلم منافرت اور ذات پات کے مسائل سے اوپر اٹھے اور سماج و معاشرہ میں یکسانیت کو فروغ حاصل ہو۔ ملک میں ذات پات اور چھوت چھات کی بیماری نے ایک طویل عرصہ تک اپنا دبدبہ بنائے رکھا تھا۔ بڑھتے شعور کے ساتھ اس دیرینہ اور فرسودہ روش کو ترک کیا جا رہا تھا لیکن اب اچانک ایسا لگتنے لگا ہے کہ یہ بیماری ابھی جڑ سے ختم نہیں ہوئی ہے اور اس کے جراثیم اب بھی کئی لوگوں اور تنظیموں کے ذہنوں میں موجود ہیں۔ ملکارجن کھرگے نے گذشتہ ماہ اترکھنڈ کے ہلدوانی کا دورہ کیا۔ وہاں انہوں نے ایک پروگرام میں شرکت کی۔ ان کی واپسی کے بعد کچھ ہندو تنظیموں کی جانب سے اس مقام کو پاک کرنے پوجا کی گئی۔ یہ ہندوستان کو ذات پات کے اندھیروں میں ڈھکیلنے کی کوشش ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہم اب بھی اس بیماری سے چھٹکارہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے ہیں اور پسماندہ طبقات کے ساتھ بھید بھاؤ کا سلسلہ جاری ہے۔ ویسے تو یکا دوکا واقعات اکثر و بیشتر پیش آتے رہتے ہیں لیکن اگر کانگریس جیسی قومی جماعت کے صدر کے ساتھ بھی اس طرح کا بھید بھاؤ ہوتا ہے تو اس سے مسئلہ کی سنگینی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ واقعہ سارے ملک اور سماج کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہونا چاہئے۔

کچھ مٹھی بھر افراد کی جانب سے یہ حرکت کی گئی ہے لیکن اس سے اس ذہنیت کا پتہ ضرور چل جاتا ہے جو اب بھی برقرار ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ایسی اوچھی حرکت کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرنے کی بجائے بی جے پی اور اس کے قائدین کی جانب سے اس کی شکایت کرنے والوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور ان پر تنقیدیں کی جا رہی ہیں۔ بی جے پی کے قائدین اس حرکت کو چھوت چھات یا ذات پات کا بھید بھاؤ قرار دینے سے بھی انکار کر رہے ہیں۔ یہ بی جے پی کی مخالف دلت ذہنیت کی عکاسی کرنے والا مسئلہ ہے۔ بی جے پی ہو یا کوئی اور جماعت ہو سبھی کو ذات پات کی سیاست کو ترک کرنے کی ضرورت ہے اور بھید بھاؤ کا جو سلسلہ برقرار ہے اس کو ختم کرنے کا عزم کرنا چاہئے۔ بھید بھاؤ میں یقین رکھنے والے عناصر کی حوصلہ شکنی کی جانی چاہئے اور ان کے خلاف کارروائی کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ کانگریس کے قومی صدر کے ساتھ ہوا ہے اس لئے بی جے پی اس پر کسی طرح کی کارروائی کرنا نہیں چاہتی۔ حد تو یہ ہے کہ اس مسئلہ پر کارروائی کا مطالبہ کرنے والے قائد اپوزیشن راہول گاندھی کے خلاف ہی اترکھنڈ کی بی جے پی حکومت نے ایف آئی آر کر دیا ہے۔ اس طرح کے ایف آئی آر مضحکہ خیز کہے جا سکتے ہیں جبکہ اصل میں ایف آئی آر ان بیمار ذہنیت والے عناصر کے خلاف کیا جانا چاہئے تھا جنہوں نے چھوت چھات کی رسم کو ہوا دی ہے۔

ویسے بھی ملک میں پسماندہ طبقات اکثر و بیشتر یہ شکایت کرتے ہیں کہ ان کے خلاف بھید بھاؤ کا سلسلہ جاری ہے تاہم اعلیٰ ترین سطح پر بھی اس طرح کے واقعات کا پیش آنا تشویش کا باعث کہا جا سکتا ہے۔ بی جے پی کو اس مسئلہ پر سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچنے کی ضرورت ہے۔ ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی اگر نہیں کی گئی تو یہ ملک اور معاشرہ کیلئے منفی مثال قائم کرنے کے مترادف ہوگا۔ اس مسئلہ پر بی جے پی کو سخت گیر موقف اختیار کرتے ہوئے ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔

ٹیچرز ڈے جشن سے زیادہ احتساب کی ضرورت

تاریخی طور پر تعلیمی ادارے انسان سازی کے مقدس مراکز ہوا کرتے تھے، جہاں سے صاحب کردار، دیانت دار اور انسانیت کے درد سے سرشار رجالِ کار تیار ہو کر نکلتے تھے۔ مگر موجودہ عہد میں مادہ پرستی کے طوفان نے نظامِ تعلیم کے پورے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مولانا ندیم الواجدی رحمۃ علیہ اس زوال کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اسکولوں اور کالجوں کا حال بڑا خراب ہے۔ اب تعلیم خدمت سے زیادہ تجارت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ایک مہذب معاشرے میں تجارت بھی اعلیٰ قدروں سے مبرا نہیں ہوتی، لیکن کالجوں میں تعلیم و تعلم کی صورت میں جو تجارت آج کل مروج ہے وہ ہر طرح کی قید و بند سے آزاد ہے۔ طلبہ اور اساتذہ دونوں پر مادیت غالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تعلیمی ادارے اب تعلیم میں کم اور دوسری چیزوں میں زیادہ مشغول ہیں۔ مار دھاڑ، قتل و غارت گری، بلڑبازی، ہنگامہ آرائی، ریگنگ، تعلیمی مقاطعہ اور گھیراؤ یہ سب وہ عنوانات ہیں جو ہماری تعلیم گاہوں کی پیشانی پر جلی قلم سے لکھے جا رہے ہیں۔ کبھی ان اداروں میں تہذیب سکھلائی جاتی تھی، اب بے شرمی کا سبق دیا جا رہا ہے۔ اس تبدیلی کی بڑی ذمہ داری ان اساتذہ پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنے منصب کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا اور خود بھی ان تجارت گاہوں کا حصہ بن گئے۔ اس اخلاقی گراوٹ کا سب سے بھیانک اور لرزہ خیز پہلو وہ ہے جب تعلیمی اداروں میں معصوم ذہنوں کے اندر مذہب، ذات پات اور لسانی بنیادوں پر منافرت اور تعصب کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ریاست اتر پردیش (مظفر نگر) کے ایک اسکول کا دل دہلا دینے والا واقعہ منظر عام پر آیا، جہاں ایک نام نہاد ٹیچر نے تعصب کی انتہا کرتے ہوئے کلاس کے دیگر معصوم بچوں سے ایک اقلیتی طالب علم کو باری باری تھپڑ لگوائے اور توہین آمیز کلمات کہے۔ یہ واقعہ محض ایک استاد کی انفرادی پستی نہیں بلکہ پورے تعلیمی نظام کے ضمیر پر ایک گہرا طمانچہ ہے۔ جب وہ ہستی جس کو معاشرے میں روحانی والدین کا درجہ حاصل تھا، خود بچوں کے درمیان نفرت اور تقسیم کی دیواریں کھڑی کرنے لگے، تو پھر ایک مہذب، باوقار اور پرامن معاشرے کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ موجودہ دور کے اس گھمبیر تعلیمی و اخلاقی بحران کے تناظر میں یہ سوال شدت سے پیدا ہوتا ہے کہ کیا 5 ستمبر کا دن صرف چند روایتی تقریبات، سوشل میڈیا کے رسمی تہنیتی پیغامات اور گلدستے تقسیم کرنے تک محدود رہنا چاہیے؟ ہرگز نہیں!

محمد ہاشم القاسمی

انسانی تاریخ کے ہر موڑ پر تہذیبوں کا عروج و زوال علم اور تربیت کے نظام سے وابستہ رہا ہے۔ تعلیم محض حروف شناسی یا معاشی ضرورت پورا کرنے کا ذریعہ نہیں، بلکہ یہ روح کی بیداری، ذہن کی وسعت اور اخلاقی بنیادوں پر انسانی وجود کی تعمیر کا نام ہے۔ اس سارے عمل کا مرکز و محور معلم ہے۔ معلم انسانی فکر کی بنجر زمین کو سیراب کر کے اسے ایک باثمر گلشن میں بدلنے والا مالی ہے۔ فلسفۂ تعلیم میں استاد کی حیثیت ایک مجرد مفکر کی نہیں بلکہ ایک عملی رہبر کی ہوتی ہے۔ دنیا کے عظیم مفکرین نے استاد کے کردار کو ہمیشہ معاشرتی اصلاح کی اساس قرار دیا ہے۔ مہاتما گاندھی کا نظریہ: گاندھی جی کی نظر میں معلم محض معلومات منتقل کرنے والا نہیں ہوتا۔ انہوں نے واضح طور پر کہا تھا کہ: 'اساتذہ کے اندر بہت سی خوبیوں کا ہونا بے حد ضروری ہے، مگر سب سے بڑھ کر ان کا اچھے اخلاق و کردار کا حامل ہونا چاہیے تاکہ وہ سماج میں اچھائیاں اور پاکیزگی پیدا کر سکیں۔ ڈاکٹر محمد مسعود عالم قاسمی نے استاد اور طالب علم کے باہمی تعلق کی نفسیاتی گہرائی کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: 'اساتذہ طلباء کے لیے آئینہ ہوتے ہیں۔ طلباء محض کلاس کے لیکچر، منہ کے الفاظ اور بلیک بورڈ کی تحریر کو ہی نہیں پڑھتے، بلکہ اساتذہ کی نقل و حرکت، عادات و اطوار اور رویہ و رجحانات کا بھی گہرا اثر لیتے ہیں۔ اس لیے اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے اپنا بھی جائزہ لیں، جن مقاصد اور اقدار کو وہ بچوں میں منتقل کرنا چاہتے ہیں، پہلے ان کو اپنے وجود میں تلاش کریں تبھی وہ مخلص اور سچے اساتذہ کا کردار ادا کر سکتے ہیں اور سماج کو اپنی صلاحیت سے فائدہ پہنچا سکتے ہیں؛ بچوں میں اسی چیز کا انعکاس ہوگا جو اساتذہ میں موجود ہوگی۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک معلم نے خود شناسی اور خدا شناسی کا نمونہ پیش کیا، اس کے شاگردوں نے دنیا کی امامت و قیادت کی اور معاشروں کو عدل و انصاف سے بھر دیا۔ یوم اساتذہ کا تاریخی پس منظر اور ارتقاء معلم کی عظمت اور اس کے معاشرتی کردار کے اعتراف میں دنیا بھر میں مخصوص ایام منائے جاتے ہیں۔ ہندوستان اور عالمی سطح پر ان ایام کا پس منظر علمی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ ہندوستان میں ہر سال 5 ستمبر کو یوم اساتذہ منایا جاتا ہے۔ اس روایت کی بنیاد ملک کے دوسرے صدر جمہوریہ ممتاز فلسفی اور عظیم مدبر ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی یوم پیدائش ہے۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن 5 ستمبر 1888ء کو مدراس کے قریب تھیرو تانی (آندھرا پردیش اور تمل ناڈو کی سرحد) کے ایک تیلگو برہمن خانوادے میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد سروپلی ویرا سوامی اور والدہ سیتاما تھیں۔ ان کے والد فلسفے کے طالب علم تھے اور ان کے کتب خانے نے نوخیز رادھا کرشنن کو مطالعے کا شوق بخشا۔ انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم تروتانی کے بورڈ ہائی اسکول سے حاصل کی اور بعد ازاں فلسفے کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنایا۔ انہوں نے اپنی زندگی کے تقریباً 40 سال درس و تدریس کے لیے وقف کیے۔ وہ کلکتہ یونیورسٹی اور برطانیہ کی معروف آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے۔ ان کی علمی قابلیت اور تصنیفی خدمات کے اعتراف میں ہندوستان کی آزادی کے بعد انہیں ملک کے سب سے بڑے شہری اعزاز بھارت رتن سے نوازا گیا۔ 1962ء میں جب وہ صدر جمہوریہ کے منصب پر فائز ہوئے، تو ان کے تلامذہ نے ان کی سالگرہ منانے کی خواہش ظاہر کی۔ ڈاکٹر رادھا کرشنن نے جواب دیا کہ 'میری سالگرہ کو منانے کے بجائے اگر 5 ستمبر کا دن پورے ملک کے اساتذہ کی خدمات کے اعتراف کے لیے وقف کر دیا جائے، تو یہ میرے لیے سب سے بڑا اعزاز ہوگا'۔ اسی کے بعد سے پورے ملک میں 5 ستمبر کو یوم اساتذہ منانے کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ جبکہ عالمی سطح پر یونیسکو (UNESCO) اور انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن (ILO) کے تحت ہر سال 5 اکتوبر کو عالمی یومِ اساتذہ (World Teachers' Day) منایا جاتا ہے۔ اس کا آغاز 1994ء میں ہوا تاکہ 1966ء کے اس بین الاقوامی معاہدے کی یاد تازہ رکھی جا سکے جس میں اساتذہ کے بنیادی حقوق، فرائض، روزگار کے تحفظ اور پیشہ ورانہ آزادی کے اصول طے کیے گئے تھے۔

اسلامی تعلیمات اور معلم کی حیثیت: اسلام سراپا علم، حکمت اور بصیرت کا دین ہے۔ اسلام نے معلم کو جو تقدس، مقام اور بلندی عطا فرمائی ہے، اس کی مثال دنیا کے کسی دوسرے مذہبی یا فلسفیانہ نظام میں نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں باری تعالیٰ نے اپنی ذات کو کائنات کا پہلا اور حقیقی معلم قرار دیا۔ سورۃ الرحمٰن کی ابتدائی آیات میں صفتِ تخلیق پر صفتِ تعلیم کو مقدم رکھ کر علم و تدریس کی غیر معمولی اہمیت کو واضح کیا گیا: اَلرَّحْمٰنُ، عَلَّمَ الْقُرْآنَ ، خَلَقَ الْإِنْسَانَ ، عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمن: 1-4) مفسرین کے مطابق انسان کی مادی خلقت سے قبل اس کی روحانی غذا یعنی قرآن کی تعلیم کا ذکر کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ علم ہی انسان کی اصل عظمت ہے۔ اسی طرح سورۃ البقرہ میں فرمایا گیا: وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (البقرة: 282) سرکارِ دو عالم ﷺ بحیثیت معلمِ انسانیت: اللہ رب العزت نے انبیاء و رسل کے سلسلے کا مقصد ہی نوعِ انسانی کی تعلیم و تربیت قرار دیا۔ سرورِ کائنات، فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت کے مقاصد کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعة: 2) اس آیت کریمہ میں بعثت کے تین بنیادی ستون بیان کیے گئے ہیں: تلاوتِ آیات۔ تزکیۂ نفس۔ تعلیمِ کتاب و حکمت۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ان مقاصد کو اپنی زبانِ مبارک سے یوں سمیٹ کر بیان فرمایا: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا (ابن ماجہ: 1/265، رقم الحدیث: 225) "مجھے معلم بنا کر ہی مبعوث کیا گیا ہے۔ اسلام استاد کے احترام کو کسی ایک مخصوص دن کا پابند نہیں کرتا بلکہ پوری زندگی ان کی اطاعت، توقیر اور قدردانی کا حکم دیتا ہے۔ یونانی فاتح سکندرِ اعظم نے بھی اسی ابدی سچائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا: میں زمین پر اترنے اور زندگی پانے کے لیے اپنے والدین کا شکر گزار ہوں، مگر ایک باعزت اور شاندار زندگی گزارنے کے لیے اپنے استاد کا احسان مند ہوں۔

معلم کی ذمہ داری صرف کتابی معلومات منتقل کرنے تک محدود نہیں ہوتی بلکہ وہ ایک معمار کی طرح شخصیت کے ہر پہلو کو تراشتا ہے۔ تدریسی عمل کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ استاد خود کتنی جامع اور متوازن خصوصیات کا حامل ہے۔ پروفیسر انعام اللہ خاں شیروانی نے اساتذہ کے اوصاف کا نہایت جامع تجزیہ کرتے ہوئے انہیں دو بنیادی حصوں میں تقسیم کیا ہے: (۱) عام اوصاف (شخصیتی و اخلاقی کمالات): اس میں استاد کا اعلیٰ سیرت و کردار، احساسِ ذمہ داری، فرض شناسی، بے لوث لگن، مردم شناسی، معاملہ فہمی، بروقت قوتِ فیصلہ، خوش اخلاقی، بردباری، صبر و استقلال، ایثار اور طلبہ کے تئیں گہری ہمدردی شامل ہیں۔ اگر استاد باکردار اور صابر نہ ہو تو وہ طلبہ کے لیے رول ماڈل نہیں بن سکتا۔ (۲) خاص اوصاف (پیشہ ورانہ و علمی مہارتیں): اس سے مراد استاد کی علمی لیاقت، زبان و بیان پر مکمل دسترس، تدریسی تجربہ و مہارت، کتب بینی اور مطالعہ و مشاہدہ کی عادت، اطفال کی نفسیات سے گہری واقفیت، متاثر کن اندازِ بیان اور وقت کے تقاضوں کے مطابق خود کو اپ ڈیٹ رکھنے کا ذوق ہے۔

تعلیم و تربیت کا عمل دراصل بچے کی پیدائش اور گھریلو ماحول سے شروع ہوتا ہے جہاں والدین ابتدائی نقوش ثبت کرتے ہیں۔ تاہم جب بچہ 6 سال سے 14 سال کے مرحلے میں داخل ہوتا ہے تو یہ اس کی زندگی کا سب سے حساس، نازک اور فیصلہ کن دور ہوتا ہے: اس عمر میں بچوں کا حافظہ غیر معمولی تیز ہوتا ہے اور ان کے اندر تلاش و جستجو کا مادہ عروج پر ہوتا ہے۔ وہ اپنے ماحول اور خصوصاً اساتذہ کے حرکات و سکنات، بول چال اور رویوں کو تیزی سے جذب کرتے ہیں۔ اگر اس مرحلے پر ان کی مناسب فکری و اخلاقی نگرانی نہ کی جائے تو وہ غلط راستوں پر بھٹک سکتے ہیں۔ استاد کا اولین کام بچے کے دل میں حصولِ علم کی سچی پیاس جگانا ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ بچے کا روحانی مربی اور ناصح بھی ہوتا ہے۔ ایک باضمیر معلم اپنے شاگرد کو ایسا شعور بخشتا ہے جس سے وہ حق و باطل، اچھے اور برے میں تمیز کر سکے، حالات کے نت نئے چیلنجز کا مردانہ وار مقابلہ کر سکے اور خود شناس و خدا شناس بن کر دونوں جہانوں میں سرخرو ہو سکے۔

تاریخی طور پر تعلیمی ادارے انسان سازی کے مقدس مراکز ہوا کرتے تھے، جہاں سے صاحب کردار، دیانت دار اور انسانیت کے درد سے سرشار رجالِ کار تیار ہو کر نکلتے تھے۔ مگر موجودہ عہد میں مادہ پرستی کے طوفان نے نظامِ تعلیم کے پورے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ مولانا ندیم الواجدی رحمۃ علیہ اس زوال کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: اسکولوں اور کالجوں کا حال بڑا خراب ہے۔ اب تعلیم خدمت سے زیادہ تجارت کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ ایک مہذب معاشرے میں تجارت بھی اعلیٰ قدروں سے مبرا نہیں ہوتی، لیکن کالجوں میں تعلیم و تعلم کی صورت میں جو تجارت آج کل مروج ہے وہ ہر طرح کی قید و بند سے آزاد ہے۔ طلبہ اور اساتذہ دونوں پر مادیت غالب ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تعلیمی ادارے اب تعلیم میں کم اور دوسری چیزوں میں زیادہ مشغول ہیں۔ مار دھاڑ، قتل و غارت گری، بلڑبازی، ہنگامہ آرائی، ریگنگ، تعلیمی مقاطعہ اور گھیراؤ یہ سب وہ عنوانات ہیں جو ہماری تعلیم گاہوں کی پیشانی پر جلی قلم سے لکھے جا رہے ہیں۔ کبھی ان اداروں میں تہذیب سکھلائی جاتی تھی، اب بے شرمی کا سبق دیا جا رہا ہے۔ اس تبدیلی کی بڑی ذمہ داری ان اساتذہ پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے اپنے منصب کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا اور خود بھی ان تجارت گاہوں کا حصہ بن گئے۔ اس اخلاقی گراوٹ کا سب سے بھیانک اور لرزہ خیز پہلو وہ ہے جب تعلیمی اداروں میں معصوم ذہنوں کے اندر مذہب، ذات پات اور لسانی بنیادوں پر منافرت اور تعصب کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ حالیہ برسوں میں ریاست اتر پردیش (مظفر نگر) کے ایک اسکول کا دل دہلا دینے والا واقعہ منظر عام پر آیا، جہاں ایک نام نہاد ٹیچر نے تعصب کی انتہا کرتے ہوئے کلاس کے دیگر معصوم بچوں سے ایک اقلیتی طالب علم کو باری باری تھپڑ لگوائے اور توہین آمیز کلمات کہے۔ یہ واقعہ محض ایک استاد کی انفرادی پستی نہیں بلکہ پورے تعلیمی نظام کے ضمیر پر ایک گہرا طمانچہ ہے۔ جب وہ ہستی جس کو معاشرے میں روحانی والدین کا درجہ حاصل تھا، خود بچوں کے درمیان نفرت اور تقسیم کی دیواریں کھڑی کرنے لگے، تو پھر ایک مہذب، باوقار اور پرامن معاشرے کی امید کیسے کی جا سکتی ہے؟ موجودہ دور کے اس گھمبیر تعلیمی و اخلاقی بحران کے تناظر میں یہ سوال شدت سے پیدا ہوتا ہے کہ کیا 5 ستمبر کا دن صرف چند روایتی تقریبات، سوشل میڈیا کے رسمی تہنیتی پیغامات اور گلدستے تقسیم کرنے تک محدود رہنا چاہیے؟ ہرگز نہیں!

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

نیپال سے ہندوستان کی طرف تباہی کی پیش قدمی

قدرت کے عذاب اور سیلاب کے پانی کو کسی سرحد، باڑ، پاسپورٹ یا ویزے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب نیپال کے اونچے پہاڑوں پر تیز بارش ہوتی ہے تو اس سے ہونے والی تباہی صرف نیپال تک نہیں رہتی۔ یہ بپھرا ہوا پانی سرحد پار کر کے ہندوستان کے علاقوں، خاص طور پر بہار اور اتر پردیش میں بھی داخل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک کڑوی حقیقت ہے کہ جب نیپال میں بادل برستے ہیں، تو اس کے نتیجے میں ہندوستان کے غریب کسانوں کے گھر اور کھیت ڈوب جاتے ہیں۔ پانی کا یہ عذاب دونوں ملکوں کے غریب عوام کا ایک مشترکہ دکھ ہے۔ ہوتا کچھ یوں ہے کہ ہندوستان کے شمالی علاقوں میں بہنے والی کئی بڑی ندیاں، جیسے کوسی، گنڈک اور باگمتی، نیپال کے پہاڑوں سے نکل کر ہندوستان میں آتی ہیں۔ جب نیپال میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے تو ان ندیوں میں پانی خطرناک حد تک بڑھ جاتا ہے۔ پھر جب نیپال کے ڈیموں میں پانی سنبھالنے کی جگہ نہیں بچتی، تو مجبوری میں انہیں بیراج (ڈیم) کے دروازے کھولنے پڑتے ہیں۔ جیسے ہی دروازے کھلتے ہیں، پانی کا ایک بہت بڑا اور تیز ریلا پہاڑوں سے نیچے آتا ہے اور ہندوستان کے میدان

ایک بڑی مشکل لاشوں کی شناخت بھی ہے۔ بہت سی لاشیں بری طرح مسخ ہو چکی ہیں اور شناخت کے لیے ڈی این اے نمونے حاصل کیے جا رہے ہیں۔ بعض مقامات پر لاوارث لاشوں کی اجتماعی تدفین بھی کرنا پڑی ہے۔ اس لیے لاپتا افراد کی موجودہ تعداد کو حتمی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ بعض افراد بعد میں زندہ مل سکتے ہیں، جب کہ ملبے سے مزید لاشیں برآمد ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اور حساس کہ کیا چین نیپال کو اس مصیبت سے بچا سکتا تھا؟ چین چونکہ متاثرہ ہمالیائی علاقے کے دوسری جانب موجود ہے، اس لیے یہ سوال اٹھنا فطری ہے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ چین اس تباہی کو مکمل طور پر روک نہیں سکتا تھا۔ اگر گلیشیئر یا پہاڑی چٹان اچانک ٹوٹ جائے تو اس قدرتی عمل کو محض کسی سرحدی ملک کی طاقت سے روکنا ممکن نہیں۔

نیپال کا قیامت خیز سیلاب: قدرت کا قہر یا عذاب

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

26 اگست 2026 کو نیپال کے شمالی سرحدی علاقے میں آنے والے تباہ کن سیلاب نے پورے جنوبی ایشیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ ہمالیہ کی بلند وادیوں سے اٹھنے والی پانی، برف، چٹانوں اور کیچڑ کی ایک خوف ناک لہر نے چند ہی لمحوں میں بستیاں، سڑکیں، پل، بجلی گھر، بازار اور انسانی زندگیاں تہس نہس کر دیں۔ یہ محض ایک معمول کا مون سون سیلاب نہیں تھا بلکہ ہمالیائی خطے میں بدلتے ہوئے موسمی حالات، گلیشیئرز کے عدم استحکام اور قدرتی آفات کے بڑھتے ہوئے خطرے کی ایک انتہائی المناک مثال ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق نیپال میں یکم ستمبر تک ہلاکتوں کی تعداد 1,050 تک پہنچ چکی ہے، جب کہ تقریباً چار ہزار سے زیادہ افراد اب بھی لاپتا ہیں۔ ان میں 583 غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ گیارہ ہزار سے زیادہ افراد کو مختلف کارروائیوں کے ذریعے بچایا جا چکا ہے۔ تاہم دور دراز پہاڑی علاقوں، تباہ شدہ سڑکوں اور مواصلاتی نظام اور ملبے سے بھرے بجلی گھروں اور سرنگوں کے باعث امدادی کارروائیاں انتہائی مشکل ہیں۔

اس تباہی کا مرکز نیپال کے راسوا ضلع کا بھوٹے کوشی دریائی نظام تھا۔ وائر کمیشن انڈیا کے سابق چیرمین مسعود حسین کا کہنا ہے کہ بڑے برفانی و چٹانی تودے یا گلیشیئر کے انہدام کی وجہ زلزہ، موسمیاتی تبدیلی بتائی گئی تھی۔ زیادہ بارش کی وجہ سے بھی اس طرح کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اس لیے نیپال میں گلیشیئر کے ٹوٹنے کا سبب تحقیق طلب ہے۔ ان کے مطابق گلیشیئر کا بڑا حصہ ٹوٹ کر 1200 میٹر اونچائی سے بھوٹے کوشی ندی میں گرا۔ برف، مٹی، پتھر یا چٹانوں کے تودے نے پانی کا راستہ روک کر ایک عارضی جھیل بنائی، جس کے بعد پانی کے اچانک اخراج نے نو میٹر اونچی سیلابی لہر کی صورت اختیار کر لی۔ پانی کے ساتھ آئے ملبے نے تباہ کن اور طاقتور سیلاب پیدا کیا۔ اس کی وجہ سے ترشولی اور نرائنی ندیوں نے بھی تباہی مچائی۔ سیلابی پانی کے بھارت آنے سے گنڈک، بوڑھی گنڈک، کوسی، باگمتی، گنگا اور گھاگھرا جیسی ندیاں بھی ابال پر ہیں۔ ہمالیہ دنیا کے سب سے تیزی سے بدلتے ہوئے ماحولیاتی خطوں میں شمار ہوتا ہے۔ ہمالیائی ریجن میں 221 گلیشیئر جھیلیں بے حد خطرناک ہیں۔ بڑھتے ہوئے درجۂ حرارت کے باعث برفانی ذخائر اور گلیشیئرز میں تبدیلیاں آ رہی ہیں۔ ماہرین نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ بلند پہاڑی علاقوں میں گرم ہوتے ماحول سے برف اور چٹانوں کا استحکام متاثر ہو سکتا ہے اور گلیشیئر سے متعلق اچانک سیلابوں کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ نیپال گزشتہ تین دہائیوں میں اپنے گلیشیئر برفانی حجم کا ایک بڑا حصہ کھو چکا ہے۔ اس سیلاب نے نیپال کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ متعدد سڑکیں اور پل بہہ گئے، مواصلاتی نظام متاثر ہوا اور کئی آبادیوں کا دوسرے علاقوں سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ سب سے زیادہ تشویش ہائیڈرو پاور منصوبوں کے بارے میں ہے۔ اس سیلاب میں تقریباً 900 ہائیڈرو پاور کارکنوں کے لاپتا ہونے کی اطلاعات سامنے آئی ہیں اور تقریباً 500 افراد کے زیرِ زمین سرنگوں میں پھنسے ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کم از کم 14 ہائیڈرو پاور منصوبے متاثر ہوئے ہیں، جن کی مجموعی پیداواری صلاحیت تقریباً 670 میگاواٹ بتائی گئی ہے۔ تباہی کا ایک اور خوفناک پہلو ملبے کی مقدار ہے۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق تقریباً 22 لاکھ ٹن ملبہ متاثرہ علاقوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اس ملبے کو ہٹانا، سڑکیں اور پل دوبارہ تعمیر کرنا، بجلی بحال کرنا اور تباہ شدہ آبادیوں کی تعمیرِ نو ایک طویل اور مہنگا عمل ہوگا۔ البتہ اس وقت مجموعی مالی نقصان کی حتمی رقم بتانا قبل از وقت ہوگا۔

خود نیپال کی حکومت کی جانب سے بھی انسانی اور مادی نقصان کا مکمل تخمینہ ابھی جاری نہیں ہوا ہے۔

ایک بڑی مشکل لاشوں کی شناخت بھی ہے۔ بہت سی لاشیں بری طرح مسخ ہو چکی ہیں اور شناخت کے لیے ڈی این اے نمونے حاصل کیے جا رہے ہیں۔ بعض مقامات پر لاوارث لاشوں کی اجتماعی تدفین بھی کرنا پڑی ہے۔ اس لیے لاپتا افراد کی موجودہ تعداد کو حتمی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ بعض افراد بعد میں زندہ مل سکتے ہیں، جب کہ ملبے سے مزید لاشیں برآمد ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اور حساس کہ کیا چین نیپال کو اس مصیبت سے بچا سکتا تھا؟ چین چونکہ متاثرہ ہمالیائی علاقے کے دوسری جانب موجود ہے، اس لیے یہ سوال اٹھنا فطری ہے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ چین اس تباہی کو مکمل طور پر روک نہیں سکتا تھا۔ اگر گلیشیئر یا پہاڑی چٹان اچانک ٹوٹ جائے تو اس قدرتی عمل کو محض کسی سرحدی ملک کی طاقت سے روکنا ممکن نہیں۔ چین کے پاس سیٹلائٹ، ڈرون، موسمی نگرانی، ہمالیائی جغرافیہ کی جدید سائنسی نگرانی اور ہنگامی مواصلات کی نسبتاً بہتر صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر سرحد کے دونوں جانب گلیشیئرز، برفانی جھیلوں اور خطرناک ڈھلوانوں کی مشترکہ نگرانی کا مضبوط نظام پہلے سے موجود ہو تو بعض صورتوں میں نیچے آباد آبادیوں کو چند منٹ یا چند گھنٹے پہلے خبردار کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ ''چین چاہتا تو نیپال کو اس سیلاب سے بچا سکتا تھا'' شواہد سے ثابت نہیں ہوتا۔ زیادہ درست بات یہ ہے کہ چین، نیپال اور بھارت مل کر ایسے خطرات کی پیشگی اطلاع اور نقصان کم کرنے کی صلاحیت ضرور بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس سانحے نے دراصل ایک اہم سوال اٹھایا ہے: ہمالیہ کو سیاسی سرحدوں کے بجائے ایک مشترکہ ماحولیاتی نظام سمجھ کر اس کی نگرانی کیوں نہ کی جائے؟ نیپال کے لیے یہ سانحہ ایک سخت امتحان ہے۔ مستقبل میں صرف سیلاب آنے کے بعد امداد پہنچانا کافی نہیں ہوگا، بلکہ Disaster Preparedness کو قومی ترجیح بنانا ہوگا۔ ہمالیہ میں گلیشیئرز، برفانی جھیلوں، چٹانی ڈھلوانوں اور خطرناک وادیوں کی مسلسل سائنسی نگرانی کی جائے۔ سیٹلائٹ، ریڈار، ڈرون، خودکار موسمی اسٹیشن اور پانی کی سطح ناپنے والے سینسرز کا ایک مربوط نظام قائم ہو۔ ساتھ ہی خطرناک علاقوں میں سائرن، موبائل پیغامات، ریڈیو اور سیٹلائٹ مواصلات کے ذریعے چند منٹ پہلے انتباہ دیا جائے تو سیکڑوں جانیں بچائی جا سکیں۔

دریاؤں کے کنارے غیر محفوظ تعمیرات اور صنعتی و توانائی کے منصوبوں کی منصوبہ بندی پر نظرِ ثانی ضروری ہے۔ ہائیڈرو پاور منصوبوں کے لیے صرف معاشی فائدہ نہیں بلکہ ''Worst Case Scenario'' یعنی انتہائی تباہ کن صورتِ حال کو بھی منصوبہ بندی میں شامل کرنا ہوگا۔ پہاڑی علاقوں میں ہنگامی راستے، ہیلی پیڈ، پل، طبی مراکز اور محفوظ پناہ گاہیں پہلے سے تیار کی جائیں۔ نیپال اور بھارت کا جغرافیہ ایک دوسرے سے گہرا جڑا ہوا ہے۔ نیپال سے نکلنے والے کئی بڑے دریا بھارت میں داخل ہوتے ہیں۔ بھوٹے کوشی، ترشولی، نارائنی/گنڈک، کوشی اور دیگر دریائی نظام بالآخر بھارتی میدانوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس واقعے میں بھارت کے لیے ایک بڑا سبق یہ ہے کہ نیپال کے ساتھ حقیقی وقت میں دریا، بارش اور سیلاب کی معلومات کا تبادلہ مزید مضبوط کیا جائے۔ نیپال میں خطرناک پانی کی آمد کا علم اگر بھارت کو چند گھنٹے پہلے ہو جائے تو سرحدی اضلاع میں لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا جا سکتا ہے۔ نیپال کی حکومت، فوج، پولیس اور دیگر سرکاری اداروں نے بڑے پیمانے پر سرچ، ریسکیو اور ریلیف آپریشن شروع کیا ہے۔ فوجی ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کیا گیا اور دشوار گزار علاقوں میں امدادی سامان پہنچایا گیا۔ اسی کے ساتھ نیپال ریڈ کراس سوسائٹی اور انٹرنیشنل فیڈریشن آف ریڈ کراس (IFRC) بھی امدادی کارروائیوں میں سرگرم ہیں۔ یونیسف اور دیگر بین الاقوامی امدادی ادارے بچوں اور کمزور طبقات کی مدد کر رہے ہیں۔ یونیسف کے مطابق تقریباً 17,000 بچوں کو فوری انسانی امداد کی ضرورت ہے اور کئی اسکول تباہ یا متاثر ہوئے ہیں۔ چین، بھارت اور جنوبی کوریا سمیت متعدد ممالک نے بھی امدادی سرگرمیوں میں تعاون کیا ہے۔

اس سانحے کا ایک قابلِ ذکر پہلو یہ بھی ہے کہ نیپال کی مسلم برادری اور مسلم فلاحی اداروں نے بھی متاثرین کی مدد میں حصہ لیا ہے۔ خاص طور پر اسلامک ریلیف نے نیپال میں اپنے مقامی کارکنوں اور شراکت داروں کے ذریعے امدادی سرگرمیاں شروع کی ہیں۔ اسلامک ریلیف کے نیپال میں کنٹری ڈائریکٹر غلام موتصم باللہ نے متاثرہ علاقوں کی تباہی اور لوگوں کی بے بسی کے بارے میں تفصیلات بیان کی ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ نیپال کی مسلم برادری اور اس سے وابستہ انسانی خدمت کے ادارے بھی مذہب، ذات اور برادری کی تفریق کے بغیر متاثرہ انسانوں کی مدد میں شریک ہیں۔ نیپال کا یہ سانحہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ قدرتی آفات کو ہمیشہ روکا نہیں جا سکتا، لیکن ان سے ہونے والی تباہی کو کم ضرور کیا جا سکتا ہے۔ گلیشیئر کا ٹوٹنا شاید انسان کے اختیار میں نہ ہو، لیکن گلیشیئر کی نگرانی انسان کے اختیار میں ہے۔ پہاڑ کا سرکنا شاید روکا نہ جا سکے، لیکن خطرناک علاقوں میں بسنے والوں کو پہلے سے خبردار کیا جا سکتا ہے۔ نیپال کا سانحہ دراصل پورے جنوبی ایشیا کے لیے ایک وارننگ ہے۔ ہمالیہ صرف نیپال، بھارت، چین یا بھوٹان کی ملکیت نہیں؛ یہ پورے خطے کے پانی، موسم، زراعت، توانائی اور زندگی کا بنیادی سرچشمہ ہے اس لیے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سانحے کو محض ایک افسوس ناک خبر سمجھ کر فراموش نہ کیا جائے۔ نیپال، چین اور بھارت کو مل کر ہمالیائی آفات کی پیشگی اطلاع، موسمیاتی تحقیق، دریائی معلومات کے تبادلے اور مشترکہ ریسکیو نظام کے لیے ایک مستقل علاقائی میکانزم بنانا چاہیے۔

نیپال میں گلیشیئر پھٹنے سے آنے والا بدترین سیلاب اب تیزی سے ہندوستان کے سرحدی علاقوں کی طرف بڑھ رہا ہے، جس کی وجہ سے بہار اور اتر پردیش میں ہائی الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ نیپال میں تبتی گلیشیئر ٹوٹنے کی وجہ سے بھوٹے کوشی اور ترشولی ندیوں میں تاریخ کی بدترین طغیانی آئی ہے، جس کے باعث وہاں اب تک 1,000 سے زائد افراد ہلاک اور ہزاروں لاپتہ ہو چکے ہیں۔ یہ سیلابی ریلا اب گنڈک اور کوسی ندیوں کے راستے ہندوستان میں تباہی مچانے کے لیے آگے بڑھ رہا ہے۔ ہندوستان میں اس امکانی تباہی کو روکنے اور صورتحال سے نمٹنے کے لیے درج ذیل ہنگامی اقدامات اور الرٹ جاری کیے گئے ہیں۔ کوسی اور والمیکی نگر بیراج: ہندوستان نے احتیاطی تدابیر کے تحت کوسی بیراج اور والمیکی نگر بیراج کے تمام 56 دروازے کھول دیے ہیں تاکہ پانی کے زبردست دباؤ کو کنٹرول کیا جا سکے اور بہار کو ڈوبنے سے بچایا جا سکے۔ ملبہ اور لاشیں بہہ کر آنا: نارائنی ندی کے راستے نہ صرف سیلاب کا پانی بلکہ گھریلو سامان، گیس سلنڈر، لکڑیاں اور نیپال سے سیلاب میں بہہ جانے والے افراد کی لاشیں بھی ہندوستان کی حدود میں داخل ہو رہی ہیں۔ بہار اور اتر پردیش: مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے دونوں ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ سے بات چیت کی ہے۔ سرحدی اضلاع، بالخصوص پوپی کے مہاراج گنج میں دریاؤں کی بڑھتی ہوئی سطح کے پیشِ نظر مقامی انتظامیہ کو الرٹ کر دیا گیا ہے۔ این ڈی آر ایف کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے نیشنل ڈیزاسٹر رسپانس فورس اور راحت رسانی کی ٹیموں کو سرحد پر ہائی الرٹ پر رکھا گیا ہے۔

ایک بڑی مشکل لاشوں کی شناخت بھی ہے۔ بہت سی لاشیں بری طرح مسخ ہو چکی ہیں اور شناخت کے لیے ڈی این اے نمونے حاصل کیے جا رہے ہیں۔ بعض مقامات پر لاوارث لاشوں کی اجتماعی تدفین بھی کرنا پڑی ہے۔ اس لیے لاپتا افراد کی موجودہ تعداد کو حتمی سمجھنا درست نہیں ہوگا۔ بعض افراد بعد میں زندہ مل سکتے ہیں، جب کہ ملبے سے مزید لاشیں برآمد ہونے کا بھی خدشہ ہے۔ یہ سوال نہایت اہم اور حساس کہ کیا چین نیپال کو اس مصیبت سے بچا سکتا تھا؟ چین چونکہ متاثرہ ہمالیائی علاقے کے دوسری جانب موجود ہے، اس لیے یہ سوال اٹھنا فطری ہے۔ اس کا سیدھا جواب یہ ہے کہ چین اس تباہی کو مکمل طور پر روک نہیں سکتا تھا۔ اگر گلیشیئر یا پہاڑی چٹان اچانک ٹوٹ جائے تو اس قدرتی عمل کو محض کسی سرحدی ملک کی طاقت سے روکنا ممکن نہیں۔

غزلہ

نیزے کی طرح بات مرے دل میں گڑی ہے
میلے کو اجڑنا ہے بچھڑنے کی گھڑی ہے
دنیا مجھے ٹوٹے ہوئے بازو کی طرح تھی
جو اپنی ضرورت سے گلے آن پڑی ہے
اک اور کہانی میں اسے جوڑا گیا تھا
وہ لڑکی کسی اور کہانی کی کڑی ہے
محروم سماعت ہے مری بات ابھی ت
کشمیر ابھی تک مرے سینے میں گڑی ہے
آنکھوں کی بحالی میں بہت وقت لگا تھا
شیشوں پہ بہت گرد زمانوں کی پڑی ہے
اس بار مرے گاؤں میں میلا نہیں ہونا
اس بار اداسی مرے کھیتوں میں کھڑی ہے
اس شہر سے گزرا ہے کوئی بغض بداما ں
رستوں پہ ابھی گرد کدورت کی پڑی ہے
لگتا ہے یہاں قتل اجالوں کا ہوا ہے
لگتا ہے یہاں جنگ چراغوں نے لڑی ہے
مشکیزے اٹھاو کہ چلیں اور نگر کو
سورج کی سواری ابھی کچھ دیر کھڑی ہے

توقیر عباس

سارا چمن اداس ہے کہ مالی چلا گیا

مولانا ابوالبرکات مظاہری، حیات وخدمات کے روشن نقوش

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

(**تیسری قسط**)، یکم جنوری 1948 عیسوی مطابق 18 صفر المظفر 1367 ہجری میں مغربی چمپارن بہار میں آپ کی ولادت ہوئی۔ (علمائے مظاہر اور انکی علمی و تصنیفی خدمات) یاسین صاحب کا خاندان ایک شریف خاندان تھا، مولانا ابوالبرکات صاحب اپنے بہن، بھائیوں میں سب سے بڑے اور اس خانوادے کے اہم سپوت تھے، آپکی کامیابی کے آثار کم سنی سے ہی ظاہر ہونے لگے تھے، حصول علم کا شوق اور دلچسپی بچپن سے تھی، ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ ریاض العلوم ساٹھی چمپارن سے ہوا اور تکمیل حفظ قرآن جامعہ اسلامیہ قرآنیہ سمرا، چمپارن میں حافظ خلیل الرحمن صاحب مرحوم کے پاس کی، پھر گورکھپور کی ایک مسجد میں فارسی وعربی درجات کی ابتدائی کتابیں پڑھیں، اسکے بعد جامع العلوم پٹکاپور، کانپور میں آپ نے مشکوۃ تک کی تعلیم حاصل کی، اور دورۂ حدیث کے لیے جامعہ مظاہر علوم سہارنپور تشریف لے گئے، وہاں آپ نے بخاری شریف شیخ الحدیث حضرت مولانا شیخ زکریا علیہ الرحمہ اور حضرت مولانا شیخ یونس صاحب جونپوری رحمہ اللہ کے علاوہ اس وقت کے اکابر اساتذہ سے احادیث کی دیگر کتابیں پڑھیں، مولانا سید شاہد صاحب رقم طراز ہیں کہ" بعد ازاں مدرسہ جامع العلوم کانپور میں قافیہ قدوری سے مشکوت شریف تک تعلیم حاصل کر کے سہارن پور آگئے اور جامعہ مظاہر علوم میں داخلہ لے کر 1387 ہجری میں دورہ حدیث شریف پڑھ کر شعبان 1388 ہجری میں فراغت پائی، آپ نے بخاری شریف جلد اول حضرت شیخ سے، بخاری جلد دوم اور ترمذی شریف مولانا مفتی مظفر حسین صاحب سے، ابو داؤد شریف مولانا محمد عاقل صاحب سے، طحاوی شریف مولانا اسعد اللہ صاحب سے، مسلم شریف، نسائی، ابن ماجہ اور موطین مولانا محمد یونس صاحب سے پڑھی ہے۔" ملاحظہ ہو (علمائے مظاہر اور انکی علمی و تصنیفی خدمات) درس و تدریس کا آغاز: فراغت کے بعد آپ نے جامع العلوم کانپور سے اپنے تدریسی خدمات کا آغاز فرمایا، 14/15 سال مستقل جامع العلوم کانپور میں درس و تدریس سے وابستہ رہے اور یہاں درس نظامی کی مختلف کتابیں پڑھائیں، مفتی اعظم ہند حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی، حضرت قاری صدیق احمد صاحب باندوی، حضرت شیخ زکریا رحمہم اللہ کے علاوہ اس وقت کے دیگر اکابرین سے آپ کا بڑا گہرا ربط وتعلق تھا، آپ کی ترقی و بلندی میں ان تمام اکابرین کی دعائیں شامل تھیں، نامساعد حالات کی وجہ سے آپ کانپور چھوڑ کر چلے آئے اور اپنے آبائی وطن مدرسہ اسلامیہ بتیا، چمپارن میں بحیثیت صدر مدرس کے عہدے پر مامور کئے گئے، تقریباً 5 سال وہاں رہے، یہاں بھی فضاء آپ کے مخالف ہونے لگی تو آپ راجستھان کے سوائی مادھے پور تشریف لے گئے اور دین کی اشاعت میں مصروف ہو گئے، طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے آپ نے اس جگہ کو بھی بہت جلدی خیر آباد کہہ دیا، اسکے بعد اکبر آباد شہر آگرہ آپ کی آمد کا شاید منتظر تھا، یہاں آپ کی تشریف آوری ہوئی، مدرسہ افضل العلوم آگرہ میں بحیثیت مدرس تقرر ہوا، پھر ایک سال بعد آپ نے آگرہ ہی کے ایک دوسرے مدرسے تعلیم القران نامی ادارے میں کچھ دن تدریسی خدمات انجام دی، لوگوں کے رویے نے وہاں سے جانے اور اس جگہ کو بھی چھوڑنے پر مجبور کر دیا، کسم پرسی و بے سروسامانی کی حالت میں آپ نے اپنے بڑوں سے مشورہ کیا اور اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے دار العلوم آگرہ کا قیام عمل میں لایا۔ 1986 میں اس ادارے کی بنیاد رکھی، دار العلوم آگرہ جب قائم ہوا تو حالات بہت نازک تھے، آپ نے دیگر احباب کو ساتھ لیکر توکل علی اللہ ادارے کی ترقی اور بلندی کے لیے قسم کھائی اور کمر باندھکر تن من دھن سے ادارے کی آبیاری شروع کی، آپ کی مخلصانہ جدوجہد اور بے مثال قربانیوں سے چند ہی برسوں میں یہ نوخیز ادارہ ملک کے ایک معیاری ادارے میں تبدیل ہو گیا، جہاں آج شعبہ پرائمری سے لیکر، درجہ حفظ، درجات عربی، دورہ حدیث اور تکمیل افتاء تک کی تعلیم ہو رہی ہے الحمد للہ۔ مولانا سید شاہد صاحب ادارے کے قیام اور اسکے بانی مبانی کے پس منظر کو ان الفاظ میں درج کرتے ہیں کہ موصوف نے مظاہر علوم سے فراغت کے بعد جامع العلوم کانپور سے اپنا علمی رشتہ استوار کیا اور متواتر 15 سال یہاں درس نظامی کی مختلف اور متعدد کتابیں پڑھانے کے بعد آگرہ منتقل ہو گئے اور وہاں کی سرزمین میں ایک ادارہ دار العلوم آگرہ قائم کر کے اپنی مادر علمی کا علمی فیضان وہاں سے جاری کیا، موصوف اپنے اس قائم کردہ ادارے کے مہتمم ہونے کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث بھی ہیں، مولانا ابوالبرکات صاحب موصوف نے یہ ادارہ رجب 1406 ہجری میں اس جذبے کے ساتھ قائم کیا تھا کہ سرزمین آگرہ میں ایک علمی، دینی و اصلاحی درسگاہ قائم کر کے علوم دینیہ، نبویہ کی توسیع و اشاعت کی جائے، اس مقصد کے لیے آپ نے اولا ایک وسیع اراضی خریدی جو اپنے نشیب و فراز کے اعتبار سے بڑی ناہموار تھی، موصوف نے بڑی جانفشانی اور ہمت ومحنت سے اس کو قابل تعمیر بنایا اور ایک عظیم الشان پانچ منزلہ عمارت تعمیر کرا دی جس میں مدرسے کے تمام شعبہ جات کے دفاتر، طلباء کے لیے رہائشی کمرے، مہمان خانہ، مسجد اور مطبخ وغیرہ بنے ہوئے ہیں، 22 اگست 1992 مطابق 22 صفر 1413ھ دار العلوم آگرہ کی مسجد کا سنگ بنیاد حضرت مولانا قاری صدیق احمد صاحب باندوی کے دست مبارک سے رکھا گیا، جبکہ سابقہ مسجد اس قدر چھوٹی تھی کہ نماز دو قسطوں میں ادا ہوتی تھی یعنی پہلے ایک جماعت نماز ادا کرتی تھی باقی لوگ باہر کھڑے منتظر رہتے تھے اور پھر انکے فراغ پر دوسری جماعت نماز ادا کرتی تھی، نیز ماہ شوال سنہ 1417 ہجری سے باضابطہ طور پر یہاں دار الافتاء کا قیام عمل میں آیا اور دو مفتیان کرام کا پہلے ہی دن سے تقرر ہو کر فتاوی نویسی کا آغاز ہو گیا، مولانا ابوالبرکات صاحب کے حسن اخلاص اور سعی پیہم سے اب اس ادارے میں دورہ حدیث شریف تک درس نظامی مکمل پڑھایا جا رہا ہے، حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندوی کو دار العلوم اور بانی دار العلوم سے بہت تعلق خاطر تھا، کثرت کے ساتھ آپ یہاں تشریف لاتے، اپنی دعاؤں اور دلی توجہات سے ادارے کو نوازتے تھے، چنانچہ ان کی پر اثر دعائیں بار آور ثابت ہوئی، مولانا مرحوم کے دلی تعلق کا اندازہ اس واقعے سے ہو سکتا ہے کہ جب اس دار العلوم کا پورا تعلیمی نظم و انتظام پھوس کے چھپر میں چل رہا تھا تو حضرت موصوف نے اس کے احاطے میں بڑے اعتماد کے ساتھ اپنی تقریر میں یہ ارشاد فرمایا تھا کہ انشاء اللہ عنقریب ہی یہ دین کا قلعہ چھپر سے پختہ عمارت میں تبدیل ہو جائے گا، چنانچہ آپ کی یہ بات حرف بحرف پوری ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چھپر ایک بلند بالا پختہ عمارت میں بدل گیا، مظاہر علوم کے زمانہ قیام میں آپ نے اپنا روحانی تعلق حضرت مولانا مفتی محمود الحسن صاحب گنگوہی رحمہ اللہ سے قائم کر لیا تھا، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے بھی نیاز مندانہ اور عقیدت مندانہ تعلق تھا چنانچہ چار مرتبہ حضرت نور اللہ مرقدہ کے ساتھ ماہ رمضان میں جامعہ مظاہر علوم کی مسجد میں اعتکاف میں شرکت کی سعادت آپ کو نصیب ہوئی۔ (علمائے مظاہر اور انکی علمی و تصنیفی خدمات) دار العلوم آگرہ کے علاوہ شہر آگرہ میں ہی ادارے کی دو بڑی شاخیں قائم ہیں جن میں سے ایک کا نام مدرسہ بلال ہے اور دوسرا معہد عثمان بن عفان کے نام سے ہے، دونوں ادارے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں، دینی اداروں کے علاوہ آپ نے کئی عصری ادارے بھی قائم کئے جو چمپارن کے علاقوں میں چل رہے ہیں۔ ماہنامہ اذان بلال کی اشاعت: علم دین کی نشر و اشاعت اور اسکی ترویج و تبلیغ کے لیے آپ صرف ان اداروں تک ہی محدود نہ رہے بلکہ ایک معیاری میگزین، ماہنامہ اذان بلال بھی خوبصورت ٹائٹل اور معیاری مضامین کے ساتھ دار العلوم سے آگرہ سے جاری فرمایا، حضرت مولانا کی حیات میں اذان بلال پابندی سے شائع ہوتا رہا اور بڑی تعداد میں لوگ اس سے استفادہ کرتے رہے۔ مولانا سید شاہد صاحب اس بارے میں لکھتے ہیں کہ" دار العلوم آگرہ سے آپ ایک علمی اور دینی مجلہ اذان بلال کے نام سے اچھے اور عمدہ پیمانے پر شائع کر رہے ہیں۔ (جاری)

عظیم آبادی کی ایک یادگار شام معصوم مرادآبادی کا خیر مقدم

سید آصف امام کاکوی

کچھ ملاقاتیں محض ملاقاتیں نہیں ہوتیں، کچھ محفلیں صرف محفلیں نہیں ہوتیں اور کچھ شامیں صرف شامیں نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات ایک مختصر سی نشست اپنے اندر پوری ایک تاریخ سمیٹ لیتی ہے۔ چند گھنٹوں کی وہ رفاقت برسوں کی یاد بن جاتی ہے، چند جملے دل میں اتر کر عمر بھر کا سرمایہ بن جاتے ہیں اور چند چہرے وقت گزرنے کے بعد بھی ذہن کے آئینے میں روشن رہتے ہیں۔ 31 اگست 2026ء کی پٹنہ کی وہ شام میرے لیے بھی ایسی ہی ایک شام تھی۔ عظیم آباد کی سرزمین پر مشہور صحافی، کالم نگار، مصنف، خطاط، محقق اور اردو ادب کی معتبر شخصیت جناب معصوم مرادآبادی کے خیر مقدم کے لیے ایک مختصر مگر نہایت باوقار ادبی نشست منعقد ہوئی۔ یہ نشست اردو ایکشن کمیٹی، بہار کی جانب سے کمیٹی کے صدر اور معروف صحافی جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب کی رہائش گاہ پر منعقد ہوئی۔ محفل مختصر تھی، مگر اس کی معنویت بہت وسیع تھی۔ شرکاء کی تعداد شاید کسی بڑے عوامی پروگرام جیسی نہیں تھی، لیکن وہاں موجود ہر شخص اپنے آپ میں ایک انجمن، ایک کتاب اور ایک داستان تھا۔ علم و ادب سے وابستہ چہرے، صحافت کے میدان کے لوگ، دانشور، ادیب، محقق اور اردو سے بے پناہ محبت رکھنے والے افراد ایک جگہ جمع تھے۔ اور اس یادگار محفل میں ایس۔ ایم۔ فرید صاحب کی پُرخلوص دعوت پر یہ ناچیز، سید آصف امام کاکوی، بھی شریک تھا۔ میرے لیے یہ شرکت محض ایک تقریب میں شرکت نہیں تھی۔ یہ میرے بچپن سے پڑھے جانے والے ایک ایسے صاحبِ قلم سے بالمشافہ ملاقات کا موقع تھا جن کا نام میں نے برسوں سے اخبارات، رسائل اور کتابوں میں پڑھا تھا۔ جن کی تحریروں نے ایک عہد کے واقعات کو لفظوں میں محفوظ کیا، جنہوں نے صحافت کو صرف پیشہ نہیں بلکہ ذمہ داری سمجھا اور جن کے قلم نے اردو صحافت میں اپنی ایک منفرد شناخت قائم کی۔ میں نے معصوم مرادآبادی صاحب کو بچپن سے پڑھا ہے۔ ان کے نام سے واقفیت بہت پرانی ہے، لیکن 31 اگست کی شام پہلی مرتبہ انہیں قریب سے دیکھنے، سننے اور ان کی گفتگو کو روبرو محسوس کرنے کا موقع ملا۔ سچ کہوں تو بعض ملاقاتیں انسان کے اندر ایک عجیب سی کیفیت پیدا کرتی ہیں۔ انسان جس شخصیت کو برسوں کتابوں اور اخبارات میں پڑھتا رہا ہو، جب اچانک وہ شخصیت سامنے بیٹھ جائے تو دل میں ایک ساتھ کئی یادیں جاگ اٹھتی ہیں۔ مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہوا۔ جناب ایس۔ ایم۔ اشرف فرید صاحب کی رہائش گاہ اس شام محض ایک گھر نہیں رہی تھی۔ وہ ایک ایسی ادبی بیٹھک میں تبدیل ہو گئی تھی جہاں اردو کی خوشبو محسوس کی جا سکتی تھی۔ یہی تو عظیم آباد کی روایت ہے۔ یہ شہر اپنے مہمانوں کو صرف دروازے تک نہیں لاتا، انہیں دل میں جگہ دیتا ہے۔ اور میں نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ عظیم آباد نے معصوم مرادآبادی کا صرف خیر مقدم نہیں کیا بلکہ ایک صاحبِ قلم کا استقبال کیا، ایک صحافی کی قدر کی، ایک ادیب کو عزت دی اور سب سے بڑھ کر قلم اور علم کو سلام کیا۔ اس نشست میں سید شفیع مشہدی، سید سلمان حیدر، ڈاکٹر اشرف النبی قیصر، ڈاکٹر ریحان غنی، ڈاکٹر انوار الہدیٰ، اصغر حسین کامل، سرور سلام، ڈاکٹر اعجاز رسول، شاہ فیض الرحمن، اثر فریدی، سید شاہ حسین احمد اور دیگر اہلِ علم، دانشور، صحافی، ادیب اور اردو دوست شخصیات موجود تھیں۔ ہر شخصیت اپنی جگہ ایک حوالہ تھی۔

اور میں خاموشی سے اس بزم کا حصہ بنا بیٹھا تھا۔ دل میں یہی خیال تھا کہ جس زبان کی خدمت میں میں نے اپنی بساط کے مطابق قلم اٹھایا، آج اسی زبان کے بڑے اہلِ قلم کے درمیان بیٹھنے کا موقع مل رہا ہے۔ میرے لیے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کیا ہو سکتی تھی؟ معصوم مرادآبادی صرف ایک صحافی کا نام نہیں۔ وہ ایک عہد کی صحافتی یادداشت ہیں۔ وہ کالم نگار ہیں، مصنف ہیں، خطاط ہیں، محقق ہیں اور سب سے بڑھ کر ایک ایسے صاحبِ قلم ہیں جنہوں نے اپنی تحریروں سے اردو صحافت کو ایک مخصوص وقار عطا کیا۔ ان کی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کے بعد مج

یوپی میں سماجوادی اور بی جے پی میں 'اے آئی' جنگ

اسمبلی انتخابات کے قریب آتے ہی پارٹیاں سوشل میڈیا پر سرگرم، الزامات میں شدت، 'ٹیپو' کے جواب میں 'بابا' ویڈیو سے سیاسی تنازع۔

اتر پردیش میں اسمبلی الیکشن کی آہٹ کے ساتھ ہی بی جے پی اور سماجوادی پارٹی کے درمیان اب مصنوعی ذہانت (اے آئی) سے تیار کردہ ویڈیوز کے ذریعہ جنگ چھڑ گئی ہے۔ بی جے پی نے اس کا آغاز کیا مگر سماجوادی پارٹی نے بھی ترکی بہ ترکی اور منہ توڑ جواب دیکر اس مقابلہ کو دلچسپ بنا دیا ہے۔ سماجوادی پارٹی نے کبھی سوشل میڈیا پر اپنے دبدبہ کیلئے جانی جانے والی بی جے پی کے دانت اپنے جوابی اے آئی ویڈیوز سے کھٹے کردیئے ہیں۔ اس معاملے میں تنازع بھی ہوگیا ہے۔ بی جے پی سے وابستہ سوشل میڈیا ہینڈلز کی جانب سے ایک ویڈیو اور گانا شیئر کیا گیا، جس میں سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو کو 'ٹیپو' کہہ کر نشانہ بنایا گیا۔ اس کے جواب میں اکھلیش یادو نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے متعلق 'اے آئی' سے تیار کردہ ویڈیو دکھایا۔ اس ویڈیو میں یوگی آدتیہ ناتھ کو 'چلم' پیتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اکھلیش یادو نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ ان کے اور ان کی اہلیہ ڈمپل یادو کے خلاف 'اے آئی' سے تیار شدہ ویڈیوز اور فرضی سوشل میڈیا اکاؤنٹس کے ذریعے منفی تشہیر کی جارہی ہے۔ اکھلیش یادو کے ذریعے دکھائے گئے ویڈیو میں ایودھیا کے رام مندر میں چندہ چوری سے متعلق الزامات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے حالانکہ اکھلیش یادو نے یہ بھی واضح کیا کہ جس ویڈیو کو لے کر تنازع پیدا ہوا، وہ سماجوادی پارٹی کا تیار کردہ ویڈیو نہیں تھا بلکہ کسی شخص نے انہیں فراہم کیا تھا۔ تاہم انہوں نے بی جے پی کے مبینہ 'اے آئی' حملوں کا جواب دینے کی بات ضرور کہی۔ بی جے پی نے اس ویڈیو کو بنیاد بنا کر واویلا مچانا شروع کردیا ہے اور اکھلیش یادو پر سادھوسنتوں، سناتن روایت اور ہندو عقیدے کی توہین کا الزام عائد کیا ہے۔ بی جے پی کے جنرل سکریٹری سمرت پاٹھک نے کہا کہ یوگی آدتیہ ناتھ صرف وزیر اعلیٰ نہیں بلکہ سنت بھی ہیں اور ویڈیو کے ذریعہ ان کے بارے میں سماجوادی پارٹی کی سوچ سامنے آگئی ہے۔ دوسری طرف سماجوادی پارٹی کی میڈیا سیل نے بھی بی جے پی کو خبردار کیا ہے کہ اے آئی کے ذریعے ''بچوں والا جھوٹا کھیل'' بند کیا جائے، کیونکہ سماجوادی کارکنوں کے پاس بی جے پی کے گزشتہ ۱۰ سال کے کام کا مکمل حساب موجود ہے اور وہ ہر حملے کا جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور ان کی پارٹی کے پاس بھی جواب دینے کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ بی جے پی کے ریاستی ترجمان راکیش ترپاٹھی نے الزام لگایا کہ سماجوادی پارٹی بی جے پی کی شبیہ خراب کرنے کے لئے روز نیا بیانیہ اور جھوٹ تیار کر رہی ہے مگر ''جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے'' اور ایسی کوششیں کبھی کامیاب نہیں ہوں گی۔ معتبر ذرائع کے مطابق اکھلیش یادو ۲۰۲۷ء کے اسمبلی انتخابات کے لئے پارٹی کی زمینی تنظیم کے ساتھ ساتھ ڈیجیٹل رسائی کو بھی مضبوط کرنے پر توجہ دے رہے ہیں۔ آزاد سماج پارٹی کے سربراہ اور نگینہ سے رکن پارلیمنٹ چندر شیکھر آزاد نے اے آئی سے تیار کردہ ویڈیوز کے معاملے پر بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا اور سیاسی اخلاقیات کا جنازہ نکلنے کی بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعہ جعلی ویڈیوز اور گمراہ کن مواد تیار کرکے سیاسی ماحول کو متاثر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی ویڈیو یا دعوے کو بغیر تصدیق کے سچ ماننے کے بجائے عوام کو اس کی حقیقت جانچنی چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ سیاست کو ذات، مذہب اور جذباتی مسائل کے بجائے عوام کے بنیادی حقوق، روزگار، تعلیم اور سماجی انصاف کے مسائل پر مرکوز ہونا چاہیے۔

بھارت کے عالمی تجارتی نقش کو بڑھانے کے لیے
FTA کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر توجہ مرکوز کی جائے: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج پوری دنیا میں ہندوستان کی تجارت کو وسعت دینے اور اس بات کو یقینی بنانے کے لیے آزاد تجارتی معاہدوں (FTAs) کے زیادہ سے زیادہ استعمال کے لیے توجہ مرکوز، جامع اور ملک گیر کوششوں پر زور دیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ مارکیٹ تک رسائی کے فوائد پورے ملک کے کاروباروں تک پہنچیں۔ آج نئی دہلی میں "ایف ٹی اے کا فائدہ اٹھانا ایک آؤٹ ریچ پروگرام" پر قومی ورکشاپ سے خطاب کرتے ہوئے، جناب گوئل نے ہندوستان کے ایف ٹی اے کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک کو ملک بھر میں کاروباروں کے لیے برآمدات کے وسیع مواقع میں ترجمہ کرنے کے لیے ایک مشترکہ کوشش کی ضرورت پر زور دیا۔ جناب گوئل نے کہا کہ اس پہل کو ملک بھر میں تیزی سے جڑیں پکڑنی چاہئیں اور چھوٹے اور بڑے 780 اضلاع میں آخری شخص، سب سے چھوٹے کاروباری شخص، تاجر، کاروباری، اسٹارٹ اپ اور خاتون کاروباری تک پہنچنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو بڑی حد تک اندرونی نظر آنے والی گھریلو معیشت سے ایک بین الاقوامی اہمیت کے حامل کھلاڑی میں تبدیل کرنے کے بڑے مقصد کو حاصل کرنے میں ہر تعاون، بڑا یا چھوٹا، انمول ہوگا۔ دن بھر کی ورکشاپ نے مرکزی حکومت، ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں، ایکسپورٹ پروموشن کونسلوں اور صنعتی انجمنوں کے سینئر عہدیداروں کو اکٹھا کیا، جس کا مقصد ہندوستان کے آزاد تجارتی معاہدوں کے بڑھتے ہوئے نیٹ ورک کو ہندوستانی برآمد کنندگان، خاص طور پر MSMEs اور پہلی بار برآمد کنندگان کے لیے قابل پیمائش نتائج میں ترجمہ کرنا تھا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کو اپنی شراکت اور دنیا کا ایک قابل اعتماد شراکت دار کے لئے پوری دنیا میں پہچانی جانے والی اور قابل احترام معیشت بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس اعتماد کو قدر میں تبدیل کرنا چاہئے اور یہ قدر کی تجویز پورے ملک میں اجتماعی کوششوں سے ابھر کر سامنے آنی چاہئے تاکہ ہندوستان کو 2047 تک 30 ٹریلین ڈالر کی معیشت بنایا جائے جس میں بین الاقوامی تجارت کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جناب گوئل نے کہا کہ ہندوستان اپنے اقتصادی سفر کے ایک اہم مرحلے سے گزر رہا ہے اور اس نے مستقل قیمتوں پر پہلی سہ ماہی کے جی ڈی پی کی شرح نمو 8.7 فیصد کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں غیر یقینی صورتحال اور زبردست افراتفری کے درمیان 8.7 فیصد جی ڈی پی کی شرح نمو حاصل کرنا ایک اہم کامیابی ہے۔ انہوں نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ 'ناگواروں' کی رہنمائی نہ کریں۔ وزیر نے کہا کہ جی ڈی پی کے اعداد و شمار حکومت، وزراء یا بیوروکریٹس نے نہیں بنائے تھے بلکہ ان کا تعین وزارت شماریات کے ذریعے چلائے جانے والے ایک وسیع، زمینی اور آزاد عمل کے ذریعے کیا جاتا ہے، جو کئی دہائیوں سے جاری ہے۔ وزیر نے مسلسل، مسلسل، انتھک اور نتائج پر مبنی کوششوں پر زور دیا۔

بھارت کا آٹو سیکٹر آزاد تجارتی معاہدوں کی
مرہون منت عالمی توسیع کیلئے تیار ہے: مودی

نئی دہلی۔3 ستمبر۔ ایم این این۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 66 ویں سیام سالانہ کنونشن کے لیے ایک پیغام میں کہا کہ ہندوستان کی آٹو موبائل انڈسٹری اپنی عالمی موجودگی کو مزید وسعت دینے کے لیے اچھی طرح سے تیار ہے کیونکہ مینوفیکچرنگ کی صلاحیتیں مضبوط ہوتی ہیں اور آزاد تجارتی معاہدوں سے بین الاقوامی منڈیوں تک زیادہ رسائی ہوتی ہے۔ پی ایم مودی نے کہا کہ آٹو موبائل سیکٹر توانائی کی کارکردگی، توانائی کے تنوع، ٹیکنالوجی اور جدید مینوفیکچرنگ کے ذریعہ ایک بنیادی تبدیلی سے گزر رہا ہے، اور صنعت پر زور دیا کہ وہ جدت طرازی کو جاری رکھے کیونکہ ہندوستان نقل و حرکت کی اگلی نسل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا کہ حالیہ آزاد تجارتی معاہدوں کے ساتھ بین الاقوامی منڈیوں تک زیادہ رسائی فراہم کرنے کے ساتھ، ہندوستانی آٹو موبائل سیکٹر، جو پہلے ہی دنیا کے کئی حصوں میں پہچانا جاتا ہے، اپنی عالمی موجودگی کو مزید وسعت دینے کے لیے اچھی جگہ رکھتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی اور بڑھتے ہوئے بنیادی ڈھانچے سے نقل و حرکت کی زیادہ مانگ بڑھ رہی ہے، جبکہ بہتر رابطے اور زیادہ موثر لاجسٹکس لاگت کو کم کر رہے ہیں اور ہندوستانی مینوفیکچرنگ کو مزید مسابقتی بنا رہے ہیں۔ یہ آٹو موبائل سیکٹر کو مضبوط کر رہا ہے اور ہندوستان کی اقتصادی ترقی میں حصہ ڈال رہا ہے۔ پی ایم مودی نے صاف ستھری نقل و حرکت کی طرف تبدیلی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ چار جنگ انفراسٹرکچر کی تیزی سے توسیع الیکٹرک گاڑیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنانے اور اختراع کے نئے مواقع پیدا کرنے کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہندوستان نقل و حرکت کی اگلی نسل کی طرف بڑھ رہا ہے، سیام اس تبدیلی کو تشکیل دینے اور ہندوستان کی آٹو موٹو صلاحیتوں کو بلندیوں تک لے جانے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کاروبار کرنے میں آسانی کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحات جن میں بے کار قوانین اور غیر ضروری تعمیل کو ختم کرنا شامل ہے، نے صنعت کو نئی تحریک فراہم کی ہے۔ انہوں نے پروڈکشن لنکڈ انسینٹیو (پی ایل آئی) اسکیم اور میک ان انڈیا جیسے اقدامات کی طرف بھی اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ان سے آٹو موبائل انڈسٹری کی مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو تقویت ملی ہے۔

بھارت اور بیلجیم نے یوکرین اور مغربی ایشیا میں
تنازعات کے جلد حل کیلئے تمام کوششوں کی حمایت کی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان اور بیلجیم یوکرین اور مغربی ایشیا میں تنازعات کے جلد حل کے لیے تمام کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ انہوں نے بات چیت، سفارت کاری اور قانون کی حکمرانی کی اہمیت پر زور دیا۔ وزیر اعظم مودی نے یہ بات اپنے بیلجیم کے ہم منصب وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور کے ساتھ مشترکہ پریس بریفنگ کے دوران کہی۔ مودی نے کہا، ''آج ہم نے علاقائی اور عالمی صورتحال پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان اور بیلجیم دونوں قانون کی حکمرانی، بات چیت اور سفارت کاری پر یقین رکھتے ہیں۔ چاہے یوکرین ہو یا مغربی ایشیا، ہم تنازعات کے جلد حل اور امن کے لیے کی جانے والی تمام کوششوں کی حمایت کرتے ہیں۔ دہشت گردی کی تمام شکلوں کا خاتمہ ہماری مشترکہ ترجیح ہے۔'' وزیر اعظم نے عالمی سطح پر جاری بحرانوں کے باوجود ہندوستانی معیشت کی رفتار برقرار رہنے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی اقتصادی ترقی دنیا کے لیے اعتماد اور نئے مواقع کا ذریعہ بن رہی ہے۔ مودی نے کہا، ''دنیا اس وقت شدید اتھل پتھل کے دور سے گزر رہی ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں تنازعات جاری ہیں اور غیر یقینی صورتحال خوراک اور ایندھن سے لے کر سپلائی چین تک مختلف شعبوں کو متاثر کر رہی ہے۔ اس مشکل ماحول کے باوجود ہندوستانی معیشت نے اپنی رفتار برقرار رکھی ہے اور گزشتہ سہ ماہی میں ہماری شرح نمو 8.7 فیصد رہی۔ آج ہندوستان کی ترقی کی کہانی دنیا کے لیے اعتماد اور نئے مواقع کا ذریعہ بن رہی ہے۔'' انہوں نے کہا کہ رواں سال کے اوائل میں ہندوستان اور یورپی یونین کے درمیان تاریخی آزاد تجارتی معاہدہ طے پانے کے بعد دنیا کی دو بڑی جمہوری طاقتوں کے درمیان ''غیر معمولی تعاون'' مزید مضبوط ہوگا، جس سے عالمی استحکام، ترقی اور مشترکہ خوشحالی کو فروغ ملے گا۔ وزیر اعظم مودی کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے جب بیلجیم کے وزیر اعظم بارٹ ڈی ویور تین روزہ سرکاری دورے پر ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ فروری 2025 میں وزارت عظمیٰ کا عہدہ سنبھالنے والے ڈی ویور کا ہندوستان کا یہ پہلا دورہ ہے۔ یہ دو دہائیوں میں کسی بیلجیم کے وزیر اعظم کا ہندوستان کا پہلا دورہ بھی ہے۔ ان کے ہمراہ بیلجیم کے وزیر دفاع و خارجہ تجارت تھیوفرانکن کے علاوہ اعلیٰ حکام اور کاروباری رہنماؤں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی آیا ہے، جس میں بیلجیم کی دفاعی صنعت کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ یہ دورہ ہندوستان اور بیلجیم کے تعلقات میں بڑھتی ہوئی پیش رفت کے درمیان ہو رہا ہے۔ مارچ 2025 میں شہزادی آسٹرڈ کی قیادت میں بیلجیم کے اقتصادی مشن نے ہندوستان کا دورہ کیا تھا، جس میں کمپنیوں، چیمبرز آف کامرس، تعلیمی اداروں اور سرکاری اداروں سے وابستہ 338 افراد نے شرکت کی تھی اور 38 مفاہمتی یادداشتوں (MoUs) پر دستخط ہوئے تھے۔

ملی کونسل بہار کی جانب سے مہاویر کینسر اسپتال میں مریضوں کے درمیان پھل تقسیم

پٹنہ: آل انڈیا ملی کونسل، بہار کی جانب سے امیر شریعت حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی کی ہدایت پر مہاویر کینسر اسپتال، پھلواری شریف، پٹنہ میں زیر علاج مریضوں کی عیادت کی گئی اور ان کے درمیان پھل تقسیم کیے گئے۔ اس موقع پر مفتی محمد جمال الدین قاسمی آفس سکریٹری آل انڈیا ملی کونسل بہار، جناب نیر اعظم، ایڈیٹر آئینہ جمال اخبار اور دیگر رفقاء نے اسپتال پہنچ کر مختلف زیر علاج مریضوں سے ملاقات کی، ان کی خیریت دریافت کی اور ان کے درمیان پھل تقسیم کیے۔ وفد نے مریضوں اور ان کے اہل خانہ سے گفتگو کرتے ہوئے انہیں صبر و حوصلہ دیا اور تمام مریضوں کی صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ کے لیے خصوصی دعائیں کیں۔ مریضوں کی عیادت اسلام کے عظیم تعلیمات اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل ہے۔ بیمار کی مزاج پرسی کرنا، اس کی دلجوئی کرنا، اس کے دکھ درد میں شریک ہونا اور اس کے لیے دعا کرنا ایک عظیم دینی اور انسانی عمل ہے۔ اس طرح کے اقدامات سے مریضوں کو ذہنی و قلبی سکون ملتا ہے اور معاشرے میں محبت، اخوت اور ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس موقع پر کہا گیا کہ خدمت خلق صرف ایک سماجی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک عظیم دینی فریضہ بھی ہے۔ ہمیں اپنے معاشرے کے بیماروں، غریبوں، مجبوروں اور پریشان حال افراد کی خبر گیری کرنی چاہیے اور حتی المقدور ان کے دکھ درد کو کم کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مفتی محمد جمال الدین قاسمی نے کہا کہ مریضوں کی عیادت اور ان کی دلجوئی سے بڑھ کر انسانیت کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ آل انڈیا ملی کونسل، بہار ہمیشہ قوم وملت اور دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے سرگرم عمل رہی ہے اور آئندہ بھی اس طرح کے فلاحی و انسانی کام جاری رہیں۔

برطانیہ کو بھارت کے ہیلتھ کیئر نظام سے سیکھنا چاہیے: این ایچ ایس سربراہ

لندن: برطانیہ کی نیشنل ہیلتھ سروس این ایچ ایس انگلینڈ کی چیئر ڈاکٹر پٹنی ڈیش نے بھارت کے صحت کے نظام کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ برطانیہ کو بھارتی ہیلتھ کیئر ماڈل سے سیکھنے کی ضرورت ہے اور آنے والے برسوں میں بھارت عالمی سطح پر صحت کی خدمات کا ایک نیا معیار قائم کرسکتا ہے۔ ڈاکٹر پٹنی ڈیش نے بھارت میں صحت کی سہولیات تک رسائی بڑھانے کے لیے ٹیکنالوجی کے بڑے پیمانے پر استعمال کو خصوصی طور پر سراہا۔ ان کے مطابق بھارت نے ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے طبی خدمات کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کے ساتھ علاج کی لاگت کم رکھنے میں بھی اہم پیش رفت کی ہے۔ بھارت کے آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن اور ای سنجیونی جیسے منصوبوں نے ملک میں ڈیجیٹل ہیلتھ کیئر کے دائرے کو وسیع کیا ہے۔ ای سنجیونی پلیٹ فارم کے ذریعے کروڑوں ٹیلی کنسلٹیشنز ممکن ہوئی ہیں، جس سے دور دراز علاقوں میں رہنے والے افراد کو بھی طبی مشاورت تک رسائی حاصل ہوئی ہے۔ بھارت میں مصنوعی ذہانت کا استعمال بیماریوں کی تشخیص، صحت سے متعلق خطرات کی نشاندہی اور وبا ؤں کے امکانات کا اندازہ لگانے کے لیے بھی بڑھ رہا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی اور معیاری طریقۂ کار کے امتزاج نے بعض شعبوں میں کم لاگت پر بڑے پیمانے پر طبی خدمات فراہم کرنا ممکن بنایا ہے۔ برطانیہ کا این ایچ ایس اس وقت بڑھتی ہوئی طلب، عمر رسیدہ آبادی اور پیداواری صلاحیت بہتر بنانے جیسے چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسے میں بھارت کا بڑے پیمانے پر ڈیجیٹل ہیلتھ انفراسٹرکچر برطانیہ سمیت دیگر ممالک کے لیے ایک قابل مطالعہ ماڈل کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ ڈاکٹر پٹنی ڈیش کے مطابق بھارت جس رفتار سے صحت کے شعبے میں ٹیکنالوجی اور جدت کو اپنا رہا ہے، مستقبل میں دوسرے ممالک بھارت کے قائم کردہ معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔

بھارت کی ترقی کو نئی طاقت، نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں نمایاں تیزی

نئی دہلی: بھارتی معیشت میں طویل عرصے سے متوقع نجی سرمایہ کاری کی بحالی کے واضح آثار سامنے آنے لگے ہیں، جس سے ملک کی اقتصادی ترقی اب صرف سرکاری اخراجات اور کھپت تک محدود رہنے کے بجائے زیادہ وسیع بنیادوں پر آگے بڑھ رہی ہے۔ اپریل سے جون کی سہ ماہی میں بھارتی معیشت نے 8.7 فیصد کی مضبوط شرح نمو ریکارڈ کی، جبکہ مجموعی سرمایہ کاری میں 9.11 فیصد اضافہ ہوا۔ مجموعی فکسڈ کیپیٹل فارمیشن کا جی ڈی پی میں حصہ بھی ایک سال پہلے کے 4.31 فیصد سے بڑھ کر 34.3 فیصد ہوگیا۔ نجی شعبے کی سرمایہ کاری میں تیزی آٹو موبائل، قابل تجدید توانائی، دفاع، مصنوعی ذہانت، سیمی کنڈکٹرز اور ڈیٹا سینٹرز جیسے شعبوں میں دیکھی جارہی ہے۔ لسٹڈ بھارتی کمپنیوں کے سرمایہ جاتی اخراجات میں مالی سال 2025-26 کے دوران 11 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ گزشتہ چند برسوں میں حکومت کی جانب سے بنیادی ڈھانچے پر بڑے پیمانے پر اخراجات نے نجی سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول پیدا کیا ہے۔ رواں مالی سال میں حکومت نے انفراسٹرکچر پر 12.2 ٹریلین خرچ کرنے کی تجویز دی ہے، جو پانچ سال پہلے کی سطح سے دوگنا سے بھی زیادہ ہے۔ بینک قرضوں میں بھی تیزی اس رجحان کی عکاسی کررہی ہے۔ جولائی کے اختتام تک بینک کریڈٹ میں سالانہ بنیاد پر 19 فیصد سے زیادہ اضافہ ہوا، جو تقریباً ایک دہائی کی تیز ترین رفتار ہے، جبکہ صنعتوں کو دیے جانے والے قرضوں میں 20 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ تاہم روزگار کی صورتحال اب بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ معیشت میں آٹومیشن، سیمی کنڈکٹرز اور ڈیٹا سینٹرز جیسے سرمایہ زیادہ استعمال کرنے والے شعبوں کا حصہ بڑھنے کے باعث نئی سرمایہ کاری ماضی کے مقابلے میں نسبتاً کم ملازمتیں پیدا کررہی ہے۔

بھارت کا ای رکشا انقلاب۔
دنیا کی سب سے بڑی الیکٹرک تھری وہیلر مارکیٹ بن گئی

نئی دہلی: بھارت میں الیکٹرک گاڑیوں کا انقلاب مہنگی کاروں کے بجائے بڑی حد تک سڑکوں پر دوڑنے والے رکشوں کے ذریعے آگے بڑھ رہا ہے۔ ملک میں الیکٹرک تھری وہیلرز کی تیزی سے بڑھتی تعداد نے بھارت کو دنیا کی سب سے بڑی ای تھری وہیلر مارکیٹ بنا دیا ہے۔ انٹرنیشنل انرجی ایجنسی کے مطابق 2025 میں بھارت میں تقریباً 8 لاکھ الیکٹرک تھری وہیلرز فروخت ہوئے، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں تقریباً 15 فیصد زیادہ تھے۔ ملک میں فروخت ہونے والے تقریباً 70 فیصد تھری وہیلرز اب الیکٹرک ہیں۔ ای رکشوں کی کامیابی کی ایک بڑی وجہ ان کی معاشی افادیت ہے۔ روزانہ طویل فاصلے طے کرنے والے رکشا ڈرائیوروں کے لیے بجلی سے گاڑی چلانے کی لاگت پیٹرول، ڈیزل یا سی این جی کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم پڑتی ہے، جس سے ان کی روزانہ آمدنی میں بچت ممکن ہوتی ہے۔ بھارتی حکومت بھی پی ایم ای۔ ڈرائیو اسکیم کے ذریعے الیکٹرک تھری وہیلرز کو فروغ دے رہی ہے۔ جنوری 2026 تک اس اسکیم کے تحت 2.93 لاکھ ای تھری وہیلرز فروخت ہو چکے تھے۔ بھارت میں ای رکشا اب صرف دہلی اور دوسرے بڑے شہروں تک محدود نہیں رہے بلکہ چھوٹے شہروں اور قصبوں میں بھی آخری میل کی نقل و حمل کا اہم ذریعہ بن چکے ہیں۔ مسافروں کو میٹرو، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹاپ اور مقامی بازاروں تک پہنچانے میں ان کا کردار مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس شعبے کی تیز رفتار ترقی نے بڑی بھارتی آٹو کمپنیوں کو بھی متوجہ کیا ہے اور منظم کمپنیوں کی جانب سے جدید لیتھیم آئن بیٹریوں، بہتر رینج اور زیادہ محفوظ الیکٹرک تھری وہیلرز متعارف کرائے جا رہے ہیں۔ بھارت کی کامیابی اس لحاظ سے بھی اہم ہے کہ الیکٹرک گاڑیوں کی عالمی بحث عموماً مہنگی مسافر کاروں کے گرد گھومتی رہی ہے، جبکہ بھارت نے دکھایا ہے کہ بڑے پیمانے پر برقی نقل و حمل کی تبدیلی کم قیمت اور روزمرہ استعمال کی تجارتی گاڑیوں سے بھی شروع ہو سکتی ہے۔ ای رکشوں کی بڑھتی مقبولیت نہ صرف ایندھن پر انحصار اور شہری آلودگی کم کرنے میں مدد دے رہی ہے بلکہ لاکھوں ڈرائیوروں کے لیے کم آپریٹنگ اخراجات کے ذریعے معاشی مواقع بھی پیدا کر رہی ہے۔ بھارت کا یہ تھری وہیلر انقلاب مستقبل میں دوسرے ترقی پذیر ممالک کے لیے بھی برقی نقل و حمل کا ایک قابل عمل ماڈل بن سکتا ہے۔

بھارت اور عمان میں دفاعی تربیت پر تعاون پر تبادلہ خیال
سفارتخانے کے مطابق چیف آف اسٹاف نے ہندوستانی وفد کا خیر مقدم کیا اور دونوں جانب سے دوستانہ گفتگو ہوئی۔

مسقط: ہندوستان اور عمان کے درمیان دیرینہ دفاعی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان کے نیشنل ڈیفنس کالج کے ایک وفد نے عمان کی سلطان کی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف وائس ایڈمرل عبداللہ بن خمیس الرئیسی سے ملاقات کی۔ عمان میں ہندوستانی سفارتخانے نے ایکس پر ایک پوسٹ میں بتایا کہ دونوں جانب سے دیرینہ ہندوستان-عمان دوطرفہ دفاعی تعاون کے تحت تعاون کے اہم شعبوں، خصوصاً تعلیمی اور تربیتی تعاون سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ سفارتخانے نے ایکس پر بتایا کہ سلطان کی مسلح افواج کے چیف آف اسٹاف وائس ایڈمرل عبداللہ بن خمیس الرئیسی نے ہندوستان کے نیشنل ڈیفنس کالج کے سینئر ایڈوائزر ایئر وائس مارشل منیش وسنت کمار پٹیل اور ان کے وفد کا المرفاع کیمپ میں استقبال کیا۔ سفارتخانے کے مطابق چیف آف اسٹاف نے ہندوستانی وفد کا خیر مقدم کیا اور دونوں جانب سے دوستانہ گفتگو ہوئی۔ اس دوران باہمی دلچسپی کے متعدد امور پر تبادلہ خیال کیا گیا، خاص طور پر دیرینہ ہندوستان-عمان دوطرفہ دفاعی تعاون کے تحت تعلیمی اور تربیتی شعبوں میں تعاون پر بات ہوئی۔ عمان ہندوستان کا ایک اسٹریٹجک شراکت دار ہے اور خلیج تعاون کونسل، عرب لیگ اور انڈین اوشن رم ایسوسی ایشن کے پلیٹ فارمز پر ہندوستان کا ایک اہم شراکت دار بھی ہے۔ ہندوستان اور عمان جغرافیہ، تاریخ اور ثقافت کے رشتوں سے جڑے ہوئے ہیں اور دونوں ممالک کے درمیان دوستانہ اور خوشگوار تعلقات ہیں۔ ہندوستان اور عمان کے عوام کے درمیان روابط تقریباً 5,000 سال پرانے ہیں، جبکہ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات 1955 میں قائم ہوئے تھے۔ 2008 میں ان تعلقات کو اسٹریٹجک شراکت داری کا درجہ دیا گیا۔ عمان ہندوستان کی مغربی ایشیا پالیسی کا ایک اہم ستون اور خطے میں ہندوستان کا سب سے قدیم اسٹریٹجک شراکت دار ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق خلیجی خطے میں عمان ہندوستان کے قریبی دفاعی شراکت داروں میں شامل ہے اور دفاعی تعاون ہندوستان-عمان اسٹریٹجک شراکت داری کا ایک اہم ستون بن چکا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مغربی ایشیا کے کسی بھی دوسرے ملک کے مقابلے میں ہندوستان کے عمان کے ساتھ سب سے زیادہ دفاعی مفاہمت نامے ہیں۔

ترپیورہ سے ۱۸ میٹرک ٹن چاول کی کھیپ آسٹریا اور ہالینڈ کو برآمد کی گئی

جسے زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے) نے سہولت فراہم کی تھی۔

نئی دہلی: ترپیورہ سے این پی او پی سے تصدیق شدہ نسلی چاول کی چار اقسام کی 18 میٹرک ٹن کی ایک کھیپ 2 ستمبر 2026 کو آسٹریا اور ہالینڈ کو برآمد کرنے کے لیے روانہ کی گئی تھی۔ جسے زرعی اور پراسیسڈ فوڈ پروڈکٹس ایکسپورٹ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (اے پی ای ڈی اے) نے سہولت فراہم کی تھی۔ برآمد مقامی کسانوں کے لیے منڈی کے نئے مواقع پیدا کرنے اور منظم اور برآمد پر مبنی پیداوار کے ذریعے بین الاقوامی منڈیوں کے ساتھ ترپیورہ کے انضمام کو مضبوط بنانے کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ این پی او پی سے تصدیق شدہ نسلی چاول کی کھیپ چار اقسام پر مشتمل ہے: خوشبودار کالی کھسا چاول، خوشبودار ہری نارائن چاول، بیرون چاول (سفید چپکنے والے چاول) اور ممی ہنگا چاول (سیاہ چاول) چاول کو ترپیورہ کی فارمر پروڈیوسر کمپنیوں (ای پی سیز) سے اکٹھا کیا گیا ہے جو ترپیورہ اسٹیٹ آرگینک فارمنگ ڈیولپمنٹ ایجنسی (ٹی ایس او ایف ڈی اے) کے تعاون سے ہے اور میسرز پرتیبھی نامیاتی کھانے سونی پت سے برآمد کیا جارہا ہے، جو دنیا بھر میں ہندوستانی نامیاتی زرعی مصنوعات کا ایک سرکردہ برآمد کنندہ ہے۔ یہ پہل مقامی پروڈیوسروں اور ایف پی سی کو بین الاقوامی منڈیوں سے جڑنے کا موقع فراہم کرتی ہے اور تصدیق شدہ نامیاتی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی عالمی مانگ میں ریاست کی شرکت کو مضبوط کرتی ہے۔ توقع ہے کہ برآمدی مواقع حصہ لینے والے کسانوں کو گھریلو مارکیٹ کے مقابلے میں 40 فیصد زیادہ قیمت کی وصولی حاصل کرنے کے قابل بنائے گا، جس سے کسانوں کو منظم اور برآمد پر مبنی پیداوار میں حصہ لینے کے لیے ایک اہم معاشی ترغیب ملے گی۔ یہ فلیگ آف پچھلے مہینے ترپیورہ میں اے پی ای ڈی اے کے زیر اہتمام ریورس بائر سیلر میٹ (آر بی ایس ایم) پر بھی مبنی

بلجیم کے وزیراعظم نے بھارت کو اقتصادی، ٹیک پاور ہاؤس کے طور پر سراہا

ہندوستان اور بیلجیئم فوجی تبادلے اور تربیتی تعاون کو بڑھانے کے خواہاں۔ وزیراعظم نریندر مودی

نئی دہلی۔3ستمبر۔ایم این این۔نئی دہلی کے اپنے تاریخی سرکاری دورے کے دوران ہندوستان کو ایک بڑے عالمی پاور ہاؤس کے طور پر سراہتے ہوئے، بیلجیئم کے وزیراعظم بارٹ ڈی ویور نے جمعرات کو اقتصادی اور اسٹریٹجک محاذوں پر دوطرفہ تعاون کو گہرا کرنے پر زور دیا۔ ڈی ویور نے نئی دہلی کو ایک اہم اتحادی قرار دیتے ہوئے، سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت کے ساتھ ہندوستان کی سب سے بڑی جمہوریت کی تعریف کی۔ وزیراعظم نریندر مودی کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس میں بیلجیئم کے رہنما نے کہا، 20 سالوں میں بیلجیئم کے پہلے وزیراعظم کے طور پر یہاں آنا خاص طور پر معنی خیز ہے، اور یہ بہت طویل وقت ہے، یہ بہت طویل ہے۔ ان 20 سالوں میں، ہندوستان بہت زیادہ تبدیل ہوا ہے، اور یقینی طور پر وزیراعظم مودی کی قیادت کے دور میں۔ ایک اقتصادی اور تکنیکی پاور ہاؤس اور ایک اہم جغرافیائی سیاسی عنصر بنیں جس کی آواز اس خطے سے آگے بڑھے گی۔ بیلجیئم کے لیے، یہ بھارت کو ایک بڑھتا ہوا اہم شراکت دار بناتا ہے، اور مجھے یقین ہے کہ میرے ملک کے پاس بھی بدلے میں بھارت کو بہت کچھ پیش کرنے کے لیے ہے۔ ہم پیمانے پر کچھ چھوٹے ہیں۔ لیکن ہم دنیا کی سب سے زیادہ کھلی اور بین الاقوامی طور پر جڑی ہوئی معیشتوں میں سے ایک ہیں۔ ہم نے اپنی خوشحالی تجارت اور عالمی منڈیوں تک رسائی پر قائم کی ہے۔ 11 ملین باشندوں اور ایک ملک کے ساتھ، ہم دنیا کی 100 سے 52 گنا چھوٹی معیشت میں ترقی کر رہے ہیں۔ ہم نے دواسازی، کیمیکلز، بیسی کنڈکٹرز، صاف توانائی، جدید مینوفیکچرنگ، اور لاجسٹکس میں عالمی معیار کی مہارت کو فروغ دیا ہے، ہم نے جن موضوعات پر بات کی وہ ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ترقی کے موضوعات ہیں۔ دوطرفہ شراکت داری کو آگے بڑھانے والے مشترکہ وژن اور تکمیلی طاقتوں کی مزید وضاحت کرتے ہوئے، وزیراعظم ڈی ویور نے کہا، ”ہندوستان غیر معمولی پیمانہ، ہنر اور عزائم لاتا ہے۔ بیلجیئم ٹیکنالوجی، تخصص، تجربہ، اور یورپ تک رسائی لاسکتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم یہاں ہیں۔ لیکن میرا مقصد یہاں سے زیادہ وسیع ہے، ہم ہندوستان اور بیلجیم کے درمیان اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو ایک اور سطح پر لے جانا چاہتے ہیں۔ سیاسی طور پر، لیکن ہم ایک زیادہ بکھری ہوئی اور غیر یقینی دنیا میں رہتے ہیں، ہم نے اس کے بارے میں بہت زیادہ بات کی ہے، اور ہمارے تعلقات کی جڑیں پہلے سے ہی گہری ہیں۔ دریں اثناء وزیراعظم نریندر مودی نے جمعرات کو دفاع اور سیکورٹی تعاون کو دوطرفہ تعلقات کی ایک اہم بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک نے فوجی تبادلے اور تربیتی اقدامات کو فروغ دینے کے لیے معاہدوں کو حتمی شکل دی ہے۔ نئی دہلی میں ان کی ملاقات کے بعد، پی ایم مودی نے بیلجیئم کے وزیراعظم بارٹ ڈی ویور کے ساتھ ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ مشترکہ جمہوری اصولوں، ایک مضبوط مارکیٹ کی معیشت، اور مضبوط باہمی روابط دونوں ممالک کو ”قدرتی شراکت دار“ کے طور پر قائم کرتے ہیں۔ بات چیت کے اسٹریٹجک نتائج کی تفصیلات بتاتے ہوئے، پی ایم مودی نے کہا، ”آج ہمارا سیکورٹی اور سیکورٹی تعلقات ایک اہم تعاون ہے ہماری حکومتوں اور دفاعی صنعتوں کے درمیان فوجی تبادلے اور تربیتی تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا گیا ہے جس سے دفاعی تعاون اور مشترکہ پیداوار کے نئے مواقع کھلیں گے اور ہم اپنی متعلقہ ایجنسیوں کے درمیان انٹیلی جنس شیئرنگ اور تعاون کو مزید مضبوط کریں گے۔ گزشتہ دس سالوں کے دوران سفارتی تعلقات کے نمایاں ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیراعظم نے کہا کہ دوطرفہ تعاون نے دفاعی اختراع اور پائیدار توانائی سمیت اعلیٰ سٹریٹجک شعبوں کو اپنانے کے لیے روایتی ڈومینز کو کامیابی سے آگے بڑھایا ہے۔ جاری صنعتی شراکت داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، ہندوستانی رہنما نے کاکیناڈا، آندھرا پردیش میں واقع گرین امونیا کی ایک بڑی سہولت کی ترقی جیسے بڑے اقتصادی اقدامات کے ساتھ ساتھ جدید فوجی ہارڈ ویئر، جیسے زورادر لائٹ ٹینک پر مشتمل باہمی تعاون کے منصوبوں کا ذکر کیا۔ تاریخی رشتوں کو یاد کرتے ہوئے پی ایم مودی نے کہا، ہندوستان اور بیلجیئم کے تعلقات تاریخ میں بہت گہرے جڑے ہوئے ہیں۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران بیلجیئم میں ہزاروں ہندوستانی فوجیوں کی ہمت اور قربانی ہماری مشترکہ یاد کا ایک اہم حصہ ہے۔ آج جمہوری اقدار، مارکیٹ کی معیشت، اور عوام کے درمیان مضبوط تعلقات ہمیں فطری شراکت دار بناتے ہیں۔

برکس میں چین اور روس کے درمیان توازن

بھارت کی اسٹریٹجک خودمختاری کا بڑا امتحان

نئی دہلی: برکس کی صدارت سنبھالنے والا بھارت ایک پیچیدہ سفارتی توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نئی دہلی چاہتا ہے کہ برکس ترقی پذیر دنیا اور گلوبل ساؤتھ کی مضبوط آواز بنے، لیکن ساتھ ہی یہ گروپ چین کے زیر اثر اتحاد یا واضح طور پر مغرب مخالف بلاک میں تبدیل نہ ہو۔ بھارت کی حکمت عملی میں چین اور روس کے ساتھ تعلقات مرکزی اہمیت رکھتے ہیں۔ چین کے ساتھ سرحدی تنازع اور باہمی عدم اعتماد برقرار ہے، لیکن نئی دہلی یہ بھی سمجھتا ہے کہ بیجنگ کو نظرانداز کر کے برکس کے بڑے اقتصادی اور ترقیاتی اہداف حاصل کرنا ممکن نہیں۔ بھارت نے چین اور روس کی جانب سے ڈالر پر انحصار کم کرنے کی کوششوں کی حمایت تو کی ہے، لیکن مشترکہ برکس کرنسی جیسے منصوبوں سے فاصلہ رکھا ہے۔ نئی دہلی کو خدشہ ہے کہ ایسا مالیاتی نظام بالآخر چین کے اقتصادی اثر و رسوخ کو مزید مضبوط کر سکتا ہے۔ بھارت نیو ڈیولپمنٹ بینک، مقامی کرنسیوں میں تجارت، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور متبادل مالیاتی نظام کی حمایت کرتا ہے، لیکن اسے امریکہ یا مغربی ممالک کے خلاف سیاسی ہتھیار بنانے کے حق میں نہیں ہے۔ چین کے ساتھ بھارت کا ایک بڑا اختلاف بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو بھی ہے۔ نئی دہلی برکس کے ذریعے ایسے کسی منصوبے کو بالواسطہ قبولیت دینے سے گریز کرتا رہا ہے جو چین کے بی آر آئی کو مضبوط کرے۔ پاکستان کو برکس میں شامل کرنے کے معاملے پر بھی بھارت محتاط ہے، جبکہ چین اور روس اس امکان کے لیے نسبتاً زیادہ کھلے ہیں۔ دوسری جانب روس کے ساتھ بھارت کے کئی دہائیوں پر محیط دفاعی، توانائی اور سفارتی تعلقات نئی دہلی کو برکس کے اندر ایک اہم توازن فراہم کرتے ہیں۔ یوکرین جنگ کے بعد روس سے رعایتی تیل کی خریداری نے دونوں ممالک کے اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کیا ہے۔ اس کے باوجود بھارت روس اور چین کے بڑھتے ہوئے مغرب مخالف اشتراک کا حصہ بننے سے گریز کر رہا ہے۔ نئی دہلی اپنی خارجہ پالیسی کو کسی ایک عالمی طاقت یا اتحاد کے ساتھ مکمل طور پر منسلک کرنے کے بجائے اسٹریٹجک خودمختاری برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ بھارت اپنی برکس صدارت کے دوران تنظیم کو زیادہ عملی اور ترقی پر مبنی بنانے کا خواہاں ہے۔ اس کی ترجیحات میں صاف توانائی، موسمیاتی تبدیلی، گرین فنانس، صحت، فن ٹیک، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، مصنوعی ذہانت، تجارت اور مضبوط سپلائی چین شامل ہیں۔ بھارت کے لیے اصل چیلنج چین کے ساتھ ضروری تعاون، روس کے ساتھ روایتی شراکت داری اور مغربی ممالک کے ساتھ اپنے بڑھتے تعلقات کو بیک وقت برقرار رکھنا ہے۔ یہی توازن مستقبل میں برکس کے کردار اور بھارت کی آزاد عالمی طاقت کے طور پر حیثیت دونوں کے لیے اہم ثابت ہوگا۔

ہلدوانی 'شدھی کرن' تنازع پر کانگریس صدر کھڑگے برہم، جے پی نڈا کو خط لکھ کر ایف آئی آر کا مطالبہ

ہلدوانی میں مبینہ 'شدھی کرن' کے واقعے میں ملوث تنظیم اور افراد کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے۔

نئی دہلی: کانگریس صدر نے جے پی نڈا سے مطالبہ کیا کہ وہ اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ کو ہدایت دیں کہ ہلدوانی میں مبینہ 'شدھی کرن' کے واقعے میں ملوث تنظیم اور افراد کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے۔ کھڑگے نے خط میں یاد دلایا کہ انہوں نے 13 اگست 2026 کو راجیہ سبھا میں انتہائی دکھ اور تکلیف کے ساتھ 8 اگست کو ہلدوانی میں منعقدہ اپنی عوامی ریلی کے بعد پیش آنے والے اس معاملے کو اٹھایا تھا۔ کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں اپوزیشن لیڈر ملیکارجن کھڑگے نے ہلدوانی میں ان کی ریلی کے بعد مبینہ 'شدھی کرن' کے معاملے پر گہری ناراضی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے راجیہ سبھا کے قائد ایوان جے پی نڈا کو خط لکھ کر کہا کہ حیرت کی بات ہے کہ واقعے کے 24 دن گزرنے کے باوجود اب تک ایف آئی آر درج نہیں کی گئی۔ کھڑگے نے اپنے خط میں کہا کہ 'شدھی کرن' کا معاملہ صرف ان کی ذات یا کانگریس صدر کے عہدے تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ کروڑوں لوگوں کے جذبات سے گہرائی سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ کانگریس صدر نے جے پی نڈا سے مطالبہ کیا کہ وہ اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ کو ہدایت دیں کہ ہلدوانی میں مبینہ 'شدھی کرن' کے واقعے میں ملوث تنظیم اور افراد کے خلاف فوری طور پر ایف آئی آر درج کی جائے۔ کھڑگے نے خط میں یاد دلایا کہ انہوں نے 13 اگست 2026 کو راجیہ سبھا میں انتہائی دکھ اور تکلیف کے ساتھ 8 اگست کو ہلدوانی میں منعقدہ اپنی عوامی ریلی کے بعد پیش آنے والے اس معاملے کو اٹھایا تھا۔ کھڑگے کے مطابق جب انہوں نے یہ معاملہ ایوان میں اٹھایا تھا تو راجیہ سبھا کے قائد ایوان جے پی نڈا نے اسے انتہائی افسوسناک قرار دیا تھا۔ نڈا نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ بی جے پی اس طرح کی سرگرمیوں کی حمایت نہیں کرتی اور معاملے کی مکمل تحقیقات کی جائیں گی۔ کھڑگے نے کہا کہ اس وقت انہیں یقین دلایا گیا تھا کہ تحقیقات کے بعد جو بھی شخص قصوروار پایا جائے گا، اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ راجیہ سبھا کے چیئرمین نے بھی اس واقعے پر افسوس کا اظہار کیا تھا۔ تاہم کھڑگے نے کہا کہ اس یقین دہانی کے باوجود اب تک ایف آئی آر درج نہ ہونا تشویش کا باعث ہے۔ 8 اگست 2026 کو اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملیکارجن کھڑگے کی ایک ریلی منعقد ہوئی تھی۔ کانگریس کا دعویٰ ہے کہ ریلی کے دو دن بعد، 10 اگست کو اسٹیج کا مبینہ 'شدھی کرن' کیا گیا۔ کانگریس رہنما راہل گاندھی نے ایک پریس کانفرنس میں الزام لگایا تھا کہ کھڑگے کی ریلی کے بعد بی جے پی اور آر ایس ایس سے وابستہ افراد نے اسٹیج کا 'شدھی کرن' کیا۔ کانگریس رہنماؤں نے اس واقعے کو دلت برادری کی توہین اور مبینہ طور پر چھوت چھات سے جڑا عمل قرار دیتے ہوئے سخت کارروائی اور ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ دوسری جانب، مبینہ 'شدھی کرن' میں شامل تنظیم اور مقامی افراد نے اس معاملے میں عائد ذات پات سے متعلق الزامات کو مسترد کر دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کارروائی کو ذات پات یا چھوت چھات کے تناظر میں پیش کرنا درست نہیں ہے۔ اب ملیکارجن کھڑگے کی جانب سے جے پی نڈا کو خط لکھے جانے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر سیاسی بحث کا موضوع بن گیا ہے۔

بھارت اور چین سرحدی تنازع کے حل کی جانب ایک قدم آگے

کم متنازع علاقوں کی نشاندہی پر اتفاق

نئی دہلی ریجنگ: بھارت اور چین نے اپنے طویل عرصے سے جاری سرحدی تنازع کے حل کی سمت ایک اہم مگر محدود پیش رفت کرتے ہوئے سرحد کے نسبتاً کم متنازع حصوں کی نشاندہی اور حد بندی پر کام کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ دونوں ممالک اس مقصد کے لیے مذاکرات کاروں کا ایک خصوصی گروپ تشکیل دیں گے۔ یہ پیش رفت بیجنگ میں بھارت کے قومی سلامتی مشیر اجیت ڈووال اور چین کے وزیر خارجہ وانگ یی کے درمیان سرحدی مسئلے پر خصوصی نمائندوں کی 25 ویں میٹنگ کے بعد سامنے آئی۔ دونوں ممالک نے مذاکرات کے بعد آٹھ نکاتی مشترکہ بیان جاری کیا۔ بھارت اور چین نے تقریباً 3,500 کلومیٹر طویل سرحد پر کشیدگی کو فوری طور پر قابو کرنے کے لیے مشرقی اور وسطی سیکٹر میں دونئی فوجی ہاٹ لائنز اور فوجی کمانڈروں کے درمیان ملاقاتوں کے لیے دو نئے مقامات قائم کرنے پر بھی اتفاق کیا ہے۔ دونوں فریقوں نے لائن آف ایکچوئل کنٹرول یعنی ایل اے سی کے بعض علاقوں کے بارے میں ایک دوسرے کے مؤقف کو بہتر طور پر سمجھنے اور سرحدی انتظام کو مؤثر بنانے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ ایل اے سی کے محل وقوع سے متعلق مختلف تصورات دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کی ایک بڑی وجہ رہے ہیں۔ بھارت اور چین نے سرحد پر امن و استحکام برقرار رکھنے اور کسی بھی نئی صورتحال کو موجودہ سفارتی اور فوجی ذرائع کے ذریعے فوری طور پر حل کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ بھارت مسلسل اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ دوطرفہ تعلقات میں معمول کی پیش رفت کے لیے سرحد پر امن بنیادی شرط ہے۔ دونوں ممالک نے 2005 کے معاہدے کی بنیاد پر سرحدی تنازع کا جامع حل تلاش کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ بھارت چاہتا ہے کہ کسی حتمی سمجھوتے میں مغربی، وسطی اور مشرقی تمام سیکٹر شامل ہوں، نہ کہ صرف آسانی سے حل ہونے والے چند علاقوں پر سمجھوتہ کیا جائے۔ 2020 کی وادی گلوان جھڑپوں کے بعد بھارت چین تعلقات کئی دہائیوں کی نچلی سطح تک پہنچ گئے تھے۔ 2024 میں مشرقی لداخ کے بعض مقامات سے فوجیوں کے آمنے سامنے تعیناتی ختم ہونے کے بعد تعلقات میں بتدریج بہتری آئی ہے، تاہم سرحدی تنازع کے کئی بنیادی مسائل اب بھی حل طلب ہیں۔ حالیہ مذاکرات کو اس لحاظ سے اہم قرار دیا جا رہا ہے کہ دونوں ممالک سرحدی استحکام کے ساتھ ساتھ تجارت، رابطوں اور دیگر دوطرفہ شعبوں میں بھی تعلقات معمول پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

۳۵ سال بعد بھارت کی خودمختار کریڈٹ ریٹنگ 'A' زمرے میں

جاپانی ایجنسی نے بڑی اپ گریڈیشن کر دی

نئی دہلی: بھارت کی مضبوط اقتصادی کارکردگی کو ایک اور بڑی بین الاقوامی توثیق ملی ہے۔ جاپان کریڈٹ رینگ ایجنسی نے بھارت کی خودمختار کریڈٹ رینگ BBB+ سے بڑھا کر A- کر دی ہے اور آؤٹ لک کو مستحکم برقرار رکھا ہے۔ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے بعد بھارت دوبارہ کسی بین الاقوامی ایجنسی کی 'A' رینگ کیٹیگری میں پہنچا ہے۔ ایجنسی نے رینگ میں بہتری کی اہم وجوہات میں بھارت کی مضبوط اقتصادی ترقی، مؤثر معاشی پالیسیاں، نجی کھپت، سرکاری سرمایہ کاری اور مالیاتی نظام کی بہتر ہوتی صورتحال کو شامل کیا ہے۔ بھارتی معیشت نے جون سہ ماہی میں توقعات سے بہتر 7.8 فیصد شرح نمو ریکارڈ کی۔ عالمی اقتصادی دباؤ اور مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باوجود ایجنسی کو توقع ہے کہ مالی سال 2026-27 میں بھارتی معیشت کی شرح نمو 6 فیصد سے زیادہ برقرار رہے گی۔ رینگ ایجنسی نے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، جی ایس ٹی اور اقتصادی پیداوار بڑھانے والی دیگر پالیسیوں کو بھی بھارت کی معاشی بنیاد مضبوط بنانے میں اہم قرار دیا۔ بینکاری شعبے میں غیر فعال قرضوں یعنی این پی اے کی شرح کم ہو کر 2 فیصد سے بھی نیچے آ گئی ہے، جسے مالیاتی نظام کی مضبوطی کی اہم علامت قرار دیا گیا ہے۔ ایجنسی نے بھارت کی کنٹری سیلنگ بھی ایک درجہ بڑھا کر A کر دی ہے۔ اس پیش رفت کو عالمی سرمایہ کاروں کے لیے بھارت کی مالی ساکھ اور قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بڑھتے اعتماد کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ بھارت کو آخری مرتبہ 1988 میں موڈیز کی جانب سے 'A' زمرے کی رینگ ملی تھی، جو 1990-91 کے ادائیگیوں کے توازن کے بحران کے دوران ختم ہو گئی تھی۔ اب 35 سال سے زائد عرصے بعد بھارت کی 'A' زمرے میں واپسی کو ملک کی اقتصادی ترقی، میکرو اکنامک استحکام اور گزشتہ برسوں میں کیے گئے ساختی اصلاحات کی اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

جی ۲۰ / اختراعی وزارتی اجلاس میں

ہندوستان، امریکہ نے ٹیک تعاون پر تبادلہ خیال کیا

شمالی کیرولینا: کامرس اور صنعت اور الیکٹرانکس اور آئی ٹی کے وزیر مملکت جتن پرساد نے شمالی کیرولینا کے چیپل ہل میں G20 انوویشن منسٹریل کے دوران عالمی رہنماؤں اور صنعت کے سربراہوں سے ملاقات کی، جس میں اہم ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز میں دوطرفہ تعاون کو وسعت دینے پر بات چیت کی۔ پرساد نے امریکہ کے سکریٹری آف کامرس ہاورڈ لٹنک کے ساتھ دوطرفہ میٹنگ کی۔ بحث کا مرکز ان اہم شعبوں کو آگے بڑھانے پر تھا جو جدید تکنیکی منظرنامے کی بنیاد بناتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ دونوں فریقوں نے عملی تعاون کو گہرا کرنے کی راہوں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے مزید کہا، ”امریکی وزیر تجارت، مسٹر ہاورڈ لٹنک کے ساتھ میری دوطرفہ بات چیت میں، ہم نے ان شعبوں میں تعاون کو مضبوط بنانے اور ہندوستان اور امریکہ کے درمیان ٹیکنالوجی کی قیادت میں مواقع کو آگے بڑھانے کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کیا۔ انہوں نے ایکس پر لکھا کہ پرتپاک مہمان نوازی کے لیے امریکی G20 پریذیڈنسی کا شکریہ۔“ حکومت سے حکومت کی بات چیت کے ساتھ ساتھ، وزیر نے ٹیکنالوجی کے اعلیٰ افسران کے ساتھ بات چیت کی۔ پرساد نے مصنوعی ذہانت میں عالمی ترقی اور پالیسی کی سمتوں کا جائزہ لینے کے لیے وزارتی اجتماع کے دوران اینتھروپک کے شریک بانی ٹام براؤن کے ساتھ بات چیت کی۔ ”چیپل ہل میں G20 انوویشن منسٹریل کے دوران اینتھروپک کے شریک بانی، ٹام براؤن کے ساتھ مشغول ہوئے۔ ہم نے مصنوعی ذہانت کے تیزی سے تیار ہونے والے منظرنامے اور AI میں پیشرفت سے ابھرنے والے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ اسٹریٹجک بین الاقوامی شراکت داری کے لیے ملک کی کھلے پن کا اعادہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، ہندوستان عالمی ٹیکنالوجی رہنماؤں کے ساتھ بامعنی مشغولیت کا خیر مقدم کرتا ہے کیونکہ ہم اختراع کے مستقبل کو تشکیل دیتے ہیں۔ جتن پرساد نے حکومتوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی بڑی ٹیک کمپنیوں کے سربراہان جیسے انتھروپک کے شریک بانی ٹام براؤن، اینویڈیا کے سی ای او جینسن ہوانگ اور اوپن اے آئی (OpenAI) کے سیم آلٹمین سے بھی ملاقاتیں کیں تاکہ ٹیکنالوجی کے مستقبل کے فریم ورک پر تبادلہ خیال کیا جا سکے۔

بھارت اور اسرائیل کے درمیان آٹو ٹیک تعاون میں تیزی

اسرائیلی کمپنیاں بھارتی صنعت کے ساتھ شراکت داری بڑھانے لگیں

نئی دہلی: بھارت اور اسرائیل کے درمیان آٹو موبائل اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبے میں تعاون تیزی سے بڑھ رہا ہے، جبکہ اسرائیلی ٹیک کمپنیاں بھارتی کمپنیوں کے ساتھ نئی شراکت داریاں قائم کر رہی ہیں۔ اس تعاون کی ایک اہم مثال اسرائیلی ٹیکنالوجی کمپنی موبائل آئی اور بھارتی آٹو کمپنی مہندرا اینڈ مہندرا کی شراکت داری ہے۔ اس کے تحت مہندرا کی گاڑیوں میں جدید سینسر اور ڈرائیونگ ٹیکنالوجی کے استعمال کو مزید وسعت دینے پر کام کیا جا رہا ہے۔ الیکٹرک گاڑیوں کے شعبے میں بھی دونوں ممالک کے درمیان تعاون آگے بڑھ رہا ہے۔ اسرائیلی کمپنی ای وی آر موٹرز نے لارسن اینڈ ٹوبرو کے ساتھ شراکت داری کی ہے، جس کے تحت بھارت میں گاڑیوں کے لیے جدید الیکٹرک موٹر ٹیکنالوجی پر کام کیا جا رہا ہے۔ اسرائیلی سفیر ریوین آزر کے مطابق بھارت کے عالمی معیشت میں بڑھتے کردار اور مسابقت کے ساتھ دونوں ممالک کے درمیان ٹیکنالوجی اور صنعتی تعاون کے مزید مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک باہمی فائدے کے لیے اقتصادی تعاون کو مزید آگے بڑھانے کے لیے پُرعزم ہیں۔ بھارت اور اسرائیل کا تعاون صرف آٹو موبائل تک محدود نہیں بلکہ ابھرتی ٹیکنالوجی، سائبر، زراعت، پانی، صحت، انفراسٹرکچر اور دیگر شعبوں تک پھیلا ہوا ہے۔ آٹو ٹیک اور الیکٹرک موبیلٹی اب اس بڑھتی ہوئی اقتصادی شراکت داری کے اہم نئے شعبوں کے طور پر سامنے آ رہے ہیں۔

تھلامالے برج بھارت اور مالدیپ کی مضبوط دوستی کی علامت ہے

مالے/نئی دہلی: مالدیپ کے صدر ڈاکٹر محمد معیزو نے بھارت کی معاونت سے تعمیر ہونے والے تھلامالے برج کو دونوں ممالک کے درمیان مضبوط اور دیرپا دوستی کی علامت قرار دیتے ہوئے منصوبے میں بھارت کے کردار کو سراہا ہے۔ صدر معیزو نے زیر تعمیر پل کا دورہ کیا اور مالے سے ولیمالے تک نئے منسلک ہونے والے حصے پر پیدل چل کر تعمیراتی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کہا کہ گریٹر مالے کنیکٹیویٹی پروجیکٹ مالدیپ کے اہم ترین بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں میں شامل ہے، جو مالے، ولیمالے، گلفالہو اور تھلافوشی کو آپس میں جوڑے گا۔ صدر معیزو نے منصوبے کو خصوصی ترجیح دینے پر بھارتی وزیراعظم نریندر مودی اور حکومت بھارت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بھارتی ہائی کمشنر جی بالاسبرامنیم اور دونوں ممالک کی تکنیکی ٹیموں کی کوششوں کو بھی سراہا۔ تقریباً 7.6 کلومیٹر طویل اس منصوبے کے لیے بھارت کی جانب سے مجموعی طور پر 500 ملین ڈالر کی مالی معاونت فراہم کی گئی ہے، جس میں 100 ملین ڈالر کی گرانٹ اور 400 ملین ڈالر کی رعایتی لائن آف کریڈٹ شامل ہے۔ صدر معیزو نے امید ظاہر کی کہ موجودہ رفتار برقرار رہی تو منصوبہ زیادہ سے زیادہ ایک سال میں مکمل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تھلامالے برج نہ صرف مالدیپ میں رابطوں اور اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دے گا بلکہ بھارت اور مالدیپ کے درمیان بڑھتی ہوئی ترقیاتی شراکت داری کی بھی ایک نمایاں مثال بنے گا۔

ہند، امریکہ اور یورپ کو لچکدار اہم معدنی سپلائی چین بنانے کیلئے مشغول کر رہا ہے

نئی دہلی: صنعت و تجارت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے کہا کہ ہندوستان امریکہ، برطانیہ اور یورپی ممالک کے ساتھ مل کر اہم معدنی سپلائی چین کو مضبوط کرنے اور گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پروسیسنگ کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے کام کر رہا ہے۔ دہلی میں آٹو موٹیو کمپوننٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن آف انڈیا (ACMA) کے 66 ویں سالانہ اجلاس کے موقع پر بات کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ ہندوستان کئی ممالک کے ساتھ اہم معدنیات میں تعاون اور شراکت داری پر بات چیت کر رہا ہے۔ گوئل نے کہا، ”ہم کچھ ایسے ممالک سے بات کر رہے ہیں جن کے ساتھ ہم امریکہ کے ساتھ، ہماری ضروریات کے لیے پروسیس اور تیار کیے جانے والے اہم معدنیات کو فروغ دینے کے لیے تعاون اور شراکت داری کریں گے۔“ گوئل نے مزید کہا کہ ہندوستان اہم معدنیات پارٹنرشپ کا رکن ہے اور پیکس سلیکا گروپنگ میں سرگرمی سے حصہ لے رہا ہے۔ حکومت برطانیہ اور یورپ کے شراکت داروں کے ساتھ مزید لچکدار سپلائی چینز بنانے کے لیے بھی بات چیت کر رہی ہے۔ ہم تنقیدی معدنیات کی شراکت کے رکن ہیں، ہم پیکس سلیکا گروپنگ میں سرگرم ہیں جو انہوں نے بنایا ہے، برطانیہ اور یورپ میں ہمارے کئی شراکت داروں کے ساتھ ہم اس بارے میں بات چیت کر رہے ہیں کہ ہم مزید لچکدار سپلائی چین کیسے بنا سکتے ہیں۔ ہندوستان آگے بڑھ رہا ہے اور یہ واحد حقیقت ہے۔ گوئل نے ہندوستان کی اقتصادی ترقی کا بھی دفاع کرتے ہوئے کہا کہ ملک عالمی غیر یقینی صورتحال کے باوجود تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل ہے۔

۳۵ سال بعد بھارت کی خودمختار کریڈٹ ریٹنگ 'A' زمرے میں

جاپانی ایجنسی نے بڑی اپ گریڈیشن کر دی

نئی دہلی: بھارت کی مضبوط اقتصادی کارکردگی کو ایک اور بڑی بین الاقوامی توثیق ملی ہے۔ جاپان کریڈٹ رینگ ایجنسی نے بھارت کی خودمختار کریڈٹ رینگ BBB+ سے بڑھا کر A- کر دی ہے اور آؤٹ لک کو مستحکم برقرار رکھا ہے۔ تین دہائیوں سے زیادہ عرصے بعد بھارت دوبارہ کسی بین الاقوامی ایجنسی کی 'A' رینگ کیٹیگری میں پہنچا ہے۔ ایجنسی نے رینگ میں بہتری کی اہم وجوہات میں بھارت کی مضبوط اقتصادی ترقی، مؤثر معاشی پالیسیاں، نجی کھپت، سرکاری سرمایہ کاری اور مالیاتی نظام کی بہتر ہوتی صورتحال کو شامل کیا ہے۔ بھارتی معیشت نے جون سہ ماہی میں توقعات سے بہتر 7.8 فیصد شرح نمو ریکارڈ کی۔ عالمی اقتصادی دباؤ اور مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے باوجود ایجنسی کو توقع ہے کہ مالی سال 2026-27 میں بھارتی معیشت کی شرح نمو 6 فیصد سے زیادہ برقرار رہے گی۔ رینگ ایجنسی نے ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر، جی ایس ٹی اور اقتصادی پیداوار بڑھانے والی دیگر پالیسیوں کو بھی بھارت کی معاشی بنیاد مضبوط بنانے میں اہم قرار دیا۔ بینکاری شعبے میں غیر فعال قرضوں یعنی این پی اے کی شرح کم ہو کر 2 فیصد سے بھی نیچے آ گئی ہے، جسے مالیاتی نظام کی مضبوطی کی اہم علامت قرار دیا گیا ہے۔ ایجنسی نے بھارت کی کنٹری سیلنگ بھی ایک درجہ بڑھا کر A کر دی ہے۔ اس پیش رفت کو عالمی سرمایہ کاروں کے لیے بھارت کی مالی ساکھ اور قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت میں بڑھتے اعتماد کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ بھارت کو آخری مرتبہ 1988 میں موڈیز کی جانب سے 'A' زمرے کی رینگ ملی تھی، جو 1990-91 کے ادائیگیوں کے توازن کے بحران کے دوران ختم ہو گئی تھی۔ اب 35 سال سے زائد عرصے بعد بھارت کی 'A' زمرے میں واپسی کو ملک کی اقتصادی ترقی، میکرو اکنامک استحکام اور گزشتہ برسوں میں کیے گئے ساختی اصلاحات کی اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔

اسکول ٹھیک کرو' مہم کی کیوں ہو رہی ہے مخالفت؟ ہم طلبہ کی اے ٹیم ہیں

ابھیجیت دپکے کی تعلیمی قابلیت اور ڈگری کو لے کر اٹھنے والے سوالات پر بھی انہوں نے ردعمل ظاہر کیا۔

نئی دہلی: ابھیجیت دپکے کی تعلیمی قابلیت اور ڈگری کو لے کر اٹھنے والے سوالات پر بھی انہوں نے ردعمل ظاہر کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ عوامی زندگی میں ہیں، ان کی ڈگری اور تعلیم کے بارے میں سوال پوچھے جا سکتے ہیں۔ کانگروچ جنتا پارٹی کے صدر ابھیجیت دپکے نے جمعرات کے روز میڈیا سے گفتگو کے دوران 'اسکول ٹھیک کرو' مہم کو لے کر بی جے پی کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ بہتر اسکول اور تعلیم کا مسئلہ کسی ایک سیاسی جماعت یا تنظیم تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ملک کے ہر بچے کے مستقبل سے جڑا ہوا سوال ہے۔ ابھیجیت دپکے نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر میں شیوسینا اور این سی پی بھی اسکولوں کو بہ

ایم ایس دھونی اور رشبھ پنت کی ویڈیو لیک

ایک ساتھ پارٹی کرتے نظر آئے کرکٹرز

ایم ایس دھونی اور رشبھ پنت کی ایک ویڈیو لیک ہونے کے بعد سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہوگئی ہے۔ پارٹی

کے اس ان دیکھی لمحے میں دھونی کا مزاحیہ جواب اور پنت کا انداز مداحوں کو خوب پسند آرہا ہے۔ کرکٹ کے میدان سے دور ایم ایس دھونی اور رشبھ پنت کی دوستی کا ایک نیا اور انتہائی دلچسپ ویڈیو ان دنوں سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہورہا ہے۔ اس وائرل کلپ میں دونوں معروف کرکٹرز کے درمیان کا منفرد اور دوستانہ رشتہ صاف نظر آرہا ہے، جسے دیکھ کر مداح ایک بار پھر ان پر محبت نچھاور کررہے ہیں۔ کچھ عرصہ قبل سری لنکا کے دورے سے ٹھیک پہلے پنت اپنی کھیل کی خامیوں کو دور کرنے اور اہم مشورے لینے کے لیے براہ راست دھونی کے شہر رانچی پہنچ گئے تھے۔ وہاں 'کیپٹن کول' کی نگرانی میں انہوں نے نیٹ پر خوب پسینہ بہایا اور سخت مشق کی تھی۔ سامنے آنے والی اس نئی ویڈیو میں دھونی اور پنت اپنے کچھ قریبی دوستوں کے ساتھ کسی پارٹی سے لطف اندوز ہوتے نظر آرہے ہیں۔ ویڈیو میں پنت ایک صوفے پر بیٹھے بزرگ شخص کے پاس نظر آتے ہیں اور دور کھڑے دھونی کو پیار سے 'ماہی بھائی' کہہ کر گروپ فوٹو کے لیے اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اس پر دھونی مسکراتے ہوئے ان کے پاس آتے ہیں اور انتہائی مزاحیہ انداز میں کہتے ہیں: 'ذرا حقہ پی کے آتا ہوں'۔ دونوں کھلاڑیوں کی بے تکلف اور بے ساختہ مستی کو مداح کافی پسند کررہے ہیں۔ اس سے قبل بھی دھونی اپنی اہلیہ ساکشی کے ساتھ مسوری میں رشبھ پنت کی بہن ساکشی پنت کی شادی میں شرکت کر چکے ہیں، جہاں کرکٹ کی دنیا کی کئی بڑی شخصیات موجود تھیں۔ اگر کھیل کی بات کریں تو حال ہی میں سری لنکا کے خلاف کھیلی گئی دو میچوں کی ٹیسٹ سیریز میں شبھمن گل کی کپتانی والی ٹیم انڈیا نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیریز 1-0 سے اپنے نام کی تھی۔ گال ٹیسٹ میں بھارت کو کامیابی ملی تھی، جبکہ کولمبو میں کھیلا گیا دوسرا مقابلہ ڈرا پر ختم ہوا تھا۔ اس پوری سیریز میں رشبھ پنت کا بلا خوب چلا۔ انہوں نے تین اننگز میں 56 کی شاندار اوسط سے مجموعی طور پر 168 رنز بنائے، جس میں دو بہترین نصف سنچریاں شامل تھیں۔ بھارت کی اس سیریز جیت میں ان کا کردار انتہائی اہم رہا۔ سری لنکا سے واپسی کے بعد پنت نے بنگلورو کے بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس میں رویندر جڈیجا، یشسوی جیسوال اور شریئس ایئر کے ساتھ اپنا لازمی فٹنس ٹیسٹ بھی پاس کرلیا ہے۔

ایشین انڈر۔۲۰ / ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

ہندوستان کو ویمنز چیمپئن ٹرافی ۲۰۲۷ء کی میزبانی، لنکا نے کیوں موقع گنوایا؟

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے پہلی ویمنز چیمپئن ٹرافی ۲۰۲۷ء کی میزبانی ہندوستان کو سونپ دی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ اگلے سال ۱۴ر سے ۲۸ر فروری تک کھیلا جائے گی۔ ابتدائی طور پر اس کی میزبانی سری لنکا کو کرنی تھی، لیکن وہاں کے کرکٹ بورڈ کے معاملات میں حکومتی مداخلت کے بعد جاری انتظامی اصلاحات کے باعث سری لنکا سے میزبانی واپس لے لی گئی۔ انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) نے پہلی ویمنز چیمپئن ٹرافی ۲۰۲۷ء کی میزبانی ہندوستان کو سونپ دی ہے۔ یہ ٹورنامنٹ اگلے سال ۱۴ر سے ۲۸ر فروری تک کھیلا جائے گی۔ ابتدائی طور پر اس کی میزبانی سری لنکا کو کرنی تھی، لیکن وہاں کے کرکٹ بورڈ کے معاملات میں حکومتی مداخلت کے بعد جاری انتظامی اصلاحات کے باعث سری لنکا سے میزبانی واپس لے لی گئی۔ آئی سی سی کے مطابق چھ ٹیموں پر مشتمل یہ تاریخی ٹورنامنٹ ہندوستان کے دو میدانوں میں کھیلا جائے گا۔ ان میں ممبئی کا کرکٹ کلب آف انڈیا (سی سی آئی) اور انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم، بڑودہ شامل ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ نوی ممبئی کا ڈی وائی پاٹل اسٹیڈیم، جہاں ہندوستان نے ۲۰۲۵ء ویمنز ون ڈے ورلڈ کپ کا ٹائٹل جیتا تھا، اس مقابلے کے لیے منتخب نہیں کیا گیا۔ آئی سی سی نے اپنے بیان میں کہا کہ ویمنز چیمپئن ٹرافی پہلے سری لنکا میں منعقد ہونی تھی، تاہم اب یہ ٹورنامنٹ ہندوستان میں کھیلا جائے گا کیونکہ سری لنکا کرکٹ (ایس ایل سی) آئی سی سی کے سالانہ اجلاس میں جولائی میں طے کیے گئے ضروری اصلاحاتی اقدامات پر عمل کر رہا ہے۔ اس وقت سری لنکا کا انتظام ایک عبوری ٹرانسفارمیشن کمیٹی (Transformation Committee) کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ یہ کمیٹی سری لنکا کی حکومت نے کرکٹ بورڈ میں آئینی اور انتظامی تبدیلیاں کرنے کے لیے تشکیل دی ہے۔ آئی سی سی اپنے قوانین کے تحت کرکٹ کے معاملات میں سیاسی مداخلت کی سختی سے مخالفت کرتا ہے۔ عالمی کرکٹ ادارہ ایسی تنظیموں یا اداروں کو تسلیم نہیں کرتا جو براہ راست حکومت کی جانب سے مقرر کیے گئے ہوں۔ اسی وجہ سے ٹرانسفارمیشن کمیٹی کے قیام کے بعد سے سری لنکا کرکٹ کے نمائندوں کو آئی سی سی بورڈ کے اجلاسوں میں شرکت سے روک دیا گیا ہے۔ آئی سی سی نے بتایا کہ ہندوستان کو میزبان منتخب کرنے سے قبل ایک باقاعدہ تشخیصی عمل مکمل کیا گیا۔ اس دوران بنگلہ دیش اور جنوبی افریقہ کی جانب سے پیش کی گئی میزبانی کی تجاویز پر بھی غور کیا گیا۔ بالآخر آئی سی سی بورڈ نے بدھ کے روز ہندوستان کی میزبانی کی منظوری دے دی۔ ہندوستان کو ویمنز کرکٹ کے بڑے عالمی ٹورنامنٹس کے انعقاد کا وسیع تجربہ بھی حاصل ہے۔ ۲۰۲۵ء میں ہندوستان نے ویمنز ون ڈے ورلڈ کپ کی میزبانی کی تھی، جبکہ ملک میں خواتین کی کرکٹ اور ڈومیسٹک انفراسٹرکچر میں بھی تیزی سے توسیع ہوئی ہے۔ ویمنز چیمپئن ٹرافی ۲۰۲۷ء خواتین کی کرکٹ میں ایک نئے آئی سی سی ٹورنامنٹ کے طور پر اہم مقام رکھتی ہے۔ اس کے پہلے ایڈیشن میں دنیا کی چھ بہترین ٹیمیں ایک دوسرے کے خلاف مقابلہ کریں گی۔ آئی سی سی کے مطابق یہ ٹورنامنٹ خواتین کی کرکٹ کو مزید فروغ دینے کے ساتھ ساتھ کھلاڑیوں اور ٹیموں کو عالمی سطح پر اپنی پوزیشن مضبوط بنانے کا موقع فراہم کرے گا۔ آئی سی سی چیئرمین نے کہا کہ اب ہر سال آئی سی سی کا کوئی نہ کوئی بڑا ویمنز ٹورنامنٹ منعقد ہونے سے خواتین کی کرکٹ کو مسلسل رفتار دینے، مقابلوں میں تسلسل پیدا کرنے اور دنیا بھر میں اس کھیل کے شائقین کی دلچسپی بڑھانے کا ایک بڑا موقع ملے گا۔ ویمنز چیمپئن ٹرافی ۲۰۲۷ء میں مجموعی طور پر چھ ٹیمیں حصہ لیں گی: آسٹریلیا، انگلینڈ، ہندوستان، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ اور سری لنکا۔ تمام ٹیمیں راؤنڈ رابن فارمیٹ میں ایک دوسرے کے خلاف کھیلیں گی۔ لیگ مرحلے کے اختتام پر پوائنٹس ٹیبل کی سرفہرست دو ٹیمیں ۲۸ر فروری ۲۰۲۷ء کو ہونے والے فائنل میں جگہ بنائیں گی۔

روہت شرما کے مستقبل پر آج بی سی سی آئی کی میٹنگ میں ہوگا فیصلہ!

بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سیکیا کا کہنا تھا کہ روہت لارڈز میں ریٹائر نہیں ہوں گے اور جب تک ٹیم کے منصوبوں میں ہیں، تب تک کھیلتے رہیں گے۔

بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سیکیا کا کہنا تھا کہ روہت لارڈز میں ریٹائر نہیں ہوں گے اور جب تک ٹیم کے منصوبوں میں ہیں، تب تک کھیلتے رہیں گے۔ یہ بیان سلیکشن کمیٹی کو اچھا نہیں لگا۔ آج (3 ستمبر) 'بی سی سی آئی' (بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا) کی میٹنگ ہونے والی ہے۔ اس میٹنگ میں کئی اہم مسئلوں پر غور وخوض کیا جائے گا۔ آئرلینڈ اور انگلینڈ کے خلاف شکست سے لے کر چیف سلیکٹر اجیت اگرکر کی مدت کار پر بھی فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ اسی میٹنگ میں روہت شرما پر بھی گفتگو ممکن ہے، کیوں کہ ان کے ریٹائرمنٹ کی خبروں نے گزشتہ ماہ انٹرنیٹ پر ہلچل مچادی تھی۔ بی سی سی آئی کی اس میٹنگ میں بورڈ کے سکریٹری دیوجیت سیکیا، اجیت اگرکر، گوتم گمبھیر اور 'سنٹر آف ایکسیلینس' کے سربراہ وی وی ایس لکشمن موجود ہوسکتے ہیں۔ یہ بھی خبریں آرہی ہیں کہ شبھمن گل اور شریاس ایئر بھی اس میٹنگ میں شامل ہوسکتے ہیں۔ 'کرک بز' کی رپورٹ کے مطابق 3 ستمبر کو ہونے والی میٹنگ میں روہت شرما کے مستقبل پر بات ہوسکتی ہے۔ دعویٰ یہ کیا گیا تھا کہ وہ لارڈز میں انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سیریز کے بعد ریٹائر ہوجائیں گے۔ معاملہ اس مرحلے پر پہنچ گیا تھا کہ سلیکٹرز نے 'ہٹ مین' پر واضح کردیا تھا کہ وہ 2027 کے ورلڈ کپ کے منصوبوں میں شامل نہیں ہوں گے۔ حالانکہ بی سی سی آئی سکریٹری کے بیان کے بعد سب کچھ تبدیل ہوگیا تھا۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سیکیا کا کہنا تھا کہ روہت لارڈز میں ریٹائر نہیں ہوں گے اور جب تک ٹیم کے منصوبوں میں ہیں، تب تک کھیلتے رہیں گے۔ یہ بیان سلیکشن کمیٹی کو اچھا نہیں لگا۔ رپورٹ کے مطابق سلیکٹرس روہت کو 2027 ورلڈ کپ کے منصوبوں میں شامل نہ کرنے کی بات کہہ چکے ہوسکتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ روہت شرما نے انگلینڈ کے خلاف ون ڈے سریز کے پہلے 2 میچوں میں 11 رن اور 26 رن بنائے تھے، اور ریٹائرمنٹ کی خبریں عروج پر تھیں۔ پھر آخری ون ڈے میں 138 رنوں کی تاریخی پاری کھیلی، جس کے بعد روہت شرما لارڈز میدان میں ونڈے سنچری لگانے والے پہلے ہندوستانی بلے باز بن گئے۔ خبروں کے مطابق سنچری لگانے کے باوجود یہ طے نہیں ہے کہ روہت شرما ورلڈ کپ 2027 کھیلیں گے یا نہیں۔ اب روہت شرما میدان میں کب اتریں گے، یہ بڑا سوال ہے۔ بورڈ میٹنگ میں ان کے مستقبل پر بڑا فیصلہ لیا جاسکتا ہے۔ ہندوستانی ٹیم کی اگلی ونڈے سیریز اسی مہینے ویسٹ انڈیز کے خلاف کھیلی جائے گی۔ ہندوستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان 27 ستمبر سے 3 اکتوبر تک 3 ونڈے میچ کھیلے جائیں گے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ روہت اس سیریز کا حصہ ہوں گے یا نہیں۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ اس سیریز سے قبل ہی روہت شرما کے مستقبل سے متعلق فیصلہ لے لیا جائے گا۔

دو واقعات جنہوں نے کرن مورے کو کرکٹر سے زیادہ سرخیوں میں رکھا

مورے وکٹ کے پیچھے اپنی مستعد اور پھرتیلی وکٹ کیپنگ کے لیے جانے جاتے تھے۔

کرن مورے بھارت کے سابق وکٹ کیپر بلے باز ہیں۔ مورے وکٹ کے پیچھے اپنی مستعد اور پھرتیلی وکٹ کیپنگ کے لیے جانے جاتے تھے۔ تاہم دو ایسے واقعات بھی ہیں جنہوں نے کرن مورے کو ایک کرکٹر کی حیثیت سے کہیں زیادہ شہرت اور توجہ دلائی۔ کرن مورے کی پیدائش 4 ستمبر 1962 کو بڑودہ میں ہوئی تھی۔ انہوں نے 81-1980 کے سیزن میں بڑودہ کی جانب سے فرسٹ کلاس کرکٹ میں ڈیبیو کیا تھا۔ گھریلو کرکٹ میں شاندار کارکردگی کے بعد کرن مورے نے دسمبر 1984 میں بین الاقوامی کرکٹ میں قدم رکھا۔ سال 1986 میں انہیں ٹیسٹ ٹیم میں بھی جگہ مل گئی۔ مورے صرف اپنی وکٹ کیپنگ ہی نہیں بلکہ وکٹ کے پیچھے سے حریف ٹیم کے بلے بازوں پر طنز کرنے اور انہیں پریشان کرنے کے لیے بھی خاصے مشہور رہے۔ 1992 کے ورلڈ کپ میں 4 مارچ کو بھارت اور پاکستان کے درمیان مقابلہ کھیلا گیا تھا۔ اس میچ میں مورے نے وکٹ کے پیچھے سے اتنی زیادہ اپیل کی کہ پاکستانی بلے باز جاوید میاں داد جھنجھلا گئے اور پچ پر ہی کودنا شروع کردیا تھا۔ یہ واقعہ کرکٹ کی تاریخ کے سب سے زیادہ زیر بحث واقعات میں سے ایک ہے۔ سوشل میڈیا پر اس واقعے کی ویڈیو اکثر وائرل ہوتی رہتی ہے۔ ایک بلے باز کی حیثیت سے مورے اتنے مؤثر نہیں تھے، لیکن نچلے نمبر پر بیٹنگ کرتے ہوئے انہوں نے ٹیم کے لیے کئی اہم اننگز کھیلی تھیں۔ مورے نے 49 ٹیسٹ کی 64 اننگز میں 70.25 کی اوسط سے 285,1 رنز بنائے۔ اس دوران ان کے بلے سے 7 نصف سنچریاں نکلیں۔ وکٹ کیپر کے طور پر مورے نے 110 کیچ لینے کے ساتھ 20 اسٹمپنگ بھی کیں۔ وہیں 94 ون ڈے میچوں کی 65 اننگز میں انہوں نے 563 رنز بنائے۔ ون ڈے میں ان کے نام 63 کیچ اور 27 اسٹمپنگ درج ہیں۔ 1993 میں 'ارجن ایوارڈ' سے نوازے گئے کرن مورے نے اسی سال ریٹائرمنٹ کے بعد کوچ اور کمنٹیٹر کے طور پر بھی کام کیا۔ 2002 سے 2006 تک وہ بی سی سی آئی کی سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین رہے۔ چیف سلیکٹر کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے مورے نے کئی نوجوان کرکٹرز کو بھارتی ٹیم میں موقع دیا، جبکہ سینئر کھلاڑیوں کو ٹیم سے باہر بھی کیا۔ کرن مورے سورو گنگولی کو ٹیم سے ڈراپ کرنے کی وجہ سے بھی خاصے زیر بحث رہے۔ اس وقت گنگولی بھارتی کرکٹ کے سب سے کامیاب بلے بازوں اور کپتانوں میں شمار ہوتے تھے۔ انہیں ٹیم سے باہر کرنا آسان فیصلہ نہیں تھا، لیکن مورے نے یہ فیصلہ لیا اور سرخیوں میں آگئے۔ ٹیم سے ڈراپ کیے جانے کے بعد گنگولی، مورے کے سلیکشن کمیٹی کے چیئرمین رہنے کے دوران ٹیم انڈیا میں واپسی نہیں کرسکے تھے۔ جاوید میاں داد اور سورو گنگولی کے ساتھ پیش آنے والے ان واقعات کی وجہ سے کرن مورے اکثر خبروں میں رہے ہیں۔ وہ آج بھی گھریلو کرکٹ میں مختلف اداروں کے ساتھ مختلف ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔

ڈاکٹر نینے نے انوشکا شرما اور وراٹ کوہلی کے لندن منتقل ہونے کی وجہ بتائی

بالی ووڈ اداکارہ انوشکا شرما اور وراٹ کوہلی کے لندن منتقل ہونے کی وجہ ایک بار پھر موضوعِ بحث بن گئی ہے

بالی ووڈ اداکارہ انوشکا شرما اور ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وراٹ کوہلی کے لندن منتقل ہونے کی وجہ ایک بار پھر موضوعِ بحث بن گئی ہے۔ مادھوری دکشت کے شوہر اور معروف ڈاکٹر شری رام نینے نے ایک پرانی گفتگو میں انکشاف کیا تھا کہ اس جوڑے نے لندن میں رہنے کا فیصلہ بنیادی طور پر نجی زندگی اور اپنے بچوں کو معمول کی زندگی دینے کے لیے کیا۔ بالی ووڈ اداکارہ انوشکا شرما اور ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان وراٹ کوہلی کے لندن منتقل ہونے کی وجہ ایک بار پھر موضوعِ بحث بن گئی ہے۔

مادھوری دکشت کے شوہر اور معروف ڈاکٹر شری رام نینے نے ایک پرانی گفتگو میں انکشاف کیا تھا کہ اس جوڑے نے لندن میں رہنے کا فیصلہ بنیادی طور پر نجی زندگی اور اپنے بچوں کو معمول کی زندگی دینے کے لیے کیا۔ ڈاکٹر شری رام نینے نے یوٹیوبر رنویر الہ آبادیہ کے ساتھ گفتگو میں وراٹ کوہلی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک بہترین انسان ہیں۔ اسی دوران انہوں نے انوشکا شرما کے ساتھ اپنی ایک گفتگو کا ذکر کیا۔ نینے کے مطابق انوشکا نے بتایا تھا کہ وہ اور وراٹ لندن منتقل ہونے کے بارے میں سوچ رہے ہیں کیونکہ ہندوستان میں وہ اپنی کامیابی سے پوری طرح لطف اندوز نہیں ہو پا رہے تھے۔ ڈاکٹر نینے نے وضاحت کی کہ مشہور شخصیات کی زندگی میں مسلسل عوامی توجہ ایک بڑا مسئلہ بن سکتی ہے۔ ان کے مطابق انوشکا اور وراٹ جو بھی کرتے ہیں، اس پر لوگوں اور میڈیا کی نظر رہتی ہے، جس کی وجہ سے بعض اوقات مشہور شخصیات خود کو تقریباً الگ تھلگ محسوس کرنے لگتی ہیں۔ ڈاکٹر نینے نے اپنی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہ لوگوں کے ساتھ گھلنے ملنے والے انسان ہیں، لیکن مسلسل سیلفی اور تصاویر کی درخواستیں بعض اوقات مشکل صورتحال پیدا کردیتی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ریسٹورنٹ میں کھانا کھاتے ہوئے بھی لوگ سیلفی کے لیے آجاتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ کسی برے ارادے سے نہیں ہوتا، لیکن جب ہر نجی لمحے میں عوامی توجہ شامل ہوجائے تو یہ صورتحال مداخلت محسوس ہونے لگتی ہے۔ ڈاکٹر نینے نے خاص طور پر کہا کہ انوشکا اور وراٹ اپنے بچوں کی پرورش معمول کے مطابق کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لندن جیسی جگہ انہیں زیادہ نجی اور پرسکون ماحول فراہم کرسکتی ہے۔ انوشکا اور وراٹ نے دسمبر ۲۰۱۷ء میں اٹلی میں شادی کی تھی۔ ان کی بیٹی وامیکا ۲۰۲۱ء میں پیدا ہوئی جبکہ بیٹے اکائے کی پیدائش ۲۰۲۴ء میں ہوئی۔ اب دونوں بچوں کے ساتھ لندن میں رہ رہے ہیں۔

منوج تیواری کی بیٹی ریتی تیواری لے سکتی ہیں بگ باس کے گھر میں انٹری

ٹی وی کا مقبول ریئلٹی شو 'بگ باس ۲۰' جلد شروع ہونے والا ہے۔

ٹی وی کا مقبول ریئلٹی شو 'بگ باس 20' جلد شروع ہونے والا ہے۔ قیاس آرائیاں ہیں کہ اس بار منوج تیواری کی بیٹی ریتی تیواری بطور کنٹیسٹنٹ بگ باس کے گھر میں انٹری لے سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ کئی بڑے نام بھی دوڑ میں شامل ہیں۔ ٹی وی کا سب سے متنازع اور مقبول ریئلٹی شو بگ باس ایک بار پھر ناظرین کو محظوظ کرنے آرہا ہے۔ شو کے 20 ویں سیزن کو لے کر مداحوں میں زبردست جوش وخروش دیکھا جارہا ہے اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی سلمان خان ہی شو کی میزبانی کریں گے۔ جیسے جیسے شو کے پریمیئر کی تاریخ قریب آرہی ہے، ویسے ویسے اس میں شامل ہونے والے کنٹیسٹنٹس کے ناموں کو لے کر سوشل میڈیا پر قیاس آرائیاں تیز ہوگئی ہیں۔ اسی دوران ایک دلچسپ خبر سامنے آرہی ہے کہ معروف گلوکار اور سیاست دان منوج تیواری کی بیٹی ریتی تیواری اس بار بگ باس کے گھر میں دھوم مچاتی نظر آسکتی ہیں۔ میڈیا رپورٹس اور خبروں کے مطابق ریتی تیواری کو 'بگ باس 20' کے لیے تقریباً کنفرم مانا جارہا ہے۔ ریتی پیشے کے اعتبار سے گلوکارہ، نغمہ نگار اور کمپوزر ہیں۔ وہ کئی اوریجنل گانے اور کور سونگز ریلیز کرچکی ہیں۔ موسیقی کے علاوہ انہوں نے سیاست میں بھی قسمت آزمائی ہے اور سال 2024 میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شمولیت اختیار کی تھی۔ ممبئی میں اپنی والدہ کے ساتھ رہنے والی ریتی نے اپنی اسکولی تعلیم یہاں کے معروف جمنا بائی نرسی اسکول سے مکمل کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ اپنے چچا ارون پانڈے کی مارکیٹنگ کمپنی 'ریتی گروپ' سے بھی وابستہ ہیں۔ تاہم میکرز کی جانب سے ابھی تک ان کے نام کی باضابطہ تصدیق نہیں کی گئی ہے، لیکن اندرونی ذرائع کے مطابق ان کا نام فائنل مانا جارہا ہے۔ اس بار کا سیزن کئی لحاظ سے خاص ہونے والا ہے۔ 'بگ باس 20' آئندہ 6 ستمبر کو شاندار انداز میں ٹی وی پر دستک دینے جارہا ہے۔ اس بار شو کی تھیم 'ایک وردان اور تھانستور' رکھی گئی ہے۔ اسے لے کر مداحوں میں خاصا تجسس ہے کہ میکرز اس بار کون سا نیا اور دلچسپ کھیل پیش کرنے والے ہیں۔ سب سے بڑا سرپرائز یہ ہے کہ اس سیزن کو ایک ساتھ ہندی، تمل، تیلگو، کنڑ اور ملیالم زبانوں میں ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔ یہ بھارتی ٹیلی ویژن کی تاریخ میں ایک بڑا ملٹی لینگویج لانچ ہونے جارہا ہے۔ ریتی تیواری کے علاوہ سوشل میڈیا پر کئی دیگر مقبول سیلیبریٹیز کے نام بھی زیر بحث ہیں۔ رپورٹس کے مطابق اس سیزن میں کرن واہی، قاضی توقیر خان، ماہی وج، سوشل میڈیا پر چھائے رہنے والے کوشل تنور عرف 'گلو'، باکسر میری کوم، آمر پالی دوبے، خوشی دوبے، گیتا بسرا، شووک چکرورتی، امن گاندھی اور ارشفا خان جیسے ستارے نظر آسکتے ہیں۔ تاہم اصل فہرست میں کس کا نام شامل ہے اور کون بگ باس کے گھر میں قدم رکھے گا، اس کا مکمل انکشاف شو کے آن ایئر ہونے کے بعد ہی ہوسکے گا۔

کے بھاگیہ راج کی یاد کے باعث فلم 'ہائی' دیکھنے کی ہمت نہیں کرپارہی: رادھیکا سرتھ کمار

اداکارہ رادھیکا سرتھ کمار نے فلم کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا، ساتھ ہی ایک ایسی بات بھی بتائی جس کی وجہ سے وہ اب تک یہ فلم نہیں دیکھ پائی ہیں

اداکارہ رادھیکا سرتھ کمار نے فلم کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا، ساتھ ہی ایک ایسی بات بھی بتائی جس کی وجہ سے وہ اب تک یہ فلم نہیں دیکھ پائی ہیں۔ رادھیکا نے کہا کہ اس فلم سے ان کی ایک انتہائی خاص اور جذباتی یاد وابستہ ہے۔ جنوبی سنیما کی معروف اداکارہ رادھیکا سرتھ کمار ان دنوں اپنی فلم 'ہائی' کے سلسلے میں سرخیوں میں ہیں۔ فلم میں رادھیکا نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے، جبکہ ان کے ساتھ کوین اور نین تارا مرکزی کرداروں میں نظر آرہے ہیں۔ فلم کو ناظرین کی جانب سے اچھا ردعمل ملا ہے اور اس کی کامیابی کے بعد ٹیم کی جانب سے ایک تھینک یو میٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر رادھیکا نے فلم کی کامیابی پر خوشی کا اظہار کیا، ساتھ ہی ایک ایسی بات بھی بتائی جس کی وجہ سے وہ اب تک یہ فلم نہیں دیکھ پائی ہیں۔ رادھیکا نے کہا کہ اس فلم سے ان کی ایک انتہائی خاص اور جذباتی یاد وابستہ ہے۔ رادھیکا نے کہا، ''میں نے ابھی تک 'ہائی' فلم نہیں دیکھی ہے۔ میرے لیے یہ فلم دیکھنا آسان نہیں ہے، کیونکہ یہ میرے دوست اور مرحوم اداکار، ہدایت کار اور اسکرین رائٹر کے۔ بھاگیہ راج کے ساتھ میری آخری فلم تھی اور اسی وجہ سے میں اسے دیکھنے کی ہمت نہیں کرپا رہی ہوں۔ میرے لیے یہ فلم بھاگیہ راج کی یاد سے جڑا ایک خاص تجربہ ہے۔ میں نے ان کے ساتھ سیٹ پر کئی خوبصورت لمحات گزارے تھے۔'' فلم کی کامیابی پر رادھیکا نے پوری ٹیم کو مبارکباد دی۔ انہوں نے کہا، ''آج کے دور میں کسی فلم کا کامیاب ہونا آسان نہیں ہے۔ ایسے وقت میں جب ناظرین کے پاس تفریح کے کئی متبادل موجود ہیں، کسی فلم کا سنیما گھروں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا اپنے آپ میں بڑی بات ہے۔ فلم کی پوری ٹیم نے سخت محنت کی ہے۔ تمام لوگوں کو اس کامیابی کا جشن منانا چاہیے۔'' رادھیکا نے گفتگو کے دوران کے۔ بھاگیہ راج کی اہلیہ پورنیما سے ہونے والی بات چیت کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا، ''پورنیما نے حال ہی میں مجھے فون کیا تھا۔ وہ فلم دیکھ چکی ہیں اور فلم دیکھنے کے بعد کافی جذباتی ہوگئی تھیں۔ پورنیما کے ساتھ ہوئی گفتگو نے مجھے بھاگیہ راج کی یاد دلا دی اور ان کے ساتھ گزارا ہوا وقت ایک بار پھر میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔'' رادھیکا نے سیٹ پر بھاگیہ راج کے ساتھ کام کرنے کے دنوں کو یاد کرتے ہوئے کہا، ''ہم دونوں نے شوٹنگ کے دوران بہت سے خوشگوار لمحات گزارے تھے۔ وہ مجھے پیار سے 'پلّا' کہہ کر بلاتے تھے۔ وہ سیٹ پر بیٹھ کر کام کو غور سے دیکھتے رہتے تھے۔ جب بھی کسی منظر کی تیاری ہوتی تھی، وہ مجھے اپنے مشورے دیا کرتے تھے۔ وہ مجھ سے تیلگو میں بات کرتے ہوئے اپنے خیالات شیئر کرتے تھے۔'' اداکارہ نے کہا، ''بھاگیہ راج کے مشورے ہمیشہ شاندار ہوتے تھے اور ان کے ساتھ کام کرنا میرے لیے بہت خاص تجربہ رہا۔ انہیں صرف ایک اداکار کے طور پر نہیں بلکہ ایک بہترین اسکرین پلے رائٹر اور ہدایت کار کے طور پر بھی یاد کیا جائے گا۔ ان کی کمی ہمیشہ محسوس ہوگی اور سیٹ پر ان کے ساتھ گزارے وقت کی یادیں میرے لیے بے حد قیمتی ہیں۔'' فلم کی کامیابی کے درمیان رادھیکا نے ناظرین سے 'ہائی' دیکھنے کی اپیل بھی کی۔ انہوں نے کہا، ''سبھی کو یہ فلم ضرور دیکھنی چاہیے۔ میں خود بھی فلم دیکھنا چاہتی ہوں، لیکن فی الحال جذباتی طور پر تیار نہیں ہوں۔ تاہم میں یہ فلم ضرور دیکھوں گی۔'' واضح رہے کہ 'ہائی' کو 28 اگست کو سنیما گھروں میں ریلیز کیا گیا تھا۔

ہندو اور مسلم انتہا پسند جاوید اختر اور مجھے برداشت نہیں کرسکتے: شبانہ اعظمی

معروف اداکارہ شبانہ اعظمی نے ہندوستان میں ہندو مسلم تقسیم کے معاملے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل لڑائی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہیں بلکہ لبرل اور انتہا پسند سوچ رکھنے والوں کے درمیان ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اور ان کے شوہر، معروف مصنف اور شاعر جاوید اختر، دونوں برادریوں کے انتہا پسند عناصر کی تنقید کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ 'معروف اداکارہ شبانہ اعظمی نے ہندوستان میں ہندو مسلم تقسیم کے معاملے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اصل لڑائی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نہیں بلکہ لبرل اور انتہا پسند سوچ رکھنے والوں کے درمیان ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ وہ اور ان کے شوہر، معروف مصنف اور شاعر جاوید اختر، دونوں برادریوں کے انتہا پسند عناصر کی تنقید کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ زوم کو دیے گئے ایک انٹرویو میں شبانہ اعظمی نے کہا کہ دونوں ہندو اور مسلم انتہا پسند انہیں اور جاوید اختر کو برداشت نہیں کرسکتے۔ ان کے مطابق کبھی کسی مولوی کی جانب سے فتویٰ جاری کیا جاتا ہے اور کبھی انہیں دہشت گرد قرار دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اداکارہ نے کہا کہ ایسے حالات میں انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی سیکولر سوچ اور نظریات مزید واضح ہوجاتے ہیں۔ شبانہ اعظمی نے کہا کہ معاشرے کو ہندو مسلم تقسیم کے بیانیے سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مطابق لوگوں کو اس کوشش کا حصہ نہیں بننا چاہیے جس کے ذریعے جان بوجھ کر مذہب کی بنیاد پر معاشرے میں تقسیم پیدا کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ہندو اور مسلمان کا نہیں بلکہ لبرل اور عدم برداشت رکھنے والے لوگوں کے درمیان ہے۔ ان کے مطابق ایک لبرل ہندو اور ایک لبرل مسلمان ایک ہی طرف کھڑے ہیں، جبکہ انتہا پسند ہندو اور انتہا پسند مسلمان بھی اپنی سوچ کے اعتبار سے ایک ہی طرف ہیں۔ شبانہ کے مطابق اگر معاملے کو اس انداز میں دیکھا جائے تو مذہب کو لوگوں کو تقسیم کرنے کے لیے استعمال کرنے کی "زہریلی" سیاست کا اثر کم کیا جاسکتا ہے۔ اداکارہ نے کہا کہ مذہب کی بنیاد پر تقسیم کی سوچ ہندوستان کی روح اور آئین کے بنیادی نظریات کے خلاف ہے۔ ان کے مطابق ہندوستان کی اصل شناخت اس کی مشترکہ اور جامع ثقافت ہے، جسے انہوں نے اپنے خاندان میں ہمیشہ منایا اور محسوس کیا ہے۔ شبانہ اعظمی نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان میں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کا ساتھ رہنا اس ملک کی بنیادی خصوصیت ہے اور اسی ورثے کو مضب